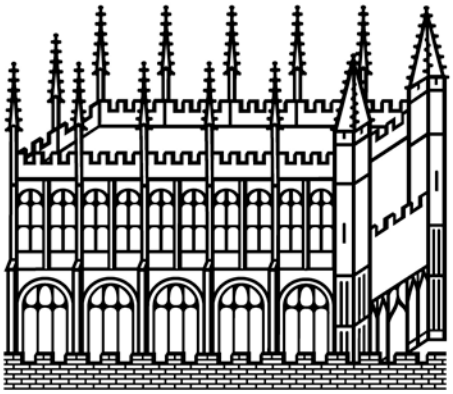

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

INDIAN INSTITUTE

دو بنے نہ دیا بہزاد خان ملک کو پہونچا مین نے اوسے بھی کھینچا کہ صاحب درد اور جوانمرد تھا
دون موجود اور خوشنود ہین ملک شہپال نے کہا یہ جوان محق ہے وہ نازنین اسکو دے حیلہ نہ لے
نائب سلیمان کی خاطر کی لادی جب کہ تذکرہ دختر بادشاہ شام آیا سُراغ بتایا فرمایا ابتو اولاد جن سے
کوئی باقی نہین کہا مسلسل جادو کہ نہایت صاحب شکوہ ہے اور اوسکا قلعہ بالاے کوہ ہے
فرمایا جلد لاؤ اوسی وقت عفریتان قوی بازو ہوآئے بالاے قلعہ مسلسل جادو جاکر اوسکو باندھ لائے
دختر شاہ شام کا ذکر کیا اوسنے جواب نہ دیا حسب اشارہ وہ دوبارہ ہوا دختر شاہ شام کو ایک
کنوئین مین بند پایا کوئی نکال لایا فقیر شاد شاد ہوئے اور قید غم سے آزاد ہوئے ملک شہپال نے
بتیسے سر سے مجلس شادی آراستہ کی اور پری نوش اپنی بیٹی شاہزادہ بختیار کو بیاہ دی اور دختر شاہ شام
خواجہ زادہ یمنی کے عقد نکاح مین آئی اور دختر شاہ فرنگ شاہزادہ عجمی نے پائی ملکہ بصرہ شاہزادہ
فارس سے ہم پیالہ ہوئی اور معشوقہ ملک صادق شاہزادہ چین کے حوالہ ہوئی اوسکے عوض شاہزادہ چین کی
بیٹی منگائی ملک صادق کو عنایت فرمائی شاہزادہ نیمروز کو اوسکی معشوقہ دل افروز دی اور بادشاہ نیمروز
کی بیٹی بہزاد خان کو مرحمت کی چالیس رات دن ہنگامہ شادی گرم رہا اوسکے بعد آزاد بخت نے
رخصت کے واسطے کہا حکم ہوا کہ جنات اور پریان ہر ایک کو لیجائین بحفاظت تمام پہونچائین پس طرفۃ العین مین
ہر ایک اپنے مقام پر آیا شکر الٰہی بجا لایا خواجہ زادہ یمنی اور بہزاد خان نے شاہزادہ بختیار کی رفاقت ہاتھ سے
ندی گلستان ارم کی ہوا پسند کی تا زندگی درمیان جن و انس رسم مکاتبات اور ترسیل تحفجات رہی

خاتمۃ الطبع

بتوفیق توفیق بخش چار عنصر فسانہ رنگین اثر دلچسپ و پسندیدہ طبع قصہ چار درویش
موسوم بہ نوطرز مرصع مطبع آفاق مرجع عالی ہمت صاحب شوکت و زر
منشی نول کشور صاحب باہتمام کمال الدولہ شیو نرائن صاحب
بمقام کانپور بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۱ عیسوی
بزیبائش طبع مقبول خاص
وعام ہوا

اجازت دی چند نفر رہبر آتے ہین تمکو لاتے ہین آزاد بخت شکر گزار ہوا اور مع فقراطیار ہوا اوسی وقت
چار پانچ شخص آئے آزاد بخت کا تخت فلک پر اوڑایا اور بباغ ارم مین پہونچایا سرمہ سلیمانی سب کی آنکھون مین
لگایا عجب تماشا دکھایا گلزار تھا بہشت نشان عمارت عالیشان دوشاخون پنجشاخون کی روشنی
اس قدر کہ رات دن سے بہتر ملک شہپال نائب سلیمان بالاے تخت مرصع مجلس آراستہ اور خیل خیل
پریزادون سے قدرت خدا آشکارا ایک نازنین دختر ہفت سالہ روبرو مشغول بازی اور شاہزادہ بختیار
پریزادون سے مصروف دمسازی آزاد بخت نے سلام کیا ملک شہپال نے آغوش مین لیا تعظیم دی
تکریم کی ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوئے تمام رات ناچ رنگ رہا اور طبلہ اور مردنگ دوسرے روز احوال پوچھا آزاد بخت
نے سرگذشت ہر بزرگوار اور اونکی برکت سے پیدائش شاہزادہ بختیار سب شرح دی اور عرض کی
سات برس فضل کریم کارساز پر نظر رکھکر بسر لائے اور اب حضور مین فور السرور مین آئے پریزادون کا
شاہنشاہ توجہ فرمائے کہ غریبون کی مراد بر آئے ملک شہپال نے افسوس کیا بلکہ خون جگر پیا بادشاہان جنات
بحر و بر کو نامہ لکھا کہ بمجرد ورود فرمان ہر ایک آپ کو بارگاہ فلک جاہ نائب سلیمان مین پہونچائے اور
آدمی زاد جسکے پاس ہو ساتھ لائے عفریتون نے نامے لیے ہر ایک کو جا کر دیے ملک شہپال نے
اپنی داستان آغاز کی کہ مین بھی فرزند کا آرزومند تھا جب حمل قرار پایا یہ میری زبان پر آیا کہ دختر یا پسر
جو خالق جن و بشر کرامت فرمائے اوسکی شادی آدم زاد کے ساتھ کیجائے جو دختر ہوئی اوسی وقت
عفریت عالم کے گرد آئے شاہزادہ بختیار کو لائے پریزادون نے گود مین لیا شیر دیا ہر مہینے اوسے
یاد فرماتا ہون اور تیسرے روز تمہارے پاس پہونچاتا ہون بیٹا تمہارا ہے اور داماد ہمارا ہی آزاد بخت
شکر گزار اور منت دار ہوا ایک ہفتے کے بعد شاہ جن و پری اطاعت بجالائے سب حضور مین آئے
ملک شہپال نے ہر ایک کو خلعت فاخرہ دیا اور مجلس کو آراستہ کیا ملک صادق سے نازنین شاہزادہ چین
طلب فرمائی اوسنے چھپائی ملک شہپال نے سمجھایا وہ ناچار اوسے لایا اوسکے بعد بادشاہ ولایت
دریاے عمان سے شاہزادہ نیمروز اور روہ خوابیدہ اور وہ عفریت جو بیل ہو گیا تھا طلب کیا اوسنے بھی
حاضر کر دیا پھر دختر شاہ فرنگ اور بہزاد خان کی جست و جو درمیان آئی ہر ایک نے قسم کھائی مگر بادشاہ
قلزم نے سر نہ اوٹھایا ملک شہپال نے مبالغہ فرمایا اوسنے عرض کی جس روز اسکا باپ استقبال کو آیا اور
عالم ہجوم لایا مین سیر دریا کرتا تھا شاہزادی نظر آئی مین نے تیغ عشق کھائی اوسکو گرداب لیا مین نے

مجکو ہوش آیا آپ کو جنگل مین پایا نہ وہ مقام نہ وہ دلارام خون جگر کھایا آہ سرد لبو پر لایا صحرا صحرا کوہ کوہ
گردش کھائی ملک صادق کے ملک کی راہ نپائی ارادہ کیا کوہ سے گرون اتفاقاً وہ عابد کہ جسنے
ان بزرگون کو اس دیار کی طرف روانہ کیا اوسنے مجکو بھی حکم دیا الحمد للہ ان بزرگون کی دولت ملاقات
پائی اور جہان پناہ کی حضوری میسر آئی امید قوی ہے کہ ہر ایک کی مراد بر آئے اور فقیر کا وعدہ ظہور پائے

بادشاہ کے تولد فرزند کی خبر پانے اور فقیر کے مطلب برآنیکا احوال

یہ گفتگو درمیان تھی کہ دولت سرا سے بادشاہ سے آوازہ شادی و مبارکبادی بلند ہوا خواجہ سرا
خبر لایا کہ شاہزادے نے گلشن وجود مین جلوہ فرمایا بادشاہ نے کہا اہل حرم مین سے کوئی سہی قابلیت
بردار نہ تھی یہ مژدہ عشرت اندوز کہان سے سامعہ افروز ہوا عرض کی کہ فلانی سہیلی مورد عتاب سلطانی
خوف جان سے حضور مین نہ آتی تھی بلکہ جہانیان حاملہ جانکر خبر گیری فرماتی تھی اوسنے گل گلبن
شہریاری شگفتہ ہوا بادشاہ نے خوش ہوکر اوسی دم شاہزادے کو باہر نکالا اور درویشون کے
قدمون پر ڈالا اور کہا کہ اے فرمان روایان کشور دانائی تمہاری برکت سے میری مراد بر آئی خدا تمھاری
مراد بھی بر لائے اور شتاب کامیاب فرمائے فقیرون نے شاہزادے کو گود مین لیا اور پیشانی پر
بوسہ دیا شادیانہ شادی بلند ہوا اور عالم خرسند ہوا بادشاہ نے ارکان دولت کو انعام اور منصب
عالی دیا اور رعیت کو محصول سہ سالہ معاف کیا دو گھڑی گذرنے نہین پائی کہ اندر سے آواز نوحہ آئی
معلوم ہوا کہ جس وقت شاہزادے کو نہلا کر دایہ نے گود مین لیا ایک ابر تیرہ نے ظہور کیا شاہزادہ غائب ہے
اور حالت دایہ عجائب ہی ہر ایک حیرت مین آیا سر نیچے لایا فقیر دست بدعا ہوئے لو امیدوار فضل خدا
ہوئے دو روز کے بعد شاہزادہ خلعت فاخرہ پہنکر آیا اور گہوارہ مرصع ساتھ لایا نئے سر سے شادی تازہ ہوئی اور
مبارکبادی بلند آوازہ ہوئی اسی طرح شاہزادہ ہر مہینے جاتا اور تیسرے روز مع تحفجات آتا ہر ایک حیرت زدۂ
روزگار کہ آلہی یہ کیا اسرار القصہ بادشاہ نے ایک عمارت دلکشا متصل محلسرا فقیرون کو دی چارون نے
ایک جا سکونت کی بادشاہ جب امور ملکی سے فراغت پاتا ہر روز ایکبار اونکے پاس جاتا ساتوین برس
درویشون کی صلاح سے بعد آرزوی ملاقات اونسے گذاری احسانات نامہ قلمبند کیا اور شاہزادے کی
بغل مین رکھدیا شاہزادہ غائب ہوا بادشاہ فقرا کی خدمت مین حاضر اور جواب خط کا منتظر تھا ناگاہ
ایک کاغذ ہوا سے نیچے آیا مطالعہ فرمایا لکھا تھا اے آزادبخت شاہزادہ بختیار کی خاطر کی اور تخت لانیکی

اجازت دی چند نفر رہبر آتے ہین تمکو لاتے ہین آزاد بخت شکر گزار ہوا اور مع فقراطیار ہوا اوسی وقت
چار پانچ شخص آئے آزاد بخت کا تخت فلک پر اوڑایا اور بلغ ارم مین پہونچایا سرمہ سلیمانی سب کی آنکھون مین
لگایا عجب تماشا دکھایا گلزار تھا بہشت نشان عمارت عالیشان دوشاخون پنجشاخون کی روشنی
اس قدر کہ رات دن سے بہتر ملک شہپال نائب سلیمان بالاے تخت مرصع مجلس آراستہ اور خیل خیل
پریزادون سے قدرت خدا آشکارا ایک نازنین دختر ہفت سالہ روبرو مشغول بازی اور شاہزادہ بختیار
پریزادون سے مصروف دمسازی آزاد بخت نے سلام کیا ملک شہپال نے آغوش مین لیا تعظیم دی
تکریم کی ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوئے تمام رات ناچ رنگ رہا اور طبلہ اور مردنگ دوسرے روز احوال پوچھا آزاد بخت
نے سرگذشت ہر بزرگوار اور اونکی برکت سے پیدائش شاہزادہ بختیار سب شرح دی اور عرض کی
سات برس فضل کریم کارساز پر نظر رکھکر یہان لائے اور اب حضور مو فور السرور مین آئے پریزادون کا
شاہنشاہ توجہ فرمائے کہ غریبون کی مراد بر آئے ملک شہپال نے افسوس کیا بلکہ خون جگر پیا بادشاہان جنات
بحر و بر کو نامہ لکھا کہ بمجرد ورود فرمان ہر ایک آپ کو بارگاہ فلک جاہ نائب سلیمان مین پہونچائے اور
آدمی زاد جسکے پاس ہو ساتھہ لائے عفریتون نے نامے لیے ہر ایک کو جا کر دیے ملک شہپال نے
اپنی داستان آغاز کی کہ مین بھی فرزند کا آرزومند تھا جب حمل قرار پایا یہ میری زبان پر آیا کہ دختر یا پسر
جو خالق جن و بشر کرامت فرمائے اوسکی شادی آدم زاد کے ساتھہ کیجائے جو دختر ہوئی اوسی وقت
عفریت عالم کے گرد آئے شاہزادہ بختیار کو لائے پریزادون نے گود مین لیا شیر دیا ہر مہینے اوسے
یاد فرماتا ہون اور تیسرے روز تمہارے پاس پہونچاتا ہون بیٹا تمہارا ہے اور داماد ہمارا ہی آزاد بخت
شکر گزار اور منت دار ہوا ایک ہفتے کے بعد شاہ جن و پری اطاعت بجالائے سب حضور مین آئے
ملک شہپال نے ہر ایک کو خلعت فاخرہ دیا اور مجلس کو آراستہ کیا ملک صادق سی نازنین شاہزادہ جین
طلب فرمائی اوسنے چھپائی ملک شہپال نے سمجھایا وہ ناچار اوسے لایا اوسکے بعد بادشاہ ولایت
دریاے عمان سے شاہزادہ نیمروز اور روہ خوابیدہ اور وہ عفریت جو بیل ہو گیا تھا طلب کیا اونسبھی
حاضر کر دیا پھر دختر شاہ فرنگ اور بہزاد خان کی جست و جو درمیان آئی ہر ایک نے قسم کھائی مگر بادشاہ
قلزم نے سر نہ اوٹھایا ملک شہپال نے مبالغہ فرمایا اوسنے عرض کی جس روز اسکا باپ استقبال کو آیا اور
عالم ہجوم لایا مین سیر دریا کرتا تھا شاہزادی نظر آئی مین نے تیغ عشق کھائی اوسکو گرداب لیا مین نے

مجکو ہوش آیا آپ کو جنگل مین پایا نہ وہ مقام نہ وہ دلارام خون جگر کھایا آہ سرد لبو پر لایا صحرا صحرا کوہ کوہ
گردش کھائی ملک صادق کے ملک کی راہ نپائی ارادہ کیا کوہ سے گرون اتفاقاً وہ عابد کہ جسنے
ان بزرگون کو اس دیار کی طرف روانہ کیا اوسنے مجکو بھی حکم دیا الحمد للہ ان بزرگون کی دولت ملاقات
پائی اور جہان پناہ کی حضوری میسر آئی امید قوی ہے کہ ہر ایک کی مراد بر آئے اور فقیر کا وہ مودہ ظہور پائے

بادشاہ کے تولد فرزند کی خبر پانے اور فقیر کے مطلب برآنیکا احوال

یہ گفتگو درمیان تھی کہ دولت سرا سے بادشاہ سے آوازہ شادی و مبارکبادی بلند ہوا خواجہ سرا
خبر لایا کہ شاہزادے نے گلشن وجود مین جلوہ فرمایا بادشاہ نے کہا اہل حرم مین سے کوئی سی قابلیت
بردار نہ تھی یہ مژدہ عشرت اندوز کہان سے سامعہ افروز ہوا عرض کی کہ فلانی سہیلی مورد عتاب سلطانی
خوف جان سے حضور مین نہ آتی تھی بلکہ جہانیان حاملہ جانکر خبر گیری فرماتی تھی اوسی سے گل بگلبن
شہریاری شگفتہ ہوا بادشاہ نے خوش ہوکر اوسی دم شاہزادے کو باہر نکالا اور درویشون کے
قدمون پر ڈالا اور کہا کہ اے فرمان روایان کشور دانائی تمھاری برکت سے میری مراد بر آئی خدا تمھاری
مراد بھی بر لائے اور شتاب کامیاب فرمائے فقیرون نے شاہزادے کو گود مین لیا اور پیشانی پر
بوسہ دیا شادیانہ شادی بلند ہوا اور عالم خرسند ہوا بادشاہ نے ارکان دولت کو انعام اور منصب
عالی دیا اور رعیت کو بحصول سہ سالہ معاف کیا دو گھڑی گذرنے نہین پائی کہ اندر سے آواز نوحہ آئی
معلوم ہوا کہ جس وقت شاہزادے کو نہلا کر دایہ نے گود مین لیا ایک ابر تیرہ نے ظہور کیا شاہزادہ غائب ہے
اور حالت دایہ عجائب ہی ہر ایک حیرت مین آیا سر نیچے لایا فقیر دست بدعا ہوئے اور امیدوار فضل خدا
ہوئے دو روز کے بعد شاہزادہ خلعت فاخرہ پہنکر آیا اور گہوارہ مرصع ساتھ لایا نئے سر سے شادی تازہ ہوئی اور
مبارکبادی بلند آوازہ ہوئی اسی طرح شاہزادہ ہر مہینے جاتا اور تیسرے روز مع تحفجات آتا ہر ایک حیرت زدۂ
روزگار کہ آلہی یہ کیا اسرار القصہ بادشاہ نے ایک عمارت دلکشا متصل محلسرا فقیرون کو دی چارون نے
ایک جا سکونت کی بادشاہ جب امور ملکی سے فراغت پاتا ہر روز ایکبار اونکے پاس جاتا ساتوین برس
درویشون کی صلاح سے بعد آرزوی ملاقات اوسکو گذاری احسانات نامہ قلمبند کیا اور شاہزادے کی
بغل مین رکھدیا شاہزادہ غائب ہوا بادشاہ فقرا کی خدمت مین حاضر اور جواب خط کا منتظر تھا ناگاہ
ایک کاغذ ہوا سے نیچے آیا مطالعہ فرمایا لکھا تھا اے آزادبخت شاہزادہ بختیار کی خاطر کی اور تخت لانے کی

مین تجہیز اور تکفین مین مشغول ہوا مبارک دختر کو چادر اوڑھا کر کاروان سرا مین لایا اور تسلی دے کر
مُنہ ہاتھ دھولایا مین نے چاہا آج اپنی محبت آشکار کرون اور تعشق اظہار کرون مبارک نے کہا
اے بیخبر برسون کی محنت ضائع نکر مین نے رو دیا اور کنارہ کیا مبارک نے میری تسلی کے واسطے
کہا مین کہا اگر تو امانت سلامت ملک صادق کو پہونچائیگا اغلب ہے کہ وہ مہربانی سے
مجکو عنایت فرمائیگا نہین تو اوسکے ہاتھون سے جان برنہو گا پھر دوشتر خریدکے کجاوے لیے
جب سوار ہوکر شہر سے چلے گئی جن آکر لے مبارک سے کہا کسی نے ملک صادق سے خبر
پہونچائی کہ وہ نازنین ہاتھ آئی فرمایا اسی وقت جاؤ منزل بمنزل ساتھ آؤ یہ سنکر وہ نازنین
بے اختیار اور بیقرار ہوئی ہر دم روتی اور کہتی کہ اے ظالمو مجکو شہر سے کیون باہر لائے کہ جنات
گرد آئے اور آدم زاد جنات کو دیتے ہو کیون لعنتی لیتے ہو مبارک بلا فصل چلا جاتا اور مجھے اوسکو
چھپاتا ایک روز مبارک کو خواب مین غافل پایا پھر عہد اوس سے درمیان لایا کہ جب تک جان پایند
قالب ہے بندہ تیرا طالب ہے کہا اگر چاہتا تھا شہر سے کیون باہر آیا مین نے کہا بادشاہ سے
خوف کھایا اوسنے کہا پھر ناچاری اور مقام بے اختیاری ہے مجکو بھی تیری محبت مین مرنا مگر تو
فراموش نکرنا یہ کہکر ہم دونون روئے اور منہ لپیٹ کر سوئے مبارک بیدار ہوا اور میرے قول سے
خبردار ہوا کہا اے پسر جلدی نکر میرے پاس ایک روغن ہے اسکے بدن پر ملون گا اغلب ہے کہ ملک صادق
اوس سے نفرت آئے اور تجکو عطا فرمائے بارے تسکین پائی دل کو قوت آئی بنوز سپیدۂ صبح
نمودار نہوا تھا کہ گئی جن مع خلعت فاخرہ ہمارے پاس آئے اور ایک ہودج زرنگار اوس نیا نگار کے
واسطے لائے مبارک نے جلد روغن ملا اور لیچلا رفتہ رفتہ بارگاہ ملک صادق مین پہونچے اوسنے میری
پیشانی پر بوسہ دیا اور امیدوار کیا پھر حرم کی طرف قدم رنجہ فرمایا اور ناخوش ہوکر نکل آیا مبارک کو گالی دی
اور تندی کی کہ اے گیدی خوب شرط بجالایا مبارک نے اپنا ستر دکھایا کہ حضرت سلامت غلام نے
جس وقت یہ مہم اپنے اوپر لی رجولیت کاٹ اول ملک کے حوالے کی تھوڑا مرہم سلیمانی لگایا زخم
بھر آیا وہ میری طرف مخاطب ہوا کہا اے نادان یہ خیال محال تیری دل مین آیا کہ روغن لگایا اب قصد
رنجش فرمائی کہ مجکو تاب نہ آئی مین نے دوڑ کر خنجر چلایا وہ تخت کے نیچے آیا معلوم کیا کہ موا اور وہ
لوٹ پوٹ کر صورت گرد باد ہوا ایک گھڑی کے بعد آکر میرے وہ لات جڑی کہ ہوش نہ رہا جس وقت

راہ لی بادشاہ نے آواز ہولناک سُنی کہ اے ظالم بداختر دختر سے درگذر نہین تو جو تیری بیٹی نے سزا پائی
یقین کر کہ وہی آفت تجھ پر بھی آئی بادشاہ نے خوف کھایا فرمایا اوس سے ہاتھ اوٹھاؤ ہرگز نہ ستاؤ
اوس آفت سے حافظ قرآن ہر طرف تلاوت کرتے ہین اور منتر جنتر پڑھتے ہین اے عزیز مجکو بھی
اسی واردات سے خوب خبر نہ تھی مگر ایک روز عاجزہ سے پوچھا تھا کہ شب نے فاف کو چھت شق ہوئی
ایک شخص سر دار تخت پر سوار اور ایک جماعت بصورت انسان خوشرو مگر سم شگافتہ مثال آہو نیچے آئی
یہ آفت لائی جماعت نے شاہزادے کا قصد کیا اور سردار نے مجھے گود مین لیا مین خوف سے
بیہوش اور از خود فراموش ہوئی ایجوان اوس دن سے میرا حال تباہ ہے اور روز سیاہ ہے
یارون نے جدائی اور نوکرون نے بیوفائی کی اسباب سب فروخت ہوا بلکہ سوخت ہوا اب گدائی
کرلاتا ہون اوقات بسر بھیجا تا ہون خوف سے کوئی میرا نام نہین لیتا ہے بلکہ بھیکھ بھی نہین دیتا ہے
بعد مدت آج تیری بدولت طعام لذیذ کھایا اور پوشاک نفیس لایا اگر آسیب کا صدمہ نہوتا یہ عاجزہ تجکو دیتا
اب اوسکا نام نہ لیجیو اور کسی سے یہ ذکر نکیجیو مین ہر چند خوشامد سے پیش آیا جواب نہ پایا وقت شام
کاردان سر امین آیا خوشی سے پیرہن مین نہ سمایا مبارک نے کہا الحمد للہ تخت بیدار اور طالع یار ہوا
اور مین اپنے احوال پر اختلال پر متفکر کہ خدا جانے یہ مرد اپنی بیٹی دے یا نہ دے اور جو دے مبارک
ملک صادق کے واسطے نہ لے اور اگر مبارک کو برسر رحم لاؤن ملک صادق سے امان کیونکر
پاؤن اور اس شہر مین قیام خوف بادشاہ مدام خدا جانے کیا سلوک فرمائے کیونکر پیش آئے اس منصوبہ مین
رات آخر کی اور صبح پوشاک اور غذا خوب لی پیر مرد کو جا کر دی اور پھر عرض کی اوسنے کہا اے عزیز
اپنی جان مفت نکھو اس آرزو سے ہاتھ دھوبین نے کہا اے پدر بزرگوار بہت گردش کھائی تب
دولت میسر آئی اشعار کہان اب مجھے تاب دوری کی ہے ۔ کہان دل کو طاقت صبوری کی ہے
مرا سر ہے اور آستانہ ترا ۔ خدا جلد لائے زمانہ ترا ۔ غرض ایک مہینے تک خدمت کرتا رہا ایک روز
پیر مرد نے کہا اے جوان تو اس ہوس سے دست بردار نہین ہوتا ہے اپنی جان مفت کھوتا ہے
خیر دختر سے ذکر کرلاتا ہون دیکھون کیا جواب پاتا ہون مین نے جو یہ خوش خبری پائی تمام رات نیند نہ آئی
صبحدم سر کو قدم بنا کر آیا پیر مرد نے فرمایا اے عزیز تو نے میری خدمت بہت کی مین نے بیٹی تجکو دی
مگر جب تک جیتا ہون وہ میری غمگسار ہے آگے تو مختار ہے قضائے کار چند روز کے بعد وہ پیر مرد مرا

خراب وخستہ میری زبان سے نکلا افسوس یہ عمارت عالیشان اور اس صورت سے ویران چشم عبرت سے
دیکھتا تھا وہی نابینا عصا زنان آیا کسی کو بلایا اندر سے ایک آواز آئی خیر ہے جلد مراجعت فرمائی
کہا اے فرزند ایک فرزند سعادتمند نے مہربانی کی اشرفی دی بعد مدت طعام لذیذ لیا اور تیرے
واسطے لباس خرید کیا کریم کارساز اپنا فضل فرمائے اوسکی مراد بر لائے یہ بات سُنکر مجکو ترس آیا
اندھے کو بلایا پھر ایک مشت درم دی اور خاطر کی وہ دعا دیتا اندر گیا ایک نازنین ماہ جبین اندر کے
دروازے سے نظر آئی اصل تصویر کی پائی مین نے دیکھکر غش کیا مبارک نے مجھے بغل مین لیا
دیر تک پوچھتا رہا مین نے کچھ نکہا وہ نازنین پردے سے بولی کہ اے عزیز خدا سے ڈر پرائی استری پر
نظر نہ کر مین اوس دلارام کی فصاحت کلام پر متعجب ہا جواب مین کہا کہ مین مسافر ہون بیچارہ وطن آوارہ
اگر تمہارا بزرگ ایکدم مجھہ تک آئے یا مجکو اپنے خدمت مین بلائے مہربانی سے بعید نہوگا اوس پیر مرد نے
میری آواز پہچانی اندر طلب کیا نازنین نے گوشہ لیا مین نے کہا اے پدر بزرگوار میرا باپ فریدون روم
ملک چین ہے اور یہ خاکسار عشق کی بدولت آوارۂ روے زمین ہے یہ تصویر عوض مبلغ خطیر ایک
سوداگر سے لی لباس تبدیل کر کے سیاحی اختیار کی وہ بدہ شہر بشہر گردش کھائی آج میری مراد
بر آئی وہ گنج حسن اس ویرانے مین نمودار ہے آگے تو مختار ہے اوسنے کہا اے برخوردار وہ زیبا نگار ایک
بلا مین گرفتار ہے اوسکا وصل خیلے دشوار ہے پوچھا سبب کیا کہا مین اس دیار مین عالی تبار ہون اور شریف
روزگار ہون خدا نے مجکو دختر کرامت فرمائی حسن مین بے نظیر پائی جسنے سُنا دیوانہ ہوا اور اوسکا شہر
خانہ بجانہ ہوا قضارا شاہزادے نے سُنکر غائبانہ دل ہاتھہ سے دیا بادشاہ نے مجکو رضامند کیا
بادشاہ کی قرابت کے سبب سے میرا رتبہ زیادہ اور در دولت کشادہ ہوا کمال تجمل سے شادی ہوئی
اور ہر طرف سے مبارکبادی ہوئی شب زفاف کو نوشہ نے چاہا بوس وکنار سے حظ اوٹھائے آواز نالہ
واشوب اور صدائے زد وکوب حجرے سے بلند ہوئی ہر چند چاہا اندر جائین خبر لائین دخل نپایا
جب ہنگامہ فرو ہوا دیکھا نوشہ تیغ ستم سے کشتہ ہے اور عروس خوف زدہ خاک وخون مین آغشتہ ہے
بادشاہ نے ماتم کیا اسے میرے گھر مین بھیج دیا جو شاہزادہ اسکے سبب سے قتل ہوا ارکان دولت نے
التماس کیا دختر بد اختر ہے قصاص بہتر ہے بادشاہ نے اشارت فرمائی جمع کثیر میرے گرد آئی خود بخود
در و دیوار سقف و مینار سے اس قدر بارش سنگ و خشت ہوئی کہ ہر ایک نے گریز کی اور اپنی [illegible]

اطاعت بجانہ لائین تھوڑا عرصہ باقی تھا کہ باپ موا اور یہ راز فاش نہوا چاہتا ہون تجکو ملک صادق کے
نزدیک لیجاؤن اور میمون باقیماندہ لاؤن کہ جنون کی مدد سے یہ ظالم سزا پائے اور ملک مع روشی
تیرے ہاتھہ آئے مین نے کہا تو بجاے والد بزرگوار ہے اور میرے کام کا مختار ہے
محلسرا مین پہونچایا اور خود تحقیقات فراہم لایا ایک روز بادشاہ سے عرض کی اگر حکم ہو اسکو صحراے
ہولناک مین لیجاؤن اور دفع کر آؤن چچا نے پروانگی دی مبارک نے وقت شب مجکو ساتھہ لیا
ایک مہینے مین راستہ طے کیا جب لشکر جن کے قریب پہونچا آنکھون مین سرمہ سلیمانی دیا داخل لشکر
ہوئے دیکھا ہر ایک جوان خوش رو شیم شگافتہ مثال آہو ہم جدھر گذرتے عفریت خوش طبعی کرتے
چلتے چلتے بارگاہ بادشاہ مین در آیا آداب بجالایا ملک صادق تاج مرصع بر سر چار قب مروارید در بر
بہ تجمل تمام جلوس فرما اور ارکان دولت ہر ایک اپنے پائے پر در پے نشو و نما مبارک نے زمین کو
بوسہ دیا اور التماس کیا کہ اسکا باپ موا اور یہ یتیم ہوا چچا نے اوسکی وصیت نمانی بلکہ اسکے دفع مین
صلاح جانی وہان آپ کو جان بر ہوتے نپایا سر کو قدم بنا کر یہان آیا بخیال بندگی والد بزرگوار امیدوار ہے
کہ بادشاہ کیوان بارگاہ میمون دہم عنایت فرمائی تو ملک مورو ثی ہاتھہ آئے ملک صادق نے
فرمایا برادر مرحوم نے میری خدمت بہت کی تو بھی مین نے اجازت نہ دی اب اوسکا فرزند عزیز آیا ہے
اوسکے واسطے ایک کام تجویز فرمایا ہے اگر درمیان خیانت نہ لائیگا زیادہ تر باپ سے منزلت
پائیگا اور اگر خلاف کرے گا بیموت مرے گا مبارک نے کہا کیا مقدور پھر ایک کاغذ مجکو دیا
اور حکم کیا کہ اس تصویر کی صورت کی عورت میرے واسطے پیدا کر لاؤ مین نے جو وہ تصویر
پری پیکر ملاحظہ کی طاقت ہاتھہ سے دی قریب تھا کہ بیہوش ہون باہر نکل کر رخصت ہوا
مبارک سے مین نے کہا ملک صادق نے یہ کام دیا مجکو ہلاک کیا جنون کے یہ مقدور ہین
اگر آسمان پر سراغ پائے اوٹھا لائے مبارک نے کہا ملک صادق کاذب نہین البتہ کہین ہوگی
تو نوجوان ہے یہ برائے امتحان ہے پھر ہم دونون نے دہ بدہ شہر بشہر سات برس تک گردش
کھائی کوئی اوس تصویر کی نظیر نظر نہ آئی اتفاقاً ایک شہر مین پہونچے اوسمین ہر ایک تسبیح خوان
اور حافظ قرآن وہان ایک اندھا نظر آیا محتاج پایا مین نے ایک اشرفی نذر کی
اوسنے دعا دی ہم سیر کرتے چلے ایک عمارت تھی وسیع نہایت رفیع مگر جا بجا شکستہ

اتفاقاً ایک کوہ پر گذر اچاہا وہاں سے گرون اور فوراً مرون ناگاہ وہی مرد خدا آگاہ نظر آیا بزرگون
کے طریق پر ارشاد فرمایا اس جہت سے آب و دانہ ادھر لایا الحمد للہ آپ کی حضوری مین
داخل پایا یقین ہے کہ حسب ارشاد فقیر برآمد کار ہوا اور ہر ایک شکرگذار ہوا **قصہ درویش چہارم**
چوتھا فقیر بولا کہ یہ کمترین شاہزادہ ملک چین ہے مین خرد سال تھا باپ نے وقت رحلت اپنے
بھائی کو سلطنت دی اور وصیت کی کہ میرا فرزند جس وقت حد بلوغ کو پہونچے اپنی بیٹی دیجیو اور
ملک کا مالک کیجیو چچا نے مجکو فرمایا حرم مین جائیے باہر نکلنے پائیے جو بیٹی میرے نامزد تھی مین اوسے
بہت چاہتا اور خوش رہتا مبارک نام میرے باپ کا غلام تھا کبھی کبھی مین اوسکے پاس جاتا وہ حق نمک
بجالاتا چودہ برس کی عمر مین ایک کنیز نے مجکو گالی دی مین روتا ہوا مبارک کے نزدیک آیا وہ مجکو
چچا کے پاس لایا عرض کی بھائی کی وصیت بجالائیے اسکو کد خدا فرمائیے چچا نے مجکو گود مین لیا
منجم کو طلب کیا پوچھا ساعت سعید اس نور دیدہ کی شادی دامادی کے واسطے سو برس مین
آئے گی منجم مزاجدان تھا تقویم لی عرض کی قبلۂ عالم تین سو برس تک عطارد خانۂ زحل مین نازل ہے
اور نحوست شامل ہے اوسکے بعد روز عید اور ساعت سعید ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جب ایام نیک
آئین گے شادیانہ بجائین گے مبارک یہ سنکر خاموش رہا بادشاہ نے کچھ اوسکے کان مین کہا
آداب بجالایا اور مکان پر آیا مین نے پوچھا کیا حکم ہوا کہا اے برخوردار تجکو اس جفاکار کے پاس عجبت
لیگیا بہار جوانی دیکھکر ہر امیر کا دل باغ باغ ہوا مگر وہ ظالم بد دماغ ہوا آہستہ مجھسے کہا اس مدعی
سلطنت کو زہر دیجیو اور دفع کیجیو اب کیا کرون نہ تیرا مارنا منظور نہ عدول حکمی کا مقدور یہ سنکر
مین نے رو دیا اوسنے گود مین لیا پدر بزرگوار کے مقبرہ مین آیا مجکو ساتھ لایا زمین کھودی ایک دروازہ
نظر آیا مجکو اندر بلایا مین نے جانا اوسنے فریب دیا اور میرا کام تمام کیا مین خوف زدہ در آیا مکان
وسیع پایا دیکھتا کیا ہون ایک حوض ہے لبریز دُر اور دس ہاتھ مین اشرفیون سے پُر ہر خم پر
ایک پتھر کا بندر نمودار مگر ایک خم بیکار مین نے کہا ای نیک نہاد اس سے کیا مراد کہا تیرا باپ عطر وغیرہ
تحفہ ملک صادق جن کے واسطے لیجاتا اور وہان سے زبرجد کا ایک بندر لاتا مین پوچھتا آپ
تحفجات لیجاتے ہین ایک پتھر لاتے ہین کیا فائدہ کہا کسی سے نہ کہنا ہر بندر سردار ہے اور ہزار
ہزار جن ایک ایک کا فرمان بردار ہے مگر ملک صادق کا حکم ہے جب تک دس میمون فراہم نہ آئین

نمودار ہوئی مین نے کہا تونے وہ نازنین چھپائی اوسنے قسم کھائی کہا اغلب ہے کہ تیری معشوقہ دختر
بادشاہ عمان ہو مگر اوسکا ہاتھہ آنا مشکل اور محنت بیحاصل ہے مین نے اوسے صادق القول پایا
اوسکا کہنا خیال مین لایا اوسی رخصت دی دعوت پھر شروع کی شب اربعین اوس نازنین کا باپ
مع چند خدمتگار تخت پر سوار آیا کہا ہمکو کیون طلب فرمایا مین نے کہا ایک مدت سے تیری دختر نے
مجکو دیوانہ اور آپ سے بیگانہ کیا ہی نظم نہ باہر خوش آتا ہے مجکو نہ گھر خوش شب و روز رہتا ہون
آشفتہ سر کوئی مجساد نیا مین مسکین نہین کہ جس کو کسی طور تسکین نہین کہا تو خاکی وہ آتشی
موافقت دشوار اور صحبت ناگوار ہے صورت مباشرت مین اوسکو قوت تجکو مضرت ہی مین نے کہا
اے پدر بزرگوار یہ خاکسار فقط طالب دیدار ہے آرزومند بوس و کنار نہین اوسنے کہا آدمی زاد زبان سے
کہتا ہے مگر قول پر ثابت نہین رہتا ہے مین نے کہا برائے خدا ایک بار دیدار دکھا کہ مدت سے
بیتاب اور بیخور و خواب ہون بارے رحم کیا اور قبول لیا فوراً وہ پری مثال زہرہ و مشتری درد گوہر مین
غرق تاج مرصع بالائے فرق در وازے سے آئی مین نے زندگی پائی اشعار نظر آئی مجکو جو وہ
خوش ادا دل و جان سے اوسپر ہوا مین فدا محبت سے آغوش مین لیا جدا دو گھڑی تک
نہ ہونے دیا ہوئے میرے محکوم جن و پری تھی سلیمان کی انگشتری خوشی سے مرا غنچہ
دل کھلا مجھے تخت جمشید گویا ملا ہم دونون فراغت سے باغ مین بسر لیجاتی اور آپس کے
دیدار سے حلاوت پاتے وہ پری میری دلبری مین رہتی اور ہر وقت کہتی اے دوستدار جنون سے
خبردار یہ مکار اور جفا کار ہوتے ہین ایک رات مجکو شہوت غالب اور ہوس بشری طالب ہوئی قول
فراموش کیا اوسے آغوش مین لیا کسی نے کہا اس وقت کلام ربانی پاس کر کہ نادانی ہے مین نے
اپنے بیگانے مین تمیز نہ کی کتاب اوسکو دی پری نے فرمایا تونے فریب کھایا کتاب عفریت کو دی
آفت سر پر لی مین نے دوڑ کر اوسے لیا اوسنے کتاب کھا کر کے ہاتھہ مین دیا مجکو ایک افسون یاد آیا اوسکو
بہل بنایا خدا جانے جنون نے کیا سحر کیا وہ پری بیہوش اور مین از خود فراموش ہوا ناچار شغل کے
واسطے زمرد کا مرتبان بناتا ہون اور غرہ ہر ماہ کو باہر جاتا ہون قتل غلام محض اسواسطے ہی کہ کسی کو
رحم آئے میرے حق مین دعا فرمائے جہان پناہ سلامت اوس عزیز کے حال پر مجکو رقت آئی قسم کھائی
کہ جب تک تیرا مطلب بر نہ لاؤن اپنے کام کو نہ جاؤن پھر رخصت ہوا پانچ برس تک گرد شکھائی مراد بر نہ آئی

میرے رفقا دوڑے آئے شکر الٰہی بجالائے جوگی نے اشنان کیا قلمدان مجکو دیا ہر ہمار کا نسخہ لکھا
مین نے نسخہ نویسی کو بھی سیکھا ایک مریض تھا جوان نہایت ناتوان خوش رو چارا بردصاحب لیاقت
مگر بیطاقت جوگی جب باغ مین چلا کہا اسکو ساتھ لامین نے جوانی کو کام فرمایا گود مین اوٹھالایا جوگی نے
اوسی حجرے مین لیا دروازہ بند کیا ایک رخنہ سے کیا دیکھتا ہون کہ تھوڑی کھوپری اوسکے
سر سے جدا کی ہے اور انبر ہاتھ مین لی ہے مین نے ایک کتاب مین مطالعہ کیا تھا کہ اگر ہزار پاکان
مین جائے انبر نیم گرم سے اسکو نکال لائے میری زبان سے نکلا کہ اے اُستاد انبر گرم ہے
اور ہزار پا نرم مبادا سوختہ ہو ناخن رہجائے اور ہمار ایذا پائے یہ حرف سنکر بیتاب کھایا حجرے سے
باہر آیا رشک سی سر زمین پر ٹپکا اور پھانسی گلے مین ڈال کر درخت سے لٹکا اوسکا وعدہ برابر ہوا
فوراً مواجل گیا جان کو دیا مین جو اودھر آیا اوسے مُردہ پایا افسوس کیا کھود کر گاڑ دیا اوسکے موی سر سے
ایک کنجی ہاتھ آئی اوسکا قفل تلاش سے پایا کھول کر در آیا وہ خانہ پُر از خزانہ تھا وہان ایک کتاب
ملی بخط جلی اوسمین اور اور مجربات اور نسخہ تسخیر جنّات تھے مین نے خوش ہو کر مریض کی خبر لی کھوپری
قائم کی مرہم لگایا اوسنے شفا پائی زخم بھر آیا جوان بزرگ خاندان یار موافق اور دوست صادق ہوا
صحت کے بعد دروازہ کھول دیا جوان کو رخصت کیا بمشورت وزیر مال فقیر سے کشتی پر کی اور وطن کی
راہ لی جب شہر کے نزدیک پہونچا بادشاہ نے مع سپاہ تشریف ارزانی فرمائی جان تازہ پائی قدمبوس
کے بعد مین نے عرض کی اے قبلہ دوجہان میرا باغ قدیم کہان فرمایا وہان تمکو کسی نے رنج دیا اس باعث
سے ویران کیا اب قلعے مین مقام لیجیے آرام کیجیے مین نے قبول نکیا اور رد دیا ہر چند سمجھایا خاطر مین
نہ لایا ناچار کئی ہزار معمار مستعد کار اور باغ بدستور طیار ہوا مین نے وہان گوشہ لیا اور عمل تسخیر شروع کیا
ہر روز احوال عجیب نظر آیا مگر برکت اسم اعظم سے خوف نہ کھایا شب چہلم لرزہ زمین اور آوازہ ہمہمین کے بعد
ایک پیر مرد سر پر تاج مرصع کار تخت پر سوار ہوا سے نیچے آیا ملامت کے بعد فرمایا اے عزیز کیا چاہتا ہے
کہ ہمکو ستاتا ہے مین نے کہا تیری دختر میری غارتگر ہے برائے خدا مجھے دکھا کہا جنات کی قسم سے ایک
قوم سیاہ ہے بندہ اوس گروہ کا بادشاہ ہے میری دختر بہیئت ہے اور تو فرشتہ طلعت ہے وہ تیری
صحبت کے قابل نہین مین نے کہا حیلے سے درگذر اوسنے حاضر کرنا تنگ آیا ناچار ہو کر ملا یا ایک دختر
کریہ منظر زر زیور و گوہر مین غرق مگر اوس مہ جبین سے زمین آسمان کا فرق تخت پر سوار

دریا بہایا پرزادون نے تخت اوٹھایا ہوا پر اوڑایا جہان تک نظر کام کرتی رہی مین اوسے دیکھتا رہا اور وہ مجھے دیکھتی رہی جب غائب ہوئی سودا زدہ ہر طرف پھرا اور بے اختیار زمین پر گرا روتا اور کہتا نظم کہان تو گئی اے مری نور عین ۔ نہ آرام جی کو نہ دل کو ہے چین ۔ ترے ہجر مین ہاے مرتا ہون مین ۔ کئی دم ہین باقی سو بھرتا ہون مین ۔ معلم نے سورہ جن دم کیا بادشاہ کو اس خبر نے صدمہ دیا بادشاہ خود تشریف لائے دانا اور ذو فنون ساتھہ آئے ہر ایک نے تدبیر فرمائی سود مند نہ آئی مین روز بروز لاغر ہوتا اور راتون کو نہ سوتا نظم کبھی آسمان کی طرف تھی نگاہ ۔ کبھی باد سے پوچھتا اوسکی راہ ۔ کبھی اوڑتی چڑیا سے کہتا پکار ۔ بتا نا مجھے اوس پری کا دیار ۔ اس عرصہ مین ایک سوداگر وارد ہوا اوسنے التماس کیا ہندوستان مین ایک جزیرہ دلکشا جان فزا ہے وہان جوگی رہتا ہے افلاطون کردار ارسطو روزگار اوسکی حویلی نہایت بلند برج بارہ آسمان پیوند سال کے بعد روز باہر آتا ہے دریا کو جاتا ہے نزدیک و دور کے بیمار اوسکے منتظر رہتے ہین اوس روز کو روز عید کہتے ہین جوگی اشنان کے بعد ایک نظر دیکھکر نسخہ لکھکر سب کو دیجاتا ہے ہر ایک شفا پاتا ہی اگر اجازت پاؤن شاہزادے کو وہان لیجاؤن بادشاہ نے حکم دیا وزیر کو ساتھہ کیا مدت کی بعد وہان پہونچا فی الواقع اوس ٹاپو کی فضا جانفزا تھی اور آب و ہوا دلکشا تھی دل کو راحت اور جی کو فرحت ہوئی مگر اوس پری کی یاد شب و روز تھی اور گرمی عشق سینہ سوز تھی ایک روز بیمارون نے خوشی کا نقارہ بجایا کہ کل روز عید اور ساعت سعید ہے علی الصباح جوگی باہر آیا دریا مین نہایا بعد اشنان قلمدان مرصع در بر دستار نو بر سر لنگوٹ بند قد بلند عضل گردن فربہ بدن دست راست مین قلم جادو رقسم بیمارون کی صف کی طرف گیا ہر ایک کو نسخہ لکھدیا جب میری نوبت آئی دیوانگی پائی بعد رفع اپنے باغ مین آیا مجکو ساتھہ لایا ایک مکان مین بٹھایا باغ کا دروازہ بند کیا قفل دیا خود ایک حجرے مین جاکر زنجیر بند کی پھر میری خبر نہ لی وہان درخت بار دار تھے مین میوہ خوشگوار کھاتا اور بسر لیجاتا چالیس روز کے بعد آیا مجھے خوش پایا ایک مرتبان معجون کا دیا کہ ہر روز چنے کے برابر کھانا اور جس میوے پر رغبت ہو تناول فرمانا یہ کہکر گوشہ لیا اور دروازہ بند کیا مین بدستور میوہ کھاتا شکر الٰہی بجالاتا اپنی حالت روز بہتر نظر آتی مگر وہ پری خاطر سے نجاتی اوس مکان مین کتب خانہ تھا مین کتاب لاتا بہرہ اوٹھاتا علم و حکمت سے خبردار ہوا اور طبابت مین واقف کار ہوا جب پھر روز عید آیا جوگی مجھے باہر لایا

ہاتھہ مین لی گاؤ کو خوب زدوکوب کی پھر ایک دروازہ کھول کے وآیا وہان کا احوال کچھہ نہایا پھر آکر
گاؤ کا بوسہ لیا اور پیار کیا پھر مکان اول مین آیا کھانا کھایا مین تا وقت خواب بیٹھا رہا مجھسے کہا ای عزیز سچ کہہ
کیا رنگ ہے کہ زندگی سے تنگ ہین مین نے ابتدا سے انتہا تک سب بیان کیا آہ سرد زبان پر لایا فرمایا ای عزیز
تو کامیاب ہوا اور مین زیادہ تر بیتاب ہوا اے قبلہ عالم مین نے اوسمین عشق کی سوختگی پائی قسم کھائی
کہ اگر اس کار کے اسرار سے خبردار ہون جب تک کہ آپ کی مراد بر نلاؤن اپنی منزل مقصود کی طرف
نجاؤن اوسنے مجکو شفیق اور رفیق جانا کہا مین اس ولایت کے والی کا فرزند ہون وقت تولد منجمون نے
عرض کی فضل آلہی سے شاہزادہ جمیع علوم سے بہرہ یاب اور روشن تر از آفتاب ہوگا مگر
چودہ برس تک آفتاب اور ماہتاب کا دیکھنا زبون ہے بلکہ بیم جنون سے فرمایا دایہ تہ خانی مین لیجاے
ہرگز باہر نہ لائے صلاح وزراے دانشور سے ایک باغ مختصر طبع پسند دیوارین بلند ترتیب دیا
اوسپر خیمہ نمد استاد کیا روشنی کے واسطے شیشے جابجا لگائے مجکو مع دایہ اور چند خواص
وہان لائے باپ نے حکیم جہت تعلیم تعین فرمایا ہر فن سے بہرہ وافر پایا ایک روز شب ماہ نخشی مین
سیر باغ کرتا تھا ایک گل عجیب نظر آیا مین نے ہاتھہ دوڑایا نہایا جب مین جھکتا وہ چھپتا اور جب ہاتھہ
دور لیجاتا نظر آتا ظاہرا دست درازی شاخ نہال سے نمد بوسیدہ مین سوراخ ہوا وہ گل شعاعی تھا
مین نے کبھی دھوپ اور چاندنی نہ دیکھی تھی حیران ہوا ناگاہ نمد پارہ ہوا اور چاندنی آشکارا ہوئی اوسیسے
آواز قہقہہ آئی مین نے نگاہ اوٹھائی دیکھا ایک تخت ہے طلا کار اوسپر ایک نازنین سوار تاج مرصع بسر
چار قب مروارید در بر فوراً تخت نیچے آیا مجکو پکڑ کر پاس بیٹھایا دو جام پے در پے پیے صحبت موافق آئی
لذت وافر پائی اس قدر میرا دل لیا کہ فریفتہ کیا فرمایا آدمی بیوفا ہوتا ہے نہین تو جب تک جیتی
تیری می محبت پیتی ایک ساعت کے بعد پریزاد آئی آداب بجالائی کچھہ اپنی زبان مین عرض کیا وہ نازنین
روئی کہا مین نے چاہا تھا تیرے ساتھہ کوئی دم خوشی سے بسر لیجاؤن اور لطف زندگی پاؤن نظم
مین جاتی ہون ناچار اے میری جان ؛ نہو نامری سمت سے بدگمان ؛ شب و روز دم تیرا بھرنا مجھے ؛
فراموش تو بھی نہ کرنا مجھے ؛ مین نے کہا اے راحت جان تیرا مقام کہان اگر چاہون کہ پھر دولت دیدار
پاؤن کس سے پوچھون کدھر جاؤن اپنے مقام سے نشان دے یا مجھے ساتھہ لے کہا مین پادشاہ
جن کی بیٹی ہون آدمی کی کیا قدرت کہ وہان جائے اور مجھے دیکھنے پائے یہ حرف کہا اور آنسوؤن کا

رفتہ رفتہ بادشاہ نے خبر پائی پوچھا یہ ملکہ کس خاندان سے آئی جواب شافی نپایا حیرت مین آیا اپنے ایک معتمد ملکہ کے نزدیک بھیجا ارادہ ہے کہ ہم آپ بطریق سیر آئین عمارت ملاحظہ فرمائین ملکہ نے خوش ہوکر عرض کی اس غریب کے نہ ہے نصیب جہان پناہ اگر کل تشریف لائین سرفراز فرمائین دوسرے روز شاہ والا تبار تخت روان پر سوار ہوکر آئے ملکہ باکنیزان خوب رو اور مع نغمہ سرایان خوش گلو تا دروازہ آئی آداب بجالائی زنجیر فیل کوہ پیکر اور کئی گھوڑے بازیور پیش کش کئے اور چند جواہر گران بہا نذر دیے بادشاہ حیران رہا زبان مبارک سے کہا اے عاقلہ کس ولایت سے آئی اور کیون جوگی ویرانے مین بنائی ملکہ نے عرض کی یہ وہی کنیز بے تمیز اور دختر ناچیز ہے کہ آپ نے غصہ کیا اور نکال دیا بادشاہ کو فوراً وہ بات یاد آئی شفقت پدری فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا اور گود مین لیا پھر خاصہ آیا تناول فرمایا بادشاہ بیگم اور لڑکیون کو طلب کیا ملکہ نے ہر خواہر کو جواہر اس قدر دیا کہ اگر ہفت اقلیم کے جواہرات لائین اوسکے پاسنگ کو نپائین تا حین حیات بادشاہ نے حکمرانی فرمائی اوسکے بعد ملکہ پر سلطنت قرار پائی دولت خداداد بے زوال ہے بلکہ ترقی شامل حال ہے اے قبلہ عالم مین نے یہ سنکر ملکہ کو دعا دی اور نیمروز کی راہ لی مدت کے بعد دونان پہونچا عالم سیاہ پوش جو سنا تھا وہی نظر آیا مین نے تحقیقات کے واسطے سر دھنا کسی سے کچھ نہ سنا غرہ ماہ کو پھر جو وہی ہنگامہ رو بکار ہوا اور گاؤ سوار نمودار ہوا جاہا اوسکے پیچھے جاؤن دریافت کرآؤن لوگون نے مجکو گھیر لیا زور پھیر امطلب بر نہ آیا افسوس کھایا ناچار تیسری بار مین نے کسی سے نہ کہا نیستان مین چھپ رہا جب گاؤ سوار صف سے دوچار ہوکر پھر اگاؤ شال باد اور ا مین پیچھے چلا شمشیر کھینچکر کہا جاہان نہ آمین نے آواز فقیرانہ کیا خنجر مرصع پھینک دیا مین نے پیچھا نہ چھوڑا پھر باگ کو موڑا کہا اے فقیر خون ناحق ہوتا ہے کیون جان کھوتا ہے مین نے کہا اے جوانمرد دریغ نکر نا مجکو راحت ہے مرنا یہ سنکر تلوار میان مین کی اور اپنی راہ لی دو کوس پر ایک باغ تھا دیوار بلند دروازہ بند نعرہ ہولناک زبان پر لایا کہ تمام باغ نے لرزہ کھایا دروازہ کھلا وہ اندر سے چلایا مین نے دل مین کہا مطلب رہا ہے خدا نے اوسکو رحم دیا مجکو طلب کیا دیکھا ایک جوان ہے نازنین بالائے مسند مربع نشین طیاری شیشہ حلبی سو بکار اور سرو نقرہ دین اوسکے درمیان طیار مین آداب بجالایا بیٹھنے کو فرمایا حاضری طلب کی مجکو بھی دی وقت شام اوس مقام سے اوٹھا غلامون نے کنارہ کیا مین نے بھی گوشہ لیا وہ جوان مانند سرو روان باغ کی طرف آیا مین نے دریچہ سے نکل کر آپ کو زیر درخت چھپایا اوس نے ایک چوب دستی

معلوم ہوا اسی طرح جو مسافر آتا ہے ممنون ہوجاتا ہے اپنی دانست مین انتفاع ولایت ایک مہمان خانی کو کفایت نہین کرسکتا ہے یہ خرچ کہان سے چلتا ہے اگر ملکہ اس راز سے مطلع فرمائے بندہ تلاش کے واسطے جائے دایہ نے کہا شب کو گذارش کیا جائیگا مین اوٹھکر مہمان خانے مین آیا شب کو مجھے یاد فرمایا جاکر دیکھا کہ دو شاخہ اور پنجشاخہ روشن بیشمار نقرہ و طلا کے شمعدان ہزار شامیانے زرد وزی باجھالر مروارید جابجا استادہ اسباب عیش وعشرت بخوبی آمادہ فرش ملوکانہ مسند خسروانہ چلتے چلتے دایہ محلسرائے خاص مین لائی آئینہ بندی مستحکم شیشہ ہائے جلی قد آدم در و دیوار کو اس قدر مرصع کیا ہے گویا تمام عالم کا جواہر جڑ دیا ہے ملکہ پس پردہ تشریف لائی دایہ باہر آئی مجکو کرسی دی آپ حکایت آغاز کی کہ اس دیار کا والی سات بیٹیان رکھتا تھا بلند اختر ایک سے ایک بہتر زور جشن سب بیٹیان پوشاک پہن کر باپ کے سامنے آئین آداب بجالائین باپ نے سب سے پوچھا تم میرے نصیب سے پاتی ہو ہر ایک نے عرض کی یہ حشمت آپ کی بدولت ہے مگر چھوٹی لڑکی نے کہا غریب پرور نصیب اپنا اپنا رہبر ہے یہ سخن ناپسند آیا فرمایا کہ نالکی مین ڈال کر اسے لیجائین صحرائے لق ودق مین چھوڑ آئین آدھی رات کو لوگ سوتے مین اوٹھالائے اور صحرائے ہولناک مین چھوڑ آئے شاہزادی جاگی رونے لگی

نظم

کردن کیا مین رونے کا اوسکے بیان ؛ ہوئے دونون آنکھون سے دریا روان ؛ جو ڈبرے وہان خشک تھے سو بھرے ؛ ہوئے خار صحرا کے سارے ہرے ؛ نہ نیگانہ نہ بیگانہ نہ پانی نہ دانہ تن تنہا حیران دل پریشان تیسرے روز خدا کی طرف رجوع لائی اوسکی دعا نے اجابت پائی غیب سے ایک فقیر آیا اسے بھوکا پایا اپنے حجکول سے روٹی دی اور تسلی کی کہا اے شاہزادی خاطر جمع رکھہ مین بھیک مانگ لاؤن گا تجکو کھلاؤن گا چنانچہ ہر روز فقیر جاتا گدائی کرلاتا ملکہ نے ایک زنبیل اور کنگھی طلب کی فقیر نے لادی کنگھی کرنے مین بالون سے ایک جواہر کا تھہ آیا فقیر پانچ سو کو بیچ لایا ملکہ نے کہا مزدور آئین جیلی بنائین فقیر بولا اگر مٹی کھدی ہوئی پاتا مین آپ دیوار بناتا ملکہ نے بیل ہاتھہ مین لیا شغل اختیار کیا تھوڑی زمین کھودی کہ ایک دروازہ نظر آیا خانہ پر از خزانہ پایا بقدر احتیاج لیا اور بند کیا

نظم

نہ تھے اوسکی قسمت مین جو درد و رنج ؛ دیا حق نے اوسکو خرابی مین گنج ؛ کہا شاہزادی نے کلمہ بجا ؛ کہ ہر ایک کا ہے نصیبہ جدا ؛ فقیر بموجب ایما معمار اور مزدور شہر سے لایا ملکہ نے شہر پناہ بلند اور قلعہ آسمان پیوند تجویز فرمایا زر خطیر دیا اور امیدوار کیا عمارت عالی جلد طیار ہوئی اور شہرہ روزگار ہوئی

جستجو ہے آج سے مجکو اپنا نامزد جان اور خادمون سے کمتر پہچان دنیا مین ہر عورت کا مہر مقرر ہے
مگر میرا مہر ایک شرط پر منحصر ہے پوچھا شرط کیا دایہ نے کہا کوئی جاے بہروز کو لاے بہروز پوشاک فاخرہ
در بر ہزار کلید بالاے کمر خرامان آیا دایہ نے فرمایا اے بہروز احوال نیمروز بیان کرا وسنے کہا اے عزیز
سرکار جہان مدار ملکہ مین ہزار غلام صاحب اقتدار ہے اور سب سے کمترین خاکسار ہے ہر ایک تجارت کے
واسطے جاتا ہے اور جب آتا ہے ملکہ حرف سود و زیان درمیان نہین لاتی ہے وضع ہر دیار
استفسار فرماتی ہے ایکبار مین شہر نیمروز کی طرف گذرا وہان ہر شخص سیاہ پوش نظر آیا ہر چند پوچھا کسی نے
نہ بتایا **نظم** سب ادنے و اعلے سے تا بادشاہ ٭ سیاہ پوش تھے جس طرح نجم و ماہ ٭ مین ہر چند
پوچھا کیا سب سے بھید نہ ہر گز ہوئی وہ سیاہی پدید ٭ روز اول ماہ از وزیر تا بادشاہ تمام خرد و بزرگ
ہمراہ شہر سے نکل کر باہر کھڑے ہوئے ہر ایک رو بصحرا برابر صف آرا ایک نوجوان گاؤ زرد پر سوار آگے
خدمتگار نیستان سے نمودار ہوا جلد گاؤ سے اوترکے اوسنے نشست کی غلام مرتبان صف کی طرف
لایا ہر ایک کو دکھایا سب نے تحسین اور آفرین کی غلام ادھر سے پھرا وسکے آگے مرتبان دھرا اوسنے
وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پر جا پڑا پھر سوار ہو کر نیستان کو چلا ہر ایک نے دست افسوس ملا مین
پوچھتا رہا کسی نے کچھ نہ کہا غرض ہر ماہ یہی ازدحام اور اوس جوان کا وہی کام ہے مین نے خدمت
ملکہ مین یہ احوال عرض کیا ملکہ کو حیرت نے لیا فرمایا کوئی جاے تحقیق کر آئے ایک غلام گیا چند ماہ کے بعد
وہان بیمار ہوا اور مراسلہ لکھا کہ جو کچھ سمع شریف مین پہونچا راست ہے مگر اس عقدے کا حال کھلنا
دشوار ہے آگے ملکہ مختار ہے غلام فدا اور حق نمک سے ادا ہوا اے عزیز ملکہ نے یہ سنکر تعجب کیا اور
کشف اس راز کا اپنا مہر قرار دیا جو خبر لاے وہ خلعت و امادی پاے اگر تجمین قدرت ہو جا خبر لا نہین تو
آپ کو خاک مین ملا مگر اس ہوس سے در گذر خیال خام نکر مین نے کہا جاتا ہون انشا اللہ تعالے کامیاب
ہو آتا ہون مگر ایک عقدہ ہے اگر ملکہ مجکو متصل پردہ بلاے اور حال بیان فرمائے مہربانی سے بعید نہو گا
دایہ نے پیغام پہونچایا ملکہ نے یاد فرمایا سبحان اللہ مکان نمونہ بہشت لونڈیان حور سرشت میرے واسطے
ایک کرسی آئی ملکہ پس پردہ تشریف لائی مین نے ثنا و صفت کے بعد کہا جس روز سے تقدیر قلمرو ملکہ
مین لائی منزل بمنزل ضیافت کھائی اور شہر خاص مین کاربردازان سرکار نے اس قدر نقد و جنس
درپیش کیا کہ مال دنیا سے بے نیاز کر دیا لیکن مین نے اس عالم آزادگی مین کچھ نہ اوٹھایا امانت رکھا آیا

ایک جوان سر دروازۂ عالیشان نظر آیا مجکو بلایا کہا یہ تکیہ گاہ فقیر ہے اور مہمان خانۂ غریب دامیر ہے
جو تشریف لائے سرفراز فرمائے تواضع سے پیش آیا اپنے مقام پر لایا حویلی خوب مکان مرغوب فرش زیبا
مسند دیبا ظروف مسی بیشمار ہر ایک نادرہ کار دسترخوان وسیع بچھایا کھانا لذیذ کھلایا تین روز جانی ندیا
چوتھے روز مین نے قصد کیا کہا کیا مضائقہ ظروف وغیرہ یہ سب اسباب آپ کا ہے بار برداری لایئے
لیجایئے مین نے کہا اس قدر بار مجکو کیا درکار کہا ملکہ اگر سنے کی فقیر آیا اور قبول نفرمایا بندہ مورد عتاب ہو
اور گرفتار عذاب ہو فی الحال اگر لیجانا محال ہے اسباب تمام ایک مقام پر رکھکر قفل بند کیجیے اوسکی خاطر سے
سب اسباب ایک حجرے مین بند کیا اور قفل دیا اوسی وقت ایک خواجہ سرا لباس فاخرہ پہنے آیا حرف
دعوت درمیان لایا کہا یہ خاکسار ایک مدت سے انتظار مین تھا کہ کوئی بزرگ آئے بندہ خدمت بجالائے
الحمدللہ میری دعا نے اجابت پائی آرزو بر آئی مین نے ہر چند عذر کیا جانے ندیا مکان مین لایا دسترخوان
بچھایا طبق ہاے زرین کاسہ ہاے سیمین کھانے مزے دار شربت خوشگوار تین روز تک نہ چھوڑا چوتھے روز
کہا اگر قیام کیجیے مقام لیجیے اور جو مصرف اس مکان کا ہے مال مہمان کا ہے اسکے سوا اور جو کچھ حضرت
ارشاد فرمائین خدمت ملکہ مین عرض کیا جاے مجکو طمع انسانی اور حرص جوانی نے لیا کہا خدا نے
مجھے کسی چیز کا محتاج نہین کیا مگر ایک مطلب ہے زبانی نہ کہون کاغذ رقعہ لکھون گا اگر مہربانی فرمائیے سربمہر
لیجایئے خواجہ سرا نے قبول کیا مین نے رقعہ لکھدیا مضمون یہ تھا کہ یہ فارس ملک فارس مین
تخت فرمان روائی پر کامگار اور سخاوت مین شہرۂ روزگار تھا ایک سیاح نے اوصاف حمیدہ اور
خصائل پسندیدہ ملکہ سے شمہ بیان کیا مجکو اشتیاق نے لیا لباس بدلا اکیلا نکلا حق تعالے نے
بخیر و خوبی یہان پہونچایا حال ملکہ جو سنا تھا کہین اوس سے زیادہ پایا سرکار کے گماشتے باخلاق
پیش آئے نقد و جنس سب حاضر لائے لیکن عالم آزادی مین یہ بار مجکو کیا درکار اگر ملکہ شرع شریف سے
انکار نہ فرماے میرے عقد نکاح مین آے عہد کرتا ہون کہ تا زندگی حلقہ بندگی سے باہر نہ آؤن گا اور
غلام وار فرمان برداری بجالاؤن گا باقی اختیار بدست مختار خواجہ سرا نے خط پہونچایا ملکہ نے یاد فرمایا
سر دروازۂ حرم ایک دایہ محرم بازیور مرصع کار بالاے کرسی زرنگار بیٹھی تھی مین نے بھی جاکر
ایک کرسی پر نشست کی ہر ایک نے تعظیم دی دایہ نے کہا اے فرزند ملکہ دعا کہتی ہے اور فرماتی ہے
کہ مجکو شرع شریف سے عار ہے نہ شوہر کرنے سے انکار ہے ایک مدت سے تجسے محب صادق کی

عالم تلاش مین چلا کسی کو نہ ملا ایک پیر مرد اور پیر زن متصل غار خارکشی کرتے تھے بڑھیا کی زبان سے نکلا اگر حاتم کہین ہاتھ آتا ہمارا افلاس بالکل جاتا پیر مرد نے کہا اے عاقلہ جہان وہ نصیب کہان کہ دولت پائین فراغت سے کھائین حاتم نے یہ سنکر دل مین کہا اس غریب کو محروم رکھنا بعید از مروت اور دور از فتوت ہے غار سے باہر آیا پیر مرد بلایا کہا مین حاتم ہون نوفل کے پاس لے چل قید مفلسی سے نکل اوسنے کہا اے حاتم فی الواقع میری پریشانی جاتی ہے اور دولت ہاتھ آتی ہے مگر یہ کیا لطف ہے کہ ایک بیگناہ کو دشمن کے قبضہ مین دون اور خون ناحق گردن پر لون حاتم نے قسم دی اوسنے قبول نہ کی اس بحث پر ہجوم ہوا اور خلق کو معلوم ہوا حاتم نے کہا اگر تو نہین لیچلتا ہے مین خود جاتا ہون تجکو پکڑا تا ہون کہ اس بڈھے نے مجھے چھپایا اس باعث سے مین نہ آیا پیر مرد بولا سبحان اللہ نیکی برباد گناہ لازم طوعاً اور کرہاً ہمراہ ہوا اوسکے گرد گروہ گروہ عالم کا انبوہ جب وہان پہونچا نوفل نے پوچھا حاتم کیونکر آیا ایک رند نے کہا مین لایا فرمایا اشرفیون کا توڑا اوسکے آگے دھر دو اور حاتم کو قتل کر دو حاتم نے کہا اے نوفل اگر سچ پوچھے تو یہ مجھے نہین لایا اس پیر مرد نے پایا نوفل نے اوسے بلایا پوچھا حاتم کیونکر آیا پیر مرد نے خارکشی کے طریق پر خار کی طرف اپنا جانا اور طمع دنیا سے حاتم کا ذکر لانا اور وہ بات حاتم کے گوش زد ہونا اور تو جہانکی راہ سے اوسکا نکل آنا اور اپنا انکار اور اوسکی تکرار سب بیان کیا نوفل نے کہا افسوس خون ناحق ہوا تھا اس جوانمرد نے غریب کے واسطے جان تک دینے کی ایسے صاحب سخاوت سے عداوت کی سخت دون ہمتی ہے اور پست فطرتی ہے پھر پیر مرد کو زر خطیر دیا اور رہا کیا حاتم بدرجا تعظیم کیا اے قبلہ عالم میرے دل مین گذرا حاتم ایک مرد شریف اوسکی یہ تعریف تو بادشاہ زمانہ مالک خزانہ تو بہی داد سخاوت دے اور نیکنامی کی حکم کیا ایک عمارت تازہ مع چار دروازہ جلد طیار ہو اور نقد وہان انبار ہو بعد طیاری شہرت دی اور منادی کی کہ محتاج آئی یا محتاج لیجائے روز و شب زر افشانی تھی اور کامرانی تھی ایک فقیر نے صدا کی مینے اشرفی دی اسی طرح ہر دروازہ سے لایا میری زبان سے نکلا یہ فقیر حریصون کا پیر ہے فقیر نے تبسم کیا جو پایا تھا رکھدیا کہا تیری آگے کچھ چیز ہے اور میرے سامنے کمتر از پشیز ہے اے عزیز جب تک سخاوت ملکہ بصرہ دیکھہ نہ آئیگا نیکنامی نہ پائیگا مین نے دو چند سہ چند دیا قبول نکیا کہا اگر سلطنت دیگا فقیر نہ لے گا مین دو گھڑی متحیر رہا دل مین کہا اگرچہ بصرہ دور ہے مگر جانا ضرور ہے وزیر کو خوب ملک پر تسلط کیا اور آپ لباس درویشی لیا اور بذات واحد سفر کیا بعد مدت ولایت بصرہ مین داخل ہوا جس شہر اور گانون مین گذرتا گماشتہ ملکہ خدمت کرتا جب شہر بصرہ مین پہونچا

اس قید سے رہائی دے ایک بزرگ نے خواب مین کہا مہری کی راہ سے باہر آ مہری سنگ و آہن سے
استوار اوسکا جدا کرنا دشوار بارے رہبری عقل سے مینح آہنی تابوت شکستہ سی لی کھودنے کی محنت
اختیار کی ایک سال کے بعد اندک رخنہ ہوا اوسی طرف سے باہر آیا تھوڑے جواہر ساتھ لایا ایک مہینا کئی روز
ہوے جنگل مے کرتا ہون آبادی نہین پائی آج تقدیر یہان لائی اے جہان پناہ مجکو اوس غریب کے حال تباہ پر
رحم آیا کھانا کھلایا لباس دبا فیق کیا معتبر نظر آیا میرے نزدیک رتبہ پایا اوسکی عورت بندہ زادی کے
ساتھ کہ ملکہ فرنگ سی تولد ہوا تھا یارو ہمکنار ہوئی اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے لیکن دونون مونث چند مدت کے
بعد بندہ زادہ بھی مرگیا وہان سے دل نفرت کر گیا شاہی بندر اوسکو سپرد کی شاہ فرنگ سی رخصت لی آیا
سگ پرست کہلایا بڑے بھائیون کی بات زبان پر نہ لایا مگر اس لڑکے کی خاطر سے ادھر کا رستہ لیا
اور آپ کے روبرو یہ راز ظاہر کیا اے درویشو مین نے لڑکے کی طرف رخ کیا اوسنے زمین کو بوسہ دیا
کہا جہان پناہ سلامت میرا باپ بندا اور یہ عاجزہ فرزند ناچار مردانہ وار باہر آئی سگ پرست کو لائی بادشاہ
ملاحظہ فرمائے اور میرا باپ رہائی پائے سگ پرست نے یہ سنکر بے اختیار رو دیا اور افسوس کیا کہ میرے
فرزند نہتا چاہا اسکو فرزندی مین لاؤن اور اپنا جانشین بناؤن خدا نے یہ بھی نصیب نہ کیا زمانے نے
فریب دیا القصہ اوسکے گریہ جانسوز سے میرا دل آب اور جگر کباب ہوا اوسکو نزدیک بلایا آہستہ فرمایا
دختر وزیر کو اپنی زوجیت مین لے اور غم و غصہ جانے دے فی الجملہ صبر آیا اور آداب بجا لایا مین نے اوسکو
مختار کار کیا اور اعتبار دیا چند روز کے بعد وزیر زادی کو اوسکے ساتھ منعقد کیا اوس سے دو بیٹے
پیدا ہوئے ایک میری سرکار کا مختار ہے اور دوسرا ملک التجار ہے اے درویشو مطلب اس حکایت سی
یہ ہے کہ حجاب درمیان سے اوٹھ جائے اور ہر ایک اپنی سرگذشت بیان فرمائے **داستان چہارم**
زبانی درویش سوم تیسرا درویش بولا کہ اے اوس یہ فقیر شاہزادہ ملک فارس ہے ایام طفولیت مین
استادون نے تعلیم فرمایا ہر فن سے بہرہ وافر پایا ہمیشہ حکایات بزرگان سنتا اور گل فیض چنتا اتفاقاً ایک
شخص نے ذکر حاتم کیا کہ خدا نے جوہر سخاوت اوسی کو دیا مین نے کہا اوسکی کوئی روایت مختصر بیان کر
غرض کی اوسکا دفتر بے نہایت ہے از انجملہ یہ حکایت ہے کہ نوفل نامے سردار عرب نے ایکبار رشک
سخاوت سے حاتم سے عداوت کی فوج برائے قتل تعین فرمائی حاتم نے خبر پائی کہا بیجرم و گناہ خونریزی
سپاہ ہوگی بجان واحد اپکو ایک غار مین مخفی کیا نوفل نے گھر لوٹ لیا کہا جو سر حاتم لائی ہزار اشرفیان پائے

دامادی دنیا واجب آیا شہرت ہوئی کہ بت بزرگ نے مہربانی فرمائی اور اجنبی نے دختر وزیر پائی اوسی وقت
برہمن مجکوبت کے آگے لایا اور رشتہ زنار گلے کا ہار بنایا مین نے گردن جھکائی بت سے کچھ آواز نہ آئی وقت
شام بادشاہ خود مقام وزیر پر آیا مجکو ساتھہ لایا خلعت فاخرہ دیا دختر وزیر سے منعقد کیا شادیانہ شاہی
بلند اور عالم خرسند ہوا ایک سال کے بعد معشوقہ حاملہ ہوئی وقت استقاط حمل موئی مین غمگین تھا سیکڑون
رنڈیان آئین نوحہ برلائین دونون ہاتھون سے میرا سر پیٹنا شروع کیا اوٹھنے ندیا قریب تھا کہ میرا کام
تمام ہو وہی شخص کہ آنی سے مانع ہوا تھا مجھے کھینچکر دیوانخانے مین لایا اوس آفت سے بچایا کہا غم سے
درگذر اپنا ماتم کر مین نے تجکو بہت سمجھایا تیری خاطر مین نہ آیا القصہ تمام املاک اور میری خانہ داری کا
سب اسباب بیچکر جواہرات لیا وہ جواہر اور چالیس روز کا قوت توشہ تابوت کیا بادشاہ وزیر ہمراہ ہر ایک
بالباس سیاہ اوسی قلعہ مقفل کی طرف کہ پہلے روز مین نے دیکھا تھا تابوت لائے اور سو آدمی باتفاق
دروازہ کھول کر اوسمین در آئے مجکو کہا یہ آذقہ کھاتا اور چند روز بسر لیجانا تاکہ بت بزرگ خبر لے اور تیری
داد دے مین نے چاہا کچھہ کہون وہان نرہون اوس مرد نے بزبان اجنبی کہا ای بیہوش خاموش والا ابھی ہیمہ
سونٹنی لاتے ہین اور ہمین تجھے جلاتے ہین مجکو نکلنے ندیا دروازہ بند کیا مین نے لاش پر لات ماری کہ تو کیون
موئی جو میری یہ خرابی ہوئی چالیس روز تک وہی توشہ تابوت مین نے اپنا قوت کیا اور ایک مہرہ سے
آب گرم بہاوہی پیا جب قوت آخر ہوا مین نے کہا اب موا اتفاقاً ایک تابوت اور آیا مین نے آپکو چھپایا اوسکے ساتھہ
پیر زال آذقہ مالامال مین نے ایک ضرب چوب سے اوسکا کام تمام کیا اور صندوقچہ لیا چالیس روز کھایا پھر تابوت
آیا اوسکے ساتھہ دختر پری پیکر ماہ رو مشکین مو لباس کبد خدائی در بر تاج عروسی بر سر صندوقچہ جواہر آبدار
طعام لذیذ خوشگوار میرا دل اوس نازنین شمائل پر مائل ہوا آذقہ لیا اور اسکو طلب کیا اوسنے گریز کی مین نے
طرح دی کہ کہان جائیگی آخر آئیگی جب اوسپر اشتہا غالب ہوئی دیکھا مجکو کہ ہر روز کھاتا ہی اور نہین ستاتا ہی دور سے
سوال کیا مین نے میوہ دیا چند روز مین رام اور ہم کلام ہوئی پوچھا تو کون ہے کہا دختر وکیل مطلق بادشاہ
شب زفاف کو میرا شوہر بیمار ہوا اور اوسی مرض مین موا مین نے بھی اپنا حال ظاہر کیا اور اسکو بغل مین لیا
ہم دونون اپنا اپنا درد اور دکھ آپس مین کہتے اور ایک جا رہتے ایک سال کے بعد لڑکا پیدا ہوا اوسپر دل
شیدا ہوا بہت مصیبت اوٹھائی طبیعت تنگ آئی ایک روز مین نے رو دیا جناب کبریا مین التماس کیا
کہ اے کریم کارساز غریب نواز کب تک زندہ در گور رہون اور تیرے سوا کس سے کہون مجھہ بیکس کی خبر لے

آبادی نظر نہ آئی تھوڑے بوٹ کے دانے پاس تھے اونھین تناول کیا پانی پیا چوتھے روز ایک قلعہ
بلند نظر آیا قفل دروازہ بند پایا مایوس ہوکر آگے چلا ایک پہاڑ ملا اوسکے نیچے شہر عظیم اور شہر پناہ
مستقیم گرتے پڑتے آپکو وہان پہونچایا بسم اللہ کہکر دروازے مین درآیا ایک مرد بالباس فرنگ
بالاے گرسی خوش رنگ پر بیٹھا تھا مجکو بھوکا معلوم کیا نان وکباب دیا اوسے جو کھایا غش آیا
افاقے کے بعد پوچھا اب کیا ارادہ ہے کہا یہ فقیر چاہتا ہے کہ چند روز اس شہر مین بسر لیجائے تاکہ توانائی
آوے کہا لے برادر فی الحال مع بیل وغربال اس تھیلے پر جا بجا مین کھود جو ہاتھ آئے چھان کر لاوہ کان جو اچھی
تین توبڑے بھر لایا اور کئی دانون کو چھپایا اوس عزیز نے کچھ نہ لیا سب مجکو دیا کہا جہان دل چاہے
وہان بیچا مگر اس شہر مین نہ آیئے گردش کھائی تھی اوسکی پند گوش نہ کی ناچار اوسنے اپنی انگشتری دی
کہا ایک شخص میری صورت کا چوک مین ہے اوسکے پاس جانا جو وہ کہے عمل مین لانا مین جا کر شہر مین داخل ہوا شہر آباد
بازار کشادہ رونق خوب آدمی مجبوب مردون کی خرید وفروخت مردون سے عورتون کی داد وستد عورتون سے اوسے
جا کر ملاقات کی انگشتری دی کہا وہ گردن شکستہ آنے سے مانع نہ ہوا مین نے کہا اوس عزیز نے بہت سمجھایا
میری راے مین نہ آیا مین نے اپنا قصہ بغصہ کہا ایک ساعت چپ پھر بولا اے نادان سوطرح کا عذاب اٹھانا
یہان نہ آنا اس شہر کے باشندے کافر اور دشمن مسافر ہین جو غریب یہان آتا ہے بے سجدۂ بت رہنے نہین پاتا ہے
اور اگر چاہے بھاگ جائے جانے نہائے بت کے پیٹ مین ایک شیطان ہے اور اوسکی گفتگو بہتان ہے مین نے
افسوس کیا کہا کہ عبث آیا کہا خوب اب تو تقدیر لائی مین نے تیرے واسطے جو رد وبدل پہونچائی اس شہر کی
رسم ہے مرد اجنبی جب سجدۂ بت بجالائے جو مانگے سو پائے کل بادشاہ بتکدے مین آئیگا بندہ بھی
جائیگا تو پرستش بت کے بعد بادشاہ کے قدم لیجیو اور دختر وزیر کی درخواست کیجیو مین تیرا احوال
مفصل کہون گا اور اس کام کے درپے ہونگا پھر لباس فاخرہ دیا اور ساتھ لیا دیکھا گرد بتخانہ کی انبوہ ہے
اور ہر طرف زن ومرد کا گروہ ہے بادشاہ فرنگ روبرو بت سجدہ گزار اور امیر اور امرا دست بستہ
امیدوار مین نے بت کو سجدہ کیا اور پاے برہمن چوم لیا مین بادشاہ کے شکار اور وزیر کی بیٹی کا طلبگار تھا
بادشاہ نے فرمایا یہ اجنبی کہان سے آیا اوس عزیز نے عرض کی یہ میرے اقربا سے ہے بت بزرگ کی زیارت
کے واسطے آیا وزیر زادی کا تیر نگاہ کھایا اب اوسپر مائل ہے اور جہان پناہ سے سائل ہے امیدوار ہون
وزیر اسکو اپنی غلامی مین لائے اور سرفراز فرمائے بادشاہ نے باواز بلند وزیر سے فرمایا کہ اسے خلعت

شکر گذار ہوئے دوسرے روز بارگاہ بادشاہ مین حاضر ہوا ارکان دولت کو تحفجات دیا رضامند کیا بادشاہ نے
سرفراز کیا خلعت فاخرہ دیا معمول تھا جو قافلہ دریا اوترتا مین مال ملاحظہ کرتا بعد مدت ایکبار مال ملک التجار
خدمتگار میرے روبرو لائے اون مین دونون بھائی نظر آئے مجکو غیرت آئی کہ مین باین شان اور بھائی پریشان
افسوس کھایا اونکو ساتھہ لایا حضور مین تقریب شایستہ کی ہر ایک کو خدمت عمدہ دی ایک رز میری صاحب خانہ
باغ مین روبرو کھڑی تھی منجھلے بھائی کو نظر آئی پسند فرمائی مین سوتا تھا دونون بھائی مسلح شمشیر برہنہ لیے
میرے مارنے کے واسطے آئے جنگ و قادار سے آنے نپائے چوکیدارون نے پکڑا رسی سے جکڑا اوس روز سے
بھائیون کو قید کیا اور کسی طور کا رنج نہ دیا اب اونکے دیدار سے محظوظ ہون جہان پناہ سلامت دونون
بھائی موجود ہین پوچھہ لیجیے اگر خلاف عرض کرتا ہون سزا دیجیے مین نے اوس عزیز کی مروت پر آفرین
کی اور خلعت سے عزت دی پوچھا جواہرات کہان سے پائے التماس کیا ایام حکومت بندر مین ایک روز
برائے تفرج قصد ہوا بالاے بام بیٹھا تھا دور سے دو نفر مسافر جنگل مین نظر آئے حسب الایما قراول اونھین
لائے ایک نوجوان تھا پریشان حال دوسری عورت صاحب جمال آتے ہی روٹی طلب کی مین نے دی
جوان کھاکے بیہوش ہوا چند آستین بوسید عماد سکے سر پر پیچیدہ تھین خدمتگار کھول لائے جواہرات
نظر آئے جب ہوش مین آیا پوچھا کہان سے لایا کہا یہ غریب بیچارہ وطن آوارہ ستم زمانہ سے نیم جان باشندہ
آذربایجان ہے باپ ملک التجار تھا سفر ہند اختیار کیا مجکو ہمراہ لیا مادر مہربان مانع ہوئی باپ نے کہا مین پسر
اور ذریہ فضل الہی سے جوان ہے مبادا مجکو ساقی قضا و قدر شربت اجل پلاے اور دیدار میسر آئے پس مجکو
ساتھہ لیا اور مختار کیا ہندوستان مین آیا وہان سے وزیر آباد مین لایا ارادہ فرنگ پر کشتی لی اور روان کی
ایک روز باد مخالف آئی کشتی نے پہاڑ سے ٹکر کھائی پارہ پارہ اور ہر طرف آوارہ ہوئی مین تن تنہا بامید
تختہ بہانہ باپ کی خبر مجکو نہ میری خبر اوسکو خدا جانے موا یا جان بر ہوا نظم ع جی تن مین تھا اور نہ تن جی کے
ساتھہ ہمری بگ تھی موج دریا کے ہاتھہ پکڑون کیا مین جینے کا اپنے حساب ذہی ایک دم تھا مثال
حباب تین روز کے بعد کنارہ پایا بہزار خرابی باہر آیا تشنہ گرسنہ سر و پا برہنہ افتان و خیزان چلا ایک
کھیت پہنچا کامل اکبر شخص سنہ خام ہولے کھاتے تھے اونھون نے مجکو دیے مین نے لے لیے
تھوڑے کھائے حواس آئے اون کی زبان فہمید مین نہ آئی صحبت سے کیفیت نہ پائی آگے چلا دشت تھا
آتش بارہ ذرہ شرار ہوا اس قدر گرم اگر چڑیا آتی کباب ہو جاتی مین نے رات دن گردش کھائی

آبادی نظر نہ آئی تھوڑے بوٹ کے دانے پاس تھے اونھین تناول کیا پانی پیا چوتھے روز ایک قلعہ
بلند نظر آیا قفل دروازہ بند پایا مایوس ہوکر آگے چلا ایک پہاڑ ملا اوسکے نیچے شہر عظیم اور شہر پناہ
مستقیم گرتے پڑتے آپکو وہان پہونچایا بسم اللہ کہکر دروازے مین درآیا ایک مرد بالباس فرنگ
بالاے کرسی خوش رنگ پر بیٹھا تھا مجکو بھوکا معلوم کیا نان وکباب دیا اوسے جو کھایا غش آیا
افاقے کے بعد پوچھا اب کیا ارادہ ہے کہا یہ فقیر چاہتا ہے کہ چند روز اس شہر مین بسر لیجائے تاکہ توانائی
آوے کہا اے برادر فی الحال مع بیل وغزال اس حویلی پر جا زمین کھود جو ہاتھ آئے چھان کر لا وہ کان جواہر کی
تین توبڑے بھر لایا اور کئی دانون کو چھپایا اوس عزیز نے کچھ نہ لیا سب مجکو دیا کہا جہان دل چاہے
وہان بیچا مگر اس شہر مین نہ آیو بے گردش کھائی تھی اوسکی پند گوش نہ کی ناچار اوسنے اپنی انگشتری دی
کہا ایک شخص میری صورت کا چوک مین ہے اوسکے پاس جانا ہوا وہ کہے عمل مین لانا مین جاکر شہر مین داخل ہوا شہر آباد
بازار گشادہ رونق خوب آدمی مجبوب مردون کی خرید وفروخت مردون سے عورتون کی داد وستد عورتون سے اوس
جاکر بلاقات کی انگشتری دی کہا وہ گردن شکستہ آنے سے مانع نہ ہوا مین نے کہا اوس عزیز نے بہت سمجھایا
میری راے مین نہ آیا مین نے اپنا قصہ بیحصہ کہا ایک ساعت چپ رہا بولا اے نادان سوطرح کا عذاب اٹھاتا
یہان نہ آتا اس شہر کے باشندے کافر اور دشمن مسافر ہین جو غریب یہان آتا ہے بے سجدۂ بت رہنے نہین پاتا ہے
اور اگر چاہے بھاگ جائے جانے نپائے بت کے پیٹ مین ایک شیطان ہے اور اوسکی گفتگو بہتان ہے مین نے
افسوس کیا کہ عبث آیا کہا خوب اب تو تقدیر لائی مین نے تیرے واسطے جو رد وبدل پہونچائی اس شہر کی
رسم ہے مرد اجنبی جب سجدۂ بت بجالائے جو مانگے سو پائے کل بادشاہ بتکدے مین آئیگا بندہ بھی
جائیگا تو پرستش بت کے بعد بادشاہ کے قدم لیجیو اور دختر وزیر کی درخواست کیجیو مین تیرا احوال
مفصل کہون گا اور اس کام کے درپے ہونگا پھر لباس فاخرہ دیا اور ساتھ لیا دیکھا گرد بتخانہ کی انبوہ ہے
اور ہر طرف زن ومرد کا گروہ ہے بادشاہ فرنگ روبرو بت سجدہ گزار اور امیر اور امرا دست بستہ
امیدوار مین نے بت کو سجدہ کیا اور پاے برہمن چوم لیا مین بادشاہ کے نثار اور وزیر کی بیٹی کا طلبگار تھا
بادشاہ نے فرمایا یہ اجنبی کہان سے آیا اوس عزیز نے عرض کی یہ میرے اقربا سے ہے بت بزرگ کی زیارت
کے واسطے آیا وزیرزادی کا تیر نگاہ کھایا ہے اوسپر مائل ہے اور جہان پناہ سے سائل ہے امیدوار ہون
وزیر اسکو اپنی غلامی مین لائے اور سرفراز فرمائے بادشاہ نے باواز بلند وزیر سے فرمایا کہ اسے خلعت

شکر گذار ہوئے دوسرے روز بارگاہ بادشاہ مین حاضر ہوا ارکان دولت کو تحفجات دیا رضامند کیا بادشاہ نے
سرفراز کیا خلعت فاخرہ دیا معمول تھا جو قافلہ دریا اوتر تا مین مال ملاحظہ کرتا بعد مدت ایکبار مال ملک التجار
خدمتگار میرے روبرو لائے اون مین دونون بھائی نظر آئے مجکو غیرت آئی کہ مین باین بشان اور بھائی پریشان
افسوس کھایا اونکو ساتھ لایا حضور مین تقریب شایستہ کی ہر ایک کو خدمت عمدہ دی ایک روز میری صاحب خانہ
باغ مین روبرو کھڑی تھی منجھلے بھائی کو نظر آئی پسند فرمائی مین سوتا تھا دونون بھائی مسلح شمشیر برہنہ لیے
میرے مارنے کے واسطے آئے جنگ وفادار سے آنے نپائے چوکیدارون نے پکڑا رسی سے جکڑا اوس روز سے
بھائیون کو قید کیا اور کسی طور کا رنج نہ دیا اب اونکے دیدار سے محظوظ ہون جہان پناہ سلامت دونون
بھائی موجود ہین پوچھ لیجیے اگر خلاف عرض کرتا ہون سزا دیجیے مین نے اوس عزیز کی مروت پر آفرین
کی اور خلعت سے عزت دی پوچھا جواہرات کہان سے پائے التماس کیا ایام حکومت بندر مین ایک روز
برائے تفرج قصد ہوا بالاے بام بیٹھا تھا دور سے دو نفر مسافر جنگل مین نظر آئے حسب الایما قرا ول اونھین
لائے ایک نوجوان تھا پریشان حال دوسری عورت صاحب جمال آتے ہی روٹی طلب کی مین نے دی
جوان کھاکے بیہوش ہوا چند آستین بوسید عماد کے سر پر پیچیدہ تھین خدمتگار کھول لائے جواہرات
نظر آئے جب ہوش مین آیا پوچھا کہان سے لایا کہا یہ غریب بیچارہ وطن آوارہ ستم زمانہ سے نیم جان باشندہ
آذربایجان ہے باپ ملک التجار تھا سفر ہند اختیار کیا مجکو ہمراہ لیا اور مہربان مانع ہوئی باپ نے کہا مین پیر
اور یہ فضل الہی سے جوان ہے مبادا مجکو ساقی قضا و قدر شربت اجل پلاے اور دیدار میسر آئے پس مجکو
ساتھ لیا اور مختار کیا ہندوستان مین آیا وہان سے وزیر آباد مین لایا ارادہ فرنگ پر کشتی لی اور روان کی
ایک روز باد مخالف آئی کشتی نے پہاڑ سے ٹکر کھائی پارہ پارہ اور ہر طرف آوارہ ہوئی مین تن تنہا بامید
تختہ بہانہ باپ کی خبر مجکو نہ میری خبر اوسکو خدا جانے موا یا جان بر ہوا نظم مجی تن مین تھا اور نہ تن مجی
ساتھ ہمری باگ تھی موج دریا کے ہاتھ کردن کیا مین جینے کا اپنے حساب نہ یہی ایک دم تھا مثال
حباب تین روز کے بعد کنارہ پایا بہزار خرابی باہر آیا تشنہ گرسنہ سر و پا برہنہ افتان و خیزان چلا ایک
کھیت چنے کا ملا کئی شخص سنبلہ فام ہولے کھاتے تھے اونھون نے مجکو دیے مین نے لے لیے
تھوڑے کھائے حواس آئے اون کی زبان فہمید مین نہ آئی صحبت سے کیفیت نہ پائی آگے چلا دشت تھا
آتش بارہ ذرہ ذرہ شرار ہوا اس قدر گرم اگر چڑیا آتی کباب ہو جاتی مین نے رات دن گردش کھائی

جتنے ہین نقد اور جنس اوسے دیتے ہین چوتھے روز کچھ سرکار سے پاتا ہے رخصت ہو جاتا ہے تو مال نہ لیجیو
عرض کیجیو مین ستم رسیدہ اور جفا دیدہ ہون مال مجکو کیا درکار مگر انصاف کا امیدوار مادر برہمنان میری بہنے
اور بت بزرگ داد دے نہین تو روز عید آپکو قربان کرونگا اسی آستانہ پر مرونگا مادر برہمنان پیر زال ہے اولاد اسکی
عمر صد و پنجاہ سال ہو خلق اوسکو معشوقہ بت بزرگ کہتی ہے اور وہ چالیس بیٹے رکھتی ہے جب وہ آئے اور تجھے
بلائے پاؤن پر گرنا عرض کرنا یہ اجنبی تمھارا آوازۂ عدل و انصاف سُنکر بت بزرگ کے طواف کے واسطے
آیا شاہ بندر نے ظلم کیا میری عورت کو چھین لیا اپنا قاعدہ یہ ہے نامحرم اگر عورت کو ہاتھ لگائی اوسکا
قتل لازم آئے اور بے انتقام ہم پر کھانا پینا حرام ہے یقین ہے کہ خبر لے اور تیری داد دے القصہ بلکہ سے
رخصت ہوا اور بتخانہ مین گیا تین روز مین اس قدر زر و زیور فراہم آیا کہ شمار سے باہر پایا چوتھے روز
برہمن آئے خلعت رخصت لائے مین نے کچھ نہ لیا انصاف طلب کیا مادر برہمنان کو رحم آیا در پر بلایا
دیکھا ایک بڑھیا سنجی مال دنیا سے غنی تخت مرصع پر بیٹھی ہے مین نے جاکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور ماجرا
گذارش کیا مرد اجنبی کو تمھاری قوم مین عورت بیگانہ کے نزدیک جانا خوب اوسنے کہا سخت معیوب ہے
کے روبرو دو لڑکے وہ دوازدہ سالہ ماہ رو ہلال ابرو کھیلتے تھے فرمایا جاؤ بادشاہ سی کہو شاہ بندر مردم
آزار اور جفا کار ہے اوسکا قتل اس نظر کردۂ بت بزرگ کے لیے لکھ دے حیلہ نہ لے نہین تو آج کی رات تک
اور عذاب مین گرفتار ہو جائیگا وہ دونون مع جماعت پنڈوان سوار ہو کر روان ہوئے اور ایک گروہ آگے
سرود کنان ناقوس زنان مردم اعلے وادنے اونکی خاک پا سرمہ کرتے اور سر پر دھرتے بادشاہ نے پیادہ
استقبال کیا اور اپنے پاس بٹھالیا لڑکون نے پیغام پہونچایا فرمایا شاہ بندر آئے قصہ الفصل پائے مین ڈالا
اگر قضا یار روبرو آیا اپنی بیٹی لیگا اور مجکو سولی دے گا لڑکون نے قرینے سے معلوم کیا کہ یہ حکم اس غرض کے
خلاف مرضی ہے کہا فرمودۂ بت بزرگ نہین ملتے ہو اور ہماری ماں کا قول جھوٹھ جانتے ہو خراب جاؤ گے
سزا پاؤ گے ناخوش ہوئے اوٹھ چلے بادشاہ فرنگ نے خوف کھایا اونکو منایا عذرخواہی بدرجۂ اتم کی اور
چٹھی میر بنام پرشاہ بندر کو لکھ دی لڑکے سوار ہو کر آئے نذر نیاز بہت سی لائے مادر برہمنان نے فرمایا
پانسو سوار جائین شاہ بندر کو پکڑ لائین سواروں نے گھوڑے اوٹھائے شاہ بندر کی حویلی مین در آئے
وہ اس ماجرے سے بیخبر غافل از قضا و قدر تھا نے اوسی جا لیا مار کے ڈال دیا اپنی معشوقہ لی اور کسی کو
ایذا ندی اوسکا نقد اور جنس قلم بند کیا رایگان جانے نہ دیا برہمن میری داد و دہش سے مالدار ہوئے اور غریب با

کہ اے سراپا دانائی تیری بدولت راحت بہت پائی اب ولایت کو جاتا ہون خدا جانے آب وخورش
کب لائے کسی طرح دیدار ملکہ میسر آئے بارے دایہ برسر رحم آئی میری خبر پہونچائی ملکہ نے نصف شب کو
پوشاک بدلی مع صندوقچہ جواہر نکلی مین نے ایک ضرب شمشیر مین دایہ کو مار کر ڈال دیا ملکہ کو ساتھ لیا
صبح ہوتے کشتی پر آیا شکر الٰہی بجالایا جبکہ کشتی روانہ ہوئی توپ کی آواز سنی ملاحون نے لنگر ڈال دیا
کہا منع کیا معلوم ہوا ملکہ کے گم ہونے سے شاہ بندر کو حکم پہونچا کشتی جانے نہ پائے ہر تاجر اپنی
کنیز لائے بشرط بسند قیمت پائیگا ورنہ لیجائیگا مجکو خوف نے لیا ملکہ کو صندوق مین بند کیا اور بھی
جسکی لونڈی خوبصورت آئی اوسنے صندوق مین چھپائی شاہ بندر آیا ہر ایک کی لونڈی لی اور
تشفی کی کہ اب جاتی ہین تا شام پھر آتی ہین کسی غمار نے اوس سے کہا جو لونڈیان قابل پسند ہین صندوق
مین بند ہین اوسنے سب کو نکال کر باہر کیا اور تاوان لیا وقت شام سب نے اپنی اپنی لونڈی پائی مگر میری معشوقہ
نہ آئی سمجھا کہ دریا مین گرون ڈوب مرون سوداگرون نے کہا صبر کر ہر تجارت پیشہ جتنی ہین دو چند قیمت کر دیتے
ہین مین راضی نہ ہوا اپنا صندوقچہ اوٹھایا زورق مین لایا پریشان اور تباہ سگ وفادار ہمراہ دن کو جنگل جنگل پھرتا
شب کو شہر مین جستجو کرتا مدت تک سرگردان رہا کسی نے احوال نہ کہا ایک رات جان بازی کر کے دولت سرا
بادشاہ مین در آیا کہین نشان نپایا شاہ بندر کی حویلی کی طرف گذرا اوسکے گرد پھرا راہ درآمد نپائی ایک مہری
نظر آئی پنجرہ آہنی تھا حیرہ کیا کھوکر در آیا دیکھا باغ ہے میوہ دار تازہ بہار وہ نیک بخت درخت کے نیچے
بیٹھی باآواز جانگداز کہتی تھی کہ الٰہی مین تیری وحدانیت پر یقین لائی اور دین محمدی مین آئی بحق پیغمبر مجھ
بیکس پر رحم فرما اور میری دوست گم گشتہ کو ملا مین دوڑ کر قدم پر گرا اور اوسکے گرد پھرا اوسنے جان پائی اور
آغوش مین آئی دونون روتے رہے دامن بھگوتے رہے نظم وہ رونے مین بے اختیاری ہوئی کہ ہر
آنکھ سے نہر جاری ہوئی بہوا باغ غم سے مرے غمکدہ پٹپکنے لگا مثل شبنم زدہ فرمایا شاہ بندر نے مجکو
زن جمیلہ جانا بادشاہ کی نذر نہ گذرانا خود ہر روز آتا ہے تعشق ظاہر کر جاتا ہے لطائف الحیل سے آج تک
نزدیک آنے نہین دیا اوسنے بھی معلوم کیا اب تو گھر مین ہے ایک روز بر مین ہے خاطرداری مین رہتا ہے
اور کچھ نہین کہتا ہے اب تک دامن عصمت لوث سے بچا مگر کیا کیجے اگر تو نہ آتا اور وہ ہاتھ لگاتا مین کنی کھاتی
مر جاتی مگر اب اور فکر ہے اغلب کہ اس تدبیر سے رہائی پاؤن اور تیرے ہاتھ آؤن رسم ہے کہ شہری یا پردیسی
جو کوئی مفاسی سے تنگ آتا ہے سیاہ کپڑے پہنکر بیخانہ بزرگ مین جاتا ہے تین روز تک زیارت کرنے والے

تسلی دی اور خاطرداری کی مقتضاے جوانی سے حرص طالب ہوئی اور ہوس غالب ہوئی شب کو تنہا میرے پاس آتی محظوظ ہو کر جاتی مین بھی اوسکے میوۂ وصل سے حلاوت پاتا غم و غصہ بھول جاتا ایک روز باپ کے دولتخانے مین تھی مین نے قضاے عمری کی فرصت پائی ایک گوشہ مین جانماز بچھائی دل باخدا و دست بدعا ہوا ناگاہ نوفل شب کو آئی میری حوا بگاہ خالی پائی بدگمان ہو کر دایہ سے کہا شاید کسی لونڈی کے پاس رہا پھر آپ اور دائی میری طرف سیر کرتی آئی حرکات نماز دیکھکر قہقہہ مارا اور دائی کو پکارا کہ اجنبی بیچارہ دیوانہ ہوا مین ڈرا کہ یہ ظالم کافر اور مین غریب مسافر دیکھیے کیا آفت لائے اور کیونکر پیش آئے دایہ نے کہا مرد مسلمان ہے اور بت پرستی سے بدگمان ہے کہا مین نے برا کیا کہ دشمن کو بغل مین لیا دو روز تک تشریف نہ لائی تیسرے روز آئی دائی سے پوچھا وہ رانڈہ بت کیا کرتا ہے کہا مرتا ہے فرمایا باہر آئے اور اپنا طریق بتائے مین آکر خوف زدہ کھڑا ہو رہا اوسنے دایہ سے کہا اگر یہ میرے ہاتھون سے مارا جائے بت بزرگ مہربانی فرمائے دائی نے کہا اس کام سے درگذر بت بزرگ کے حوالے کر پھر ایک جام مجکو دیا اور زیر لب خندہ کیا دایہ مزاج دان تھی دعاے خیر کہی اور جاکر سو رہی ملکہ نے فرمایا اے جاہل بت بزرگ مین کیا بدی پاتا ہے کہ اوسکے آگے سر نہین جھکاتا ہے مین نے کہا اے ملکہ بت ایک سنگ ہی تراشیدہ نہ گوش رکھتا ہے نہ دیدہ مین اوسکی پرستش کرتا ہون کہ ہر دم حاضر و ناظر ہے اور سب چیز پر قادر ہے **نظم** وہی سب کو دیتا ہے روزی ہو جان ؛ اوسی سے ہے قائم زمین آسمان ؛ جہان مین جہان تک گل و خار ہے ؛ اوسی کی یہ قدرت نمودار ہے ؛ خدا نے اوسے توفیق دی دولت اسلام قبول کی کہا مین چچا کے بیٹے سے منسوب ہون البتہ وہ کافر آئیگا رسم عروسی بجا لائیگا اسکی کیا فکر کیجیے مین نے کہا جو مزاج مین آئے فرمایا وطن چھوڑ دیجیے غربت اختیار کیجیے فی الحال تو کاروان سرا مین جا چند روز ادھر نہ آنا دایہ تیرے پاس ہر روز آئے گی ایک جواہر گران بہا پہونچائیگی جس وقت بلاد عجم کے سوداگر مسافرت کرین اور اسباب کشتی پر دھرین اوس روز مین خبر دون شب کو تیرے پاس آؤن مین نے کہا اے بلند مزاج دایہ کا کیا علاج فرمایا وہ اہل ہے اور اوسکا کام سہل ہے ناچار داع مفارقت اوٹھایا کاروان سرا مین آیا بعد مدت سوداگرون نے ارادہ کیا مجکو پیغام دیا کہ کفرستان سے نکل ہمارا حال مقیم ہے اور خدا کریم ہے پھر باہم مشورت کی کشتی مول لی اپنا اسباب کشتی پر دھرا اور شہر کو پھرا کہ یارون سے رخصت ہوا ؤن اور اپنی کنیز لاؤن دایہ سے بجز شاد کہا

ایک دانۂ جواہر سو اشرفی کو لیتا تھا اور مین نو دیتا تھا وہی دانہ بخوشامد دیا اور رہائی کے واسطے التماس کیا
اوسنے کہا مدعی کو راضی کرو گرنہ درگذر پانچ سو تومان دیکر سمجھایا اونکو گھر مین لایا اونکے روبرو اپنی عورت کو جانے
ندیا اور مین نے خدمت مین کسی نوع پر قصور نکیا ایک روز صاحب خانہ حمام سے نکل کر سر برہنہ صحن مین
کھڑی تھی منجھلے بھائی کی نظر پڑی عنان صبر ہاتھ سے دی میرے مارنے کی فکر کی بڑے بھائی نے کہا
ملک بیگانہ کی بادشاہی گدائی سے بدتر اور وطن کی گدائی بادشاہی سے بہتر ہے مین نے اونکی خاطر سے
وطن کا قصد کیا اہل و عیال کو ساتھ لیا ایک منزل مین منجھلے بھائی نے کہا اس نواح مین ایک چشمہ دلکشا
اور باغ قابل تماشا ہے مگر کل مقام ہوتا جاتے سیر کرتے مین نے بھائیون کی خوشی کے واسطے مقام کیا
دونون صاحب ہنش صبح سے بیدار اور کمر باندھ کر طیار ہوئے مین نے سواری طلب کی بھائیون نے
صلاح ندی کہ قرب دیوار ہے سواری کیا درکار ہے پیادہ روان ہوئے دونون بھائی تیراندازی کرتے جاتے
اور لطیفہ طرب انگیز فرماتے دو غلام میرے ساتھ تھے ایک کو کہین بھیج دیا اور دوسرے سے سواری
طلب کیا مین قضاے حاجت انسانی کے لیے ایک درخت کے نیچے بیٹھا دونون بھائی تلوار کھینچ
کھینچکر پہونچے ایک نے میرے سر پر لگائی کان تک اوتر آئی دوسرے نے تیغہ جڑا مین گر پڑا مجکو تنہا پایا
چورنگ بنایا کتے غریب نے حملہ کیا اوسے بھی دونون نے ایک ایک ہاتھ جڑ دیا نظم کیا ٹکڑے
ٹکڑے مرا سب بدن ؛ گئے چھوڑ بے گور اور بے کفن ؛ میرے بھائیون نے کیا یہ خیال ؛ کہ کھائین
اسے بھیڑیے اور شغال ؛ اسے درویشو یہ سُنکر مجکو رقت آئی سگ پرست نے پہلو اور پشت
دکھائی فی الواقع دو غار نظر آتے تھے سوداگر نے پھر کہا دونون بھائیون نے زخم ہلکے ہلکے اپنے مارے
اور قافلے مین جاکر پکارے کہ اثنای راہ مین قزاق آپہونچے بھائی مارا گیا ہم بچے بلکہ بھائیون کے کردار سے
خبردار تھی آپ کو ضرب خنجر سے ہلاک کیا مال سب بھائیون نے لیا مین زخمی پڑا تھا قضارا دختر بادشاہ
فرنگ با کنیزان شوخ و شنگ ہر ایک گھوڑے پر سوار بطریق سیر و شکار ادھر آئی مجھ مین سدرمق جان
پائی اوسکو رحم آیا جراح کو تعین فرمایا ملکہ باپ سے چالیس روز کی رخصت لیکر باغ مین جمین آرا تھی اور
مشغول سیر صحرا تھی جراح مجکو قالینچے مین لپیٹ کر باغ مین لایا زخمون کو سی کر مرہم لگایا ملکہ دن مین تین بار
تشریف لاتی اور مرغ کاشور بار و برو پلاتی چالیس روز کے بعد مین نے غسل کیا ملکہ نے جراح کو انعام
دیا اور میری احوال پرسی پر متوجہ ہوئی مین نے اپنی مصیبت کی حقیقت سب مو بمو کہی افسوس کرتی رہی بارے

تسلی دی اور خاطرداری کی مقتضائے جوانی سے حرص طالب ہوئی اور ہوس غالب ہوئی شب کو
تنہا میرے پاس آتی محظوظ ہو کر جاتی مین بھی اوسکے میوۂ وصل سے حلاوت پاتا غم و غصہ بھول جاتا
ایک روز باپ کے دولتخانے مین تھی مین نے قضائے عمری کی فرصت پائی ایک گوشہ مین جانماز
بچھائی دل باخدا و دست بدعا ہوا ناگاہ نوفل شب کو آئی میری حوابگاہ خالی پائی بدگمان ہو کر دایہ سے
کہا شاید کسی لونڈی کے پاس رہا پھر آپ اور دائی میری طرف سیر کرتی آئی حرکات نماز دیکھکر قہقہہ مارا
اور دائی کو پکارا کہ اجنبی بیچارہ دیوانہ ہوا مین ڈرا کہ یہ ظالم کافر اور مین غریب مسافر دیکھیے کیا آفت
لائے اور کیونکر پیش آئے دایہ نے کہا مرد مسلمان ہے اور بت پرستی سے بدگمان ہے کہا مین نے برا کیا
کہ دشمن کو بغل مین لیا دو روز تک تشریف نہ لائی تیسرے روز آئی دائی سے پوچھا وہ رانڈہ بت کیا کرتا ہے
کہا مرتا ہے فرمایا باہر آئے اور اپنا طریق بتائے مین آکر خوف زدہ کھڑا ہو رہا اوسنے دایہ سے کہا اگر یہ میرے
ہاتھون سے مارا جائے بت بندگ مہربانی فرمائے دائی نے کہا اس کام سے درگذر بت بزرگ کے
حوالے کر پھر ایک جام مجکو دیا اور زیر لب خندہ کیا دایہ مزاج دان تھی دعاے خیر کہی اور جا کر سو رہی ملکہ نے
فرمایا اے جاہل بت بزرگ مین کیا بدی پاتا ہے کہ اوسکے آگے سر نہین جھکاتا ہے مین نے کہا اے ملکہ
بت ایک سنگ ہے تراشیدہ نہ گوش رکھتا ہے نہ دیدہ مین اوسکی پرستش کرتا ہون کہ ہر دم حاضر و ناظر ہے
اور سب چیز پر قادر ہے نظم وہی سب کو دیتا ہے روزی و جان ۔ اوسی سے ہے قائم زمین آسمان ۔
جہان مین جہان تک گل و خار ہے ۔ اوسی کی یہ قدرت نمودار ہے ۔ خدا نے اوسے توفیق دی دولت
اسلام قبول کی کہا مین چچا کے بیٹے سے منسوب ہون البتہ وہ کافر آئیگا رسم عروسی بجا لائیگا اسکی
کیا فکر کیجیے مین نے کہا جو مزاج مین آئے فرمایا وطن چھوڑ دیجیے غربت اختیار کیجیے فی الحال تو
کاروان سرا مین جا چند روز ادھر نہ آنا دایہ تیرے پاس ہر روز آئے گی ایک جواہر گران بہا
پہونچائیگی جس وقت بلاد عجم کے سوداگر مسافرت کرین اور اسباب کشتی پر دھرین اوس روز مین جہاز مین
شب کو تیرے پاس آؤن مین نے کہا اے بلند مزاج دایہ کا کیا علاج فرمایا وہ اہل ہے اور اوسکا کام
سہل ہے ناچار داغ مفارقت اوٹھایا کاروان سرا مین آیا بعد مدت سوداگرون نے ارادہ کیا مجکو
پیغام دیا کہ کفرستان سے نکل ہمارا حال سقیم ہے اور خدا کریم ہے پھر باہم مشورت کی کشتی مول لی
اپنا اسباب کشتی پر دھرا اور شہر کو پھرا کہ یارون سے رخصت ہو آؤن اور اپنی کنیز لاؤن دایہ سے بجز شاد کہا

ایک دانہ جواہر سوا شرفی کو لیتا تھا اور مین نہ دیتا تھا وہی دانہ بخوشامد دیا اور رہائی کے واسطے التماس کیا
اوسنے کہا مدعی کو راضی کرو گرنہ درگذر پانچ سو تومان دیکر سمجھایا اونکو گھر مین لایا اونکے روبرو اپنی عورت کو جانے
ندیا اور مین نے خدمت مین کسی نوع پر قصور نکیا ایک روز صاحب خانہ حمام سے نکل کر سر برہنہ صحن مین
کھڑی تھی منجھلے بھائی کی نظر پڑی عنان صبر ہاتھ سے دی میرے مارنے کی فکر کی بڑے بھائی نے کہا
ملک بیگانہ کی بادشاہی گدائی سے بدتر اور وطن کی گدائی بادشاہی سے بہتر ہے مین نے اونکی خاطر سے
وطن کا قصد کیا اہل و عیال کو ساتھ لیا ایک منزل مین منجھلے بھائی نے کہا اس نواح مین ایک چشمہ دلکشا
اور باغ قابل تماشا ہے مگر کل مقام ہوتا جاتے سیر کرتے مین نے بھائیون کی خوشی کے واسطے مقام کیا
دونون صاحب بانش صبح سے بیدار اور کمر باندھ کر طیار ہوئے مین نے سواری طلب کی بھائیون نے
صلاح ندی کہ قرب دیوار ہے سواری کیا درکار ہے پیادہ روان ہوئے دونون بھائی تیراندازی کرتے جاتے
اور لطیفہ طرب انگیز فرماتے دو غلام میرے ساتھ تھے ایک کو کہین بھیج دیا اور دوسرے سے سواری
طلب کیا مین قضاے حاجت انسانی کے لیے ایک درخت کے نیچے بیٹھا دونون بھائی تلوار کھینچ
کھینچکر پہونچے ایک نے میرے سر پر لگائی کان تک اوتر آئی دوسرے نے تیغہ جڑا مین گر پڑا مجکو تنہا پایا
چورنگ بنایا کہ غریب نے حملہ کیا اوسے بھی دونون نے ایک ایک ہاتھ جڑ دیا نظم کیا ٹکڑے
ٹکڑے مرا سب بدن ۔ گئے چھوڑے گور اور بے کفن ۔ میرے بھائیون نے کیا یہ خیال ۔ کہ کھائین
اسے بھیڑیے اور شغال ۔ اے درویش یہ سنکر مجکو رقت آئی سگ پرست نے پہلو اور پشت
دکھائی فی الواقع دو غار نظر آتے تھے سوداگرنے پھر کہا دونون بھائیون نے زخم ہلکے ہلکے اپنے مارے
اور قافلے مین جاکر پکارے کہ اثناے راہ مین قزاق آپہونچے بھائی مارا گیا ہم بچے بلکہ بھائیون کے کردار سے
خبردار تھی آپ کو ضرب خنجر سے ہلاک کیا مال سب بھائیون نے لیا مین زخمی پڑا تھا قضارا دختر بادشاہ
فرنگ با کنیزان شوخ و شنگ ہر ایک گھوڑے پر سوار بطریق سیر و شکار ادھر آئی مجھ مین سد رمق جان
پائی اوسکو رحم آیا جراح کو تعین فرمایا ملکہ باپ سے چالیس روز کی رخصت لیکر باغ مین جہین آرا تھی اور
مشغول سیر صحرا تھی جراح مجکو قالیچے مین لپیٹ کر باغ مین لایا زخمون کو سی کر مرہم لگایا ملکہ دن مین تین بار
تشریف لاتی اور مرغ کاشور بار و برد پلاتی چالیس روز کے بعد مین نے غسل کیا ملکہ نے جراح کو انعام
دیا اور میری احوال پرسی پر متوجہ ہوئی مین نے اپنی مصیبت کی حقیقت سب مو بمو کہی افسوس کرتی رہی بارے

کہ دوست بے بدل کنوئے سے نکل سینے زینہ پایا نکل آیا ایک جوان ہے خوش لباس دو گھوڑے اوسکے پاس
ایک پر مجھے سوار کیا دوسرا آپ لیا گھوڑے اوٹھائے دو رنکل آئے جب صبح روشن ہوئی گھوڑے کی
باگ لی میری طرف نگاہ کی اپنا دوست نپایا غصے مین آیا مجھپر تلوار نکالی مین نے خالی دی اور عرض کی
کہ اے عیسی روزگار مجھے نہ مار تو نے نزدیکسانہ بھالا کمند ڈال کر مجھ غریب کو نکالا اب میرے مارنے سے
کیا حاصل ہے بارے میری عاجزی پر رحم آیا فرمایا خیر سوار ہو تمام روز اوسکی چشم تر تھی اور خاطر مضطر تھی
شام کو جنگل مین قیام کیا گھوڑون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا میری سرگذشت پوچھی مین نے عرض کی
سنکر رو دیا اور کہا اب میری روداد سن اس شخص کا باپ اس ولایت مین مالک تاج و نگین ہے مین اوسکی
بیٹی پیشوائی ہون ایک روز وزیرزادہ نظر آیا مین نے تیر عشق کھایا چند روز زخمی رہی آخر شب دایہ سے
سرگذشت کہی اوسنے سعی بلیغ فرمائی اوسکو میرے پاس لائی وہ ہر شب آتا صبح رخصت ہوجاتا ایک رات چوکیداروں
نے چور جانکر حوالی حرم مین پکڑ لیا اور میرے باپ کے حکم سے زندان سلیمان مین بند کیا مین نے اس بات کا
شکر کیا کہ کسی نے میرا بھید نہ پایا اور نہ جانا وہ حرم مین کس واسطے آیا تین سال تک تیسرے روز شب کو خفیہ
جاتی آذوقہ اوسکو پہونچاتی رات کو خواب مین ایک بزرگ نظر آیا اوسنے فرمایا اے زلیخاے عصر تیری کنوئے
مین ڈال اپنے یوسف کو نکال خانمان برباد زادراہ غربت لے مین خوش ہوکر اوسی دم دو گھوڑے تیز قدم
باساز و یراق طویلے سے لائی اور کمند لیکر کنوئے پر آئی اوسکا اختر زوال مین اور تیرا ستارہ اقبال پر تھا
وہ غریز ہوا اور تو زندہ ہوا نصیب اسکو کہتے ہین پھر شیر مال خورجی سے نکال کر تناول کی اور مجکو دی مین نے
نوش کی اور گئے کو دی اپنے ہاتھہ سے میری موتراشی کی پوشاک فاخرہ دی مین نے غسل کرکے دوگانہ
ادا کیا اوسنے ہنسکر پوچھا کیا حرکت تھی کہا اوسکی عبادت ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے زمین و آسمان
کو بنایا اور مجھہ گدا کو تجھہ شاہزادی سے ملایا اسی طرح سے راہ طی کرتی اور آہ سرد بھرتی کتنی اوسکے واسطے
مین وطن سے آوارہ اور غریب بیچارہ ہوئی جب شہر نظر آیا ولایت فرنگ مین پہونچی اور حویلی مول لی
سکونت کی بطریق اسلام ایمان لائی اور میرے نکاح مین در آئی ایک صندوق پر از جواہر مجکو دیا مین نے
دکان جواہر فروشی کو گرم کیا وہان چند شخص اجنبی رہتے تھے مجکو بھائی کہتے تھے ایک روز بازار تھا معلوم ہوا
دو آدمی اجنبی پکڑے آتے ہین گردن مارے جاتے ہین مین بھی دیکھنے آیا دونون بھائیون کو پایا میرے
خون نے جوش کیا پیادون کو زر کثیر رشوت مین دیا کہ تا حاکم پاس جاؤن پروانگی لاؤن حاکم

سمجھی نہ جاتی اور میری بات اونکی فہمید مین نہ آتی مگر دو آدمی اجنبی دور سے نظر آئے اپنے ہمجنس پائے
معلوم کیا یہ دونون البتہ مہربانی فرمائین اور کچھہ کھلائین جونزدیک آیا بھائیون کو پایا مین نے دوڑکر سلام کیا
اور رو دیا دونون حیرت مین آئے غضب لائے دوڑکر چوب لی زدوکوب کی ہرچند خدا اور رسول کو شفیع لایا
مارسے ہاتھہ نہ اوٹھایا ہر ایک سے کہتے یہ بدبخت نوکر تھا ہمارے بھائی کو دریا مین ڈال دیا اور مال سب لیا
بعد مدت آج ہاتھہ آیا خدا نے غیب سے ملایا حاکم کو کارسازی دی اور عرض کی اسکو سولی دیجیے قصاص
لیجیے سرہنگ دار کے نیچے لائے دونون بھائی ساتھہ آئے وہی بھائی ہین کہ رشوت حاکم کو دی اور میرے
قتل کی فکر کی **نظم** یہی دونون عزت کے خواہان ہوئے ؛ یہ بھائی مرے دشمن جان ہوئے ؛ مری
بات کے ہین یہ دونون گواہ ؛ کہ کاذب بجانے مجھے بادشاہ ؛ اوس حالت مین مین نے کوئی اپنا
نہ پایا خدا کی طرف رجوع لایا وہ غریب نواز ہے اور بیچارون کا چارہ ساز ہے اوس وقت اوس شہر کا
والی بیمار ہوا اور درد قولنج مین گرفتار ہوا جان سے تنگ آیا طبیبون نے ہاتھہ اوٹھایا ایک نے عرض کی جہان پناہ
اگر اسیرون کو رہا فرمائین اغلب ہے کہ اونکی دعا سے شفا پائین پس حکم ہوا ایک خواص نے اس طرف گذر کیا
میرے گلے سے تسمہ کاٹ دیا بھائیون نے حاکم کو خبر دی اوسنے طمع کی آہستہ پیادون سے کہا مبلغ
قرار داد لو زندان سلیمان مین ڈال دو وہ کنوان تھا عمیق تنگ تر از گور اور خانہ مار و مور والی ولایت جسکو
اوسمین قید کرتا وہ دل گرفتہ وہین مرتا سرہنگون نے زر قرار دادلیا مجکو کنوئے مین ڈال دیا **ابیات**
کہون کیا مین اپنی مصیبت کا حال ؛ کنوئے مین اونھون نے دیا مجکو ڈال ؛ جو یوسف پہ گذرے تھے
رنج و ملال ؛ وہی بھائیون نے کیا میرا حال ؛ کنوئے مین ایک شخص اور تھا مین ہرچند پوچھتا رہا اوسنے
کچھہ نہ کہا بندہ کنوئے مین حیران کہ غریب اوپر سرگردان ہر دم بیتاب ہوتا اور بے اختیار روتا
اتفاقاً ایک شخص آدھی رات کو آیا آذوقہ کنوئے مین پہونچایا یہ سگ وفادار نے معلوم کیا کہ اس نے
کسی کو دیا صبحدم آپ شہر مین در آیا روٹی قرآنی کرلایا کنوئے مین چھوڑدی اور آواز کی مین نے سر اوٹھایا
گرد ہ نان پایا سیر ہوکر کھایا شکر خدا بجالایا اوسی طرح ہر صبح جاتا روٹی لاتا ایک بڑھیا قریب بستی تھی اوسکے
گھر جاکر کتا اڑایا دون پیسے اور پانی کا اشارہ کیا بڑھیا نے دیا آپ نہ پیا کنوئے کا رستہ لیا اوسنے جانا
زندان سلیمان مین کوئی قیدی آیا ڈول بھر کر کنوئے مین لٹکایا سگ نے شور کیا مین نے پانی پیا
اسی طرح چھہ مہینے تک کتا روٹی لاتا اور بڑھیا سے پانی پاتا ایک رات کسی نے رسی دراز کی اور آواز دی

کچھ نکما معاملت سے منہ موڑا مگر اوس حویلی کو چھوڑا باپ کی امانت پائی تجارت کی دکان جمائی دو تین سال میں
اقت ار اور اعتبار پیدا کیا ایک روز میر اعلام باہر سے آیا اشک بھرلایا کہ تمہارے دونون بھائی مارکھاتے ہین
اور یہودی پکڑے لیے جاتے ہین مین نے دوڑکر پوچھا اونھون نے تمہارا کیا لیا کہ بیحرمت کیا کہا اگر تجھے
رحم آتا ہے پانسو دینار ہمارے دے انکو لے اوسی وقت اونکا دین پہونچا دیا بھائیون کو ساتھ لیا پوشاک
فاخرہ دی مدت تک خدمت کی سوداگر ترکستان کو چلے بھائیون نے کہا اگر کچھ اسباب پاتے ہم بھی جاتے
مین نے دو حصہ مال جدا کیا ہر ایک کو علیحدہ سرانجام کر دیا ملک التجار سے کہا انکو اپنے زیر سایہ رکھیو اور مدد معاون
رہیو ایک سال کے بعد قافلہ آیا بھائیون کو نپایا مشوش رہا ایک نے کہا تمہارے بڑے بھائی نے اپنا مال
قمار بازی مین دیا اور دوسرے نے چھوکرے کے عشق مین صرف کیا مین آتش غیرت سے جلا خفیہ
ترکستان کو چلا بھائیون کا وہی حال پایا جو سن نے مین آیا پھر اونکے واسطے اسباب تجارت خرید کیا
اور ہمراہ لیا دو منزل پر چھوڑ کر تنہا گھر آیا ٹھہرایا کہ لوگ ساتھ لیجیے بھائیون کا استقبال کیجیے دوسرے دن
تا دو پہر شہر سے باہر منتظر رہا ایک آنے والے نے کہا کاش تمہارے بھائی اس راہ سے نہ آتے تین پہر
رات گئی تھی کہ قزاقون نے شبخون کیا اونکے ساتھ غریبون کو بھی لوٹ لیا اب دونون بھائی بلباس گدائی
پوشیدہ بیٹھے افسوس و غم کھاتے ہین شرم سے نہین آتے ہین مین نے سنکر پیتا کھایا پھر گھر مین آیا
پوشاک اور لی پھر بھائیون کو جا کر دی اونکو کچھ نکہا تقدیر پر راضی رہا چند روز کے بعد مین نے ہندوستان
کا قصد کیا عیال و اطفال کو ساتھ لیا یہ دونون برگوار کشتی پر سوار منزل بمنزل خوش آتے اور بفراغت بسر
لیجاتے قضارا میری کنیز بھائی کو نظر پڑی دل مین گڑی دوسرے سے اس نے صلاح کی بھائی کو دریا مین
سے اوٹھا دیجیے مال سب آپ لیجیے ایک رات مین سوتا تھا اونھون نے پکارا بھائی جلد آنا مرد م آبی قصد ان ہمارا
اور ہاتھون مین شاخ مرجان تماشا غریب ہے اور واقعہ عجیب ہے مین انکے کہنے پر یقین لایا آنکھین ملتا نکل آیا
ان سنگدلون نے خوف خدا نکیا مجھے اوٹھا کر دریا مین ڈال دیا ہر چند دست و پا مار کر ہارا اور رفقا کو پکارا
کسی نے میری سرگذشت نجانی مگر کتے نے آواز پہچانی بے اختیار کود کر آیا آپ کو مجھ تک پہونچایا مین نے
اوسکی دم پکڑ لی اور اوسنے شناوری کی نظم نہ کشتی نہ بیڑا بحکم خدا وہی موج دریا ہوئی ناخدا
مین جانتا تھا مردہ سا بے اختیار ہ مثال حباب ایکدم پہ قرار ہ تیسرے روز کنارہ پایا شکر الہی بجا لایا
نہ قدم مین طاقت نہ دم مین قوت اشتہا غالب ہوئی افتان و خیزان چلا ایک شہر ملا وہان کی زبان

یہ رنج کھائے ایک روز کہا اے نورچشم خدا نے مجھے فرزند نہین دیا ہے مین نے تجکو فرزندی مین لیا ہے
چنانچہ مجلس ترتیب دی اور ہر ایک کی دعوت کی وزیرزادی نے جو دیکھا کہ یہ مرغ زیرک خوب دام الفت
مین گرفتار اور فرمان بردار ہوا ایک دن ملول ہو کر آئی آنسو بھر لائی سوداگر نے موجب ملال پوچھا کہا عرض
کروں آپ کی الفت زنجیر پا اور خدمت والد خوشنودی خدا ہے اگر نہین جاتا ہون خجلت اوٹھاتا ہون کہا اگر مرضی ہو
آدمی معتمد مع سواری جائین اور خرچ لیجائین بہ آرام تمام لائین اوسنے کہا عالم کے گانا خلاف تھا وطن کیا
باپ کو رنج سفر دیا اگر آپ ارادہ کرین عہد کرتا ہون تا زندگی بندگی بجالاؤن اور حکم سے باہر نہ آؤن کہا اے
برخوردار تیری خوشی مین ہماری خوشی ہے چند روز کے بعد کوچ کیا اپنا مال سب ساتھ لیا وزیرزادی منزل بمنزل طے کرکے اپنی
ولایت مین آئی سگ اور سگ پرست کو ہمراہ لائی ایک باغ مین ڈیرا کیا خفیہ جاکر مان کو مژدہ دیا کہ دو روز
اور مہلت پاؤن تو باپ کو چھڑاؤن مان نے خوشی کی اور رخصت دی تاجر کا آنا مشہور ہوا اور خانہ بخانہ ندکور ہوا
کہ ایک سوداگر سگ پرست کہلاتا ہے اور کتے کا جھوٹا آدمیون کو کھلاتا ہے یہ خبر بادشاہ نے پائی اشارت
فرمائی کہ بے طریق ہے لوٹ لین اور سزا دین وہی ایلچی کہ جسنے وزیر کو سولی سے بچایا تھا آداب بجالایا کہا
قول وزیر راست آیا جہان پناہ پہلے حضور مین بلائین پھر یہ فرمائین اوسنے حکم کیا اوسی وقت سگ اور سگ پرست
کو مع پنجرۂ آہنی حضور مین لائے بادشاہ نے لعل بچشم ملاحظہ فرمائے پوچھا یہ کیا بدعت ہے تیرا دین اور مذہب
کیا ہے عرض کی بندہ مسلمان اور قرآن خوان ہے مگر یہ راز زبان پر نہ لایا اس باعث سے سگ پرست کہلایا
جہان پناہ بھی معاف کرین اس بات سے درگذرین فرمایا اپنی جان سے ہاتھ دھویا کاشف راز ہونا چار
سگ پرست نے دونون قیدیون کو پنجرے سے باہر کیا ایک کو طرف راست دوسرے کو جانب چپ لیا کہا
جہان پناہ سلامت یہ دونون جوان اس ناتوان کے بڑے بھائی ہین بعد از جلست والد بزرگوار مال بیشمار ہا
بھائیون نے کہا بانٹ لیجیے مین لڑکا تھا بھائیون سے کہا باپ اگر مرا کیا ہوا تم مربی ہو مجکو کھانا کپڑا اور کار حصے سے
کیا سروکار ہے فرمایا تو جھوٹا ہے اور زمانہ کھوٹا ہے مبادا ہمسے مال خرچ ہو جائے تو جوانی مین فساد اوٹھائی ابھی اپنا
حصہ لے یا لادعوے لکھ دے مین نے فارغخطی مہر قاضی سے لکھوا دی کچھ تکرار نہ کی چند روز کے بعد اونھون
نے مجھے خارج کیا اور گھر سے نکال دیا یہان تک کہ اگر میرا کتا جاتا استخوان نہ پاتا والد بزرگوار اونکی نسبت مجھے
بیشمار کرتے تھے اپنی حین حیات مین ایک حویلی بنائی میرے نام فرمائی مجھسے کہا پانچ ہزار اشرفی وہان
حوض کے نیچے مدفون ہے وقت پر لیجیو اپنی معاش کیجیو مین اوسی حویلی مین جا رہا بھائی ناواقف تھے

چھڑاتا اوسنے کہا اے مادر نہ جنکر مبادا بادشاہ خبر پائے اعتراضی فرمائے خدا کارساز اور غریب نواز ہے پھر خفیہ
خانسامان کو بلایا آہستہ فرمایا مجکو نیشاپور ضرور جانا سوداگری خبر لانا جس قدر چاہے خزانہ سے لے
اسباب تجارت کو سرانجام دے وہ دوراندیش عذر و پیش لایا بیدریغ فرمایا فرمانبردار نے مبلغ خطیر لیے
تجملات فراہم کیے نصف شب کو دختر لباس مردانہ پہنکر طیار ہوئی اور گھوڑے پر سوار ہوئی خانسامان کو
مع جمیع سامان ہمراہ لیا اور بشکل سوداگر کوچ کیا مان نے خبر پائی حیرت مین آئی اس بات کو چھپایا خیل خدم سے
فرمایا کمبخت کو جانے دو اسکا نام نہ لو اگر کوئی ذکر اوسکا درمیان لائیگا سزا پائیگا صاحب شعور جاتے جاتے داخل
نیشاپور ہوئی دوسرے روز مردانہ وار گھوڑے پر سوار بصد زیبائی بازار کی طرف آئی ایک عالم گرد آیا عشق کا تیر
جگر پر کھایا **نظم** وہ خوبی مین یوسف نمودار تھی ۔ خریدار سے گرم بازار تھی ۔ پڑی جسکی اوس ماہرو پر نظر ۔
کتان سان ہوا پارہ پارہ جگر ۔ کیا دیکھا ایک سوداگر مالدار عمدہ روزگار کئی خادم شایستہ زیور مکمل دکان
عالیشان پر بیٹھا ہے اور طرف راست ایک دکان مین قالین بچھی صندلی پر گدی کسی کتا آرام سے سوا ہے جواہرات
گران بہا گلے مین پڑے دو غلام سر پر کھڑے ایک رومال سے منہ پاک کرتا دوسرا مکھی جھلتا طرف چپ ایک
مکان مین دو آدمی گرفتار پنجرۂ آہنی مین نظر آئے اور دو جوان موکل پائے حیرت مین رہی لاحول کہی سوداگر نے
اوسے دیکھکر غش کیا مشتاقانہ پیغام دیا کہ ایک ساعت ادھر تشریف لایئے اور سرفراز فرمائیے اوس عاقلہ کو کلام
برآمد پائی فوراً گھوڑے سے اوتر آئی سوداگر نے تعظیم دی اور تکریم کی پوچھا کیونکر آئی کہان سے تشریف لائی
کہا میری زاد بوم روم اور اس شخص کا باپ سوداگر ہے پیرانہ مال و دنیا سے غنی ایکبار اسباب تجارت مجکو دیا
اور امتحان سلیقہ کیا الحمدللہ اس سفر مین منفعت کلی اوٹھائی کہ صحبت تم سے بزرگ کی میسر آئی سوداگر نے کہا بیوہ
بھی یہی کاروبار اور فی الجملہ اعتبار رکھتا ہے اگر غریب خانے مین شفقت فرماؤ خرید فروخت مین البتہ بہت فائدہ
اوٹھاؤ پہلے روے عیاری سے حیلہ لیا پھر تحمل کیا خانسامان کو فرمایا بار اوٹھا لایا سوداگر نے مقام دلچسپ دیا
کھانا طلب کیا پہلے قاب پولاؤ سے بھری کتے کے آگے دھری اوسنے بقدر اشتہا نوش کیا اور لگن سے
پانی پیا وہی پلاؤ قیدیون کو بزور کھلایا اور وہی جھوٹھا پانی پلایا وزیرزادی نے کہا اے سراپا دانائی ان سے
کیا تقصیر ظہور مین آئی کہ کتے کا جھوٹھا کھلاتے ہین کہا اے فرزند مین نے بہت تاوان دیا یہ راز فاش نہ کیا
تو بھی درگذر اسکا ذکر نکر اوس عاقلہ کو نظر اپنے کام پر آئی تکرار درمیان نلائی اور باتفاق سوداگر کھانا کھایا
دو مہینے تک رہی غیر مرضی ایک بات نہ کہی سوداگر اس قدر مفتون ہوا کہ وہ اگر ایک ساعت کہین جائے

آوارہ دشت وکوہ اور زیر بار درد واندوہ رہا ایک روز ایک پہاڑ پر گذر اکہ فقیر نے مجکو حصول مطلب سے
مژدہ دیا اور اس طرف روانہ کیا مجکو زندگی وبال اور کلفت کمال ہوئی دل مین آیا آنکھہ بند کیجیے اور گر کر جان
وہی فقیر آپہونچا بعد از تامل فرمایا اپنی جان نہ دے روم کی راہ لے اغلب کہ خدا فضل فرمائے دونون کو
زندہ پائے تین شخص اور تیرے شفیق اور تا حصول مطلب رفیق ہون گے اس جہت سے یہ خاکسار اس دیار
کی طرف آیا الحمد للہ تمہاری ملاقات سے بہرہ یاب یقین ہے اوس فقیر کا فرمودہ سب ظہور مین آئے اور ہر ایک
اپنی مراد پائے دوسرے فقیر نے جب حکایت تمام کی سحر خیز نے آواز دی بادشاہ دولتخانے مین آیا لباس
تبدیل فرمایا حاکم کیا کوئی صاحب امتیاز جائے فلانے مقبرے سے فقیرون کو لائے ایک خادم بارگاہ نے
جاکر اشتیاق بادشاہ کا مژدہ دیا فقیرون نے تعجب کیا شکر الٰہی بجالائے حضور مین آئے بادشاہ نے تعظیم وی
تکریم کی مجلس برخاستہ اور خلوت آراستہ ہوئی فرمایا اے درویشو تم چار برادر گوار ہو اور مین تمہارا منگسار رات کو
احوال پریشان دو صاحبون کا سنے سنا آتش درد سے دل مجھنا آزردہ ہے دو صاحب باقیماندہ بھی اپنی سرگذشت
کہین اور جناب کریم کارساز سے امیدوار ہین فقیر برنگ تصویر خاموش رہے بادشاہ نے فرمایا ایک سرگذشت
تمہارے آگے مین بھی بیان کرتا ہون کہ حجاب اوٹھہ جائے اور بکلف راہ نپائے فقیرون نے کہا عین بندہ پروری
اور کرم گستری ہے **یہ قصہ اپنی زبان سے بادشاہ آپ فرماتا ہے** بادشاہ نے فرمایا اے درویشو
میرے باپ نے جب رحلت فرمائی اور سلطنت مجھپر قرار پائی ایلچی ہر دیار سے آئے اور سوغات اور تحفجات لائے
ایک سوداگر نے دانہ لعل سات مثقال کے برابر نذر گذرانا مین نے عجائب جانا ہر روز منگواتا سب کو دکھاتا
وزیر نے عرض کی سرکار مین جواہر انبار ہے اور خزانہ بیشمار ہے یہ کیا مناسب ہے کہ جہان پناہ ایک پارہ سنگ
ہر روز طلب فرمائین اور سب کو دکھائین نیشاپور مین ایک سوداگر نے کہا ہے اوسکے پاس جواہر بیشمار ہے اوسکی گلیمین لعل
ہر ایک وزن یازدہ مثقال ہے مجکو غصہ آیا وزیر کو سولی کا حکم فرمایا کہ بار دیگر کوئی جھوٹھہ نبولے اور زبان کذب
نہ کھولے ایلچی فرنگ حاضر تھا دست بستہ عرض کی اگلے بادشاہون نے پند خانہ اسی واسطے بنایا ہے کہ گنہگارون
کو چند روز بند کیجیے اور تحقیقات کے بعد سزا دیجیے تا خون ناحق نہو جہان پناہ وزیر کو سولی نہ دین خون ناحق
گردن پر نہ لین راست ودرغ اثبات فرمائین پھر جو مناسب ہو عمل مین لائین اوسکی التماس نے مرتبہ اجابت پایا وزیر کو
قید فرمایا اوسکی ایک بیٹی تھی ہوشیار عاقلہ روزگار نازک اندام شیرین کلام دولت حسن سے مغرور شراب
جوانی سے سرور اوسکی ماں سر پیٹی نے کہا اے بیٹی اگر تیری جگہ پر اندھا ایک بیٹا ہوتا کام آتا نیشاپور کو جاتا باپ کو

ادھر آئی خانم خانہ سے کباب لائی **نظم** بڑی آفت آئی تھی اس شہر پہ اوجڑتے خدا جانی کس کس کے
گھر پہ مری تیغ جس وقت ہوتی علم ہزارون کے سر دم مین ہوتے قلم اب سالہا سال اگر شاہزادہ بلند اقبال
استقامت فرمائیگا کسی بات کا خطرہ نہ آئیگا پھر کباب تازہ طیار کرلایا ملکہ نے نوش فرمایا سال بھر خدمت سے
مُنہ نہ موڑا ساتھ نہ چھوڑا ایک روز مجکو وطن کی یاد آئی چہرے پہ گرد ملالت پائی بہزاد خان نے عرض کی
اگر دل برخاستہ ہوا ہو شاہزادہ جہان کو ارادہ فرمائے غلام پہونچا آئے مین نے شوق وطن ظاہر کیا اوسنے کہا
بندہ طیار ہے مگر رضاے ملکہ درکار ہے ملکہ نے بھی یہ صلاح پسند کی اور اجازت دی نصف شب کو
طیار ہوئے اور گھوڑون پر سوار ہوئے دربان نے شہر پناہ کا دروازہ نہ کھولا سخت بولا بہزاد خان نے
غصہ کیا قفل توڑ کر پھینک دیا گیا اے گیدی خبر جا خبر کر کہ بہزاد خان ملکہ اور تیرے داماد کو مردانہ وار گھوڑون پر
سوار لیے جاتا ہے اور کہتا ہے اگر کچھ ارادہ ہو اپنی فوج لائے دوبارہ آزمائے مجکو یہ بات سُنکر لرزہ آیا کہ بہزاد خان
آفت لایا بارے دروازے سے باہر آئے گھوڑے اوٹھائے چوکیدارون نے خبر پہونچائی بادشاہ کی
طبیعت طپش مین آئی فرمایا جمعیت کثیر جائے اسیر کرلائے سپاہ نے تعاقب کیا تین کوس پر لیا بہزاد خان نے
ہم دونون کو دیوار پل کے نیچے چھوڑا اور گھوڑا اوس طرف موڑا ہان ہان کرتا صف غنیم مین در آیا اور مارتے
مارتے تا سردار آپکو پہونچایا وہ سردار شجاعت شعار ہزار جوان کے برابر تھا رد و بدل بہت درمیان آئی آخر کش
امان نہ پائی بہزاد خان نے وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پہ جا پڑا **نظم** گرا خاک پر جس گھڑی وہ غنیم
ہوا فوج کا خود بخود دل دونیم ہوئی صاف صف آن کی آن مین تہ گری لاش پر لاش میدان مین پھر یہ سُنکر بادشاہ نے
فوج عظیم روانہ کی بہزاد خان نے اوسے بھی شکست دی خود صحیح اور سالم آیا شکر الٰہی بجالایا مین نے کہا اے
بہزاد خان تجسا مرد دنیا مین نہوگا اگر رستم زندہ ہوتا تیرا بندہ ہوتا پھر دلجمعی سے سوار اور گرم رفتار ہوئے بعد اوسکے منازل
اپنا شہر نزدیک آیا قاصد دوڑایا باپ کی مراد برآئی عمر دوبارہ پائی فوراً طیار ہوا اور مع فوج سوار ہوا سپاہ گروہا
گروہ اور مردم شہر انبوہ کنارۂ شہر دریا واقع تھا اس آزرومند نے دریا مین گھوڑا ڈالا خدا نے سلامت نکالا
باپ کا قدمچوم لیا رکاب کو بوسہ دیا میر اگھوڑا مادیان سواری ملکہ کا بچھیرہ تھا اوسنے اپنے بچے کے واسطے
عنان اختیار ہاتھ سے دی اور بزور دریا مین گری ہر چند رد کا نہ پھری گرداب دریا مین آیا ملکہ نے چیخ کہا بہزاد خان
نے ملکہ کی رہائی کا ارادہ کیا گرداب نے اوسے بھی لیا دونون غرق ہوئے بادشاہ نے جال ڈلوایا نشان
پہ پایا مین نے نعش سالار گریبان پہ لا خاک اڑائی پچھاڑ کھائی کسی کی نصیحت گوش نہ کی راہ بیابان لی چند مدت

ہوا عطر دان ہر کلی کا دماغ ہوئی حور سے جب مرے روبرو ہوئی مجھے باغ سے آئی جنت کی بو ہوش مہ بایا
باغ سے نکل شتاب چل مین نے نقد جان پایا قدم اوٹھایا ملکہ کو ساتھ لیا مگر رستہ گم کیا ملکہ پیچ و تاب
کھاتی ہر دم فرماتی اے بے شعور مکان کتنی دور ہے سپیدہ صبح نمودار اور فتنہ خوابیدہ بیدار ہوتا ہے کہا
اے دلفریب میرے غلام کی حویلی قریب ہے اتفاقاً ایک دروازہ عالیشان نظر آیا مگر قفل بند پایا خجل ہو کر
مین نے کہا افسوس جاتا رہا ملکہ نے خود زور دست سے قفل مروڑا اور ضرب سنگ سے توڑا حویلی مین درآئی
جاے امن پائی مجکو اندیشے نے لیا کہ مین نے کیا کیا صاحب خانہ آئیگا غضب لائیگا سخت رسوا ہوا اور
بے موت موا القصہ طاق پر شیشہ شراب تھا اور خوان مین نان و کباب ملکہ نے پیالہ پیا اور مجکو دیا
مین نے نوش کیا اور غم و غصہ دیرینہ کو فراموش کیا **نظم** ہوئی وہ کل اندام جب ہم بغل ہوش
گئے دل سے کلفت کے کانٹے نکل کیا عشق نے مجکو آکر سلام ہوا پھر تو اقبال میرا غلام ہاے دریغو
جب ملکہ کو مین لایا اور لونڈیون نے محلسرا مین بنایا فوراً بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے جست و جو کی حکم
کیا دروازہ شہر بناہ معمور رہے اور دربان شہر مدخل و مخارج کا احوال کے کٹنیان روانہ ہوئین اور تجسس خانہ
بخانہ ہوئین علے الصباح ایک پیر زال ہاتھ مین عصا اور رومال آئی کہا اے دختر اس ضعیفہ کی بیٹی درد
زہ مین گرفتار اور نہایت ناداں ہے اگر صاحبزادی کچھ مدد فرمائی رزق میسر آئے ملکہ نے روٹی مع کباب دی اور آنکھ
حوالی کی کہ اسکو بیچکر خرچ بنانا اور کبھی پھر آنا بڑھیا دعا دیتی چلی باہر جو نکلی ایک تازی سوار مہیب جو خونخوار ہو شکاری سے
بندھا حویلی مین در آیا اوسے کھینچ لایا ایک پاؤن رسی سے باندھ دیا دوسرا پاؤن جھٹکا کر دو پارہ کیا میرا رنگ زرد
اور دل مین درد ہوا مجکو بلایا مین لرزان آیا دیکھا تو وہی مشفق و مہربان بہزاد خان ہے دوڑ کر سلام کیا
اور بغل مین لیا اوسنے کہا اے نادان اگر خوف ملکہ نہوتا ابھی تجھے دو نیمہ بلکہ قیمہ کرتا یہ کام بزرگ اپنے
سر پر لیا اور دروازہ بند نہ کیا خیر کیا ماجرا گذرا مین نے گم ہونا اور غصہ ملکہ عالیجاہ اور آنا اس مقام پر تہمت کرنا
غلام پر سب ظاہر کیا بہزاد خان نے ہنسکر کہا مجکو بھی غلامی بجالانا اب ہمیشہ اسی خطاب سے یاد فرمانا مین نے
کہا اے جوانمرد بڑھیا غریب یہان آئی ملکہ سے کچھ خیرات پائی کیا تقصیر کی جو سزا دی کہا اے شاہزادے
مین سرکار سے جو آیا زبان زد عوام پایا کہ ملکہ کے گم ہونے سے شہر مین غوغا ہے اور خانہ بخانہ آتش سرنا ہے
یہ بڑھیا ادھر سے جاتی اور یہی انگشتری نشانی دکھاتی بس باقی ہوس مین نے پوچھا کہان سے آتی ہے
کیا لیے جاتی ہے کہا اس ضعیفہ کی بیٹی دردزہ مین گرفتار اور قوت سے تاچار ہو مانگتی ہو

اپنی جان نہ کھو مین زندگی سے تنگ آیا تھا کسی کا کہنا نہ مانا مرگ کو راحت جانا وہ جوان جاتے جاتے
ایک عمارت مین داخل ہوا مجکو طلب کیا تیغہ ہاتھہ مین کیا کہا اے اجل گرفتہ خوف نہ کھایا میرے پیچھے کیون
آیا ایسا تیغہ مارتا ہون کہ سر قلم ہوتا ہے اور تو حشر تک پاؤن پھیلا کر گور مین سوتا ہے مین نے عرض کی اے جوان
دلاور میرے قتل مین دیر نکر تجکو ثواب ہوگا اور مجکو تخفیف عذاب اوسنے مجھسے یہ جواب سنکر جگر پر ناخن کھایا
فرمایا اے عزیز سچ کہہ تو گرفتار ہے کہ زندگی سے بیزار ہے راست گو کا مین یار اور دل سے مددگار ہون
مین نے احوال بت سنگ اور تعشق ملکہ فرنگ اور جو کچھہ نعمان سیاح سے سنا تھا اور حسب و نسب اپنا سب
بیان کیا ایک ساعت خاموش رہا پھر کہا تو نے بہت محنت اوٹھائی مگر اب آخر آئی سعی کام میرا ہے آگے
نصیب تیرا ہے پھر حمام کا حکم کیا لباس فاخرہ دیا کہا یہ تابوت مرصع بگوہر دیا قوت اوسی شاہزادہ بیگناہ کا ہے
اور بندہ بہزاد خان کو کہ اوس جنت آرام گاہ کا ہے وزیر میرے ہاتھون سے مواشہزادی کا بھی خون ہوا
ہر مہینے تابوت شہر مین لیجاتا ہون القصہ وقت شام ایک ستر تابوت غلام کو دیا اور دوسری طرف مجکو حکم کیا
کہا ملکہ کی خدمت مین تیرا احوال گذارش اور تابمقدور سفارش کرتا ہون خبردار بیحد دیدار بیہوش نہ ہونا ورنہ
زندگی سے ہاتھہ دھونا مین نے قبول کیا تابوت اوٹھا لیا چلتے چلتے ایک باغ مین داخل ہوئی سنگ مرمر کے
چبوترے پر فرش زربفتی بچھا تھا اور سائبان زردوزی کھڑا تھا تابوت کو رکھوایا اور مجکو زیر درخت چھپایا
بعد از لمحہ ملکہ خرامان خرامان آئی کرسی ناز پر استراحت فرمائی بہزاد خان نے زمین کو بوسہ دیا اور میرا حال
عرض کیا کہ بادشاہزادہ عجم اوصاف جمیلہ غائبانہ سنکر ایک سال سے اس شہر مین آوارہ کوچہ و بازار اور
آرزومند دیدار ہے مین نے قتل کا قصد کیا سر رکھہ دیا مجکو اس جرأت پر تعجب آیا عاشق صادق پایا اگر
عرض غلام درجہ پذیرائی پائے ملکہ اوسکو سرفراز فرمائے کہا تیرا کہنا عمل مین لاؤن دشمنون سے
امان کیونکر پاؤن کہا اس کا ذمہ غلام کا ہے اگر صلاح دولت ہو وہ جوان عالی خاندان نصف شب کے بعد
آئے ملکہ اوسکے ہمراہ تا غریبخانہ تشریف لائے اوسنے رضامندی اور برخاست کی بہزاد خان گھر مین آیا
مجھسے گلے لگایا کہا تیرا طالع یار ہوا اور بخت بیدار ہوا شب کو باغ جانا اور باختلاط تمام آنا

نظم

جو اس مژدہ دل کشا کو سنا ۔ ہوا مو بمو سے زبان ثنا ۔ بغل مین جو میرے تھا صد پارہ دل ۔ خوشی
سے گیا مثل غنچہ وہ کھل ۔ شرم سے باغ مین آیا آپ کو چھپایا ملکہ نے جس وقت فرصت پائی دروازے
سے باہر آئی مین نے دوڑ کر پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو نثار کیا ۔

نظم

مہکنے لگا اوسکی خوشبو سے باغ ۔

اور انکار کیا جو مبالغہ حد سے گذرا کہا بہتر مگر شب کو اولی وہی ماجرا رو بکار ہے اور عالم زار و نزار ہے ملکہ نے تجھے سر راہ اس حال سے تباہ دیکھا چند اشرفی دی اور اشارت کی ابھی اسے لیجاؤ مین نے کہا اے یارو یہ مال تمکو حلال ہے برائے خدا مجکو تماشا دکھاؤ وہ بارے تماشاگاہ مین آئے مجھے ساتھہ لائے وہ ایک باغ تھا نادر بادشاہ اور وزیر حاضر ملکہ خرامان خرامان آئی بادشاہ نے شفقت فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا گود مین لیا شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکالا ایک طرف بٹھایا ملکہ بحر دیدار بیقرار اور مانند ابر اشکبار ہوئی

نظم

اوٹھی کھینچکر آہ بے اختیار ہوئی دوڑکر گرد اوسکے نثار کہا مین فدا تجھپہ اے میرے جان
خدا دے تجھے ظالمون سے امان بادشاہ غصے مین آیا وزیر سے فرمایا اے بے شعور تجھے یہی منظور تھا
کہ ملکہ میرے روبرو بیحیائی اور اولے رسوائی کرے اب جاتو ہی اس آگ کو بجھاو وزیر سیہ ضمیر کو
غیرت نے لیا ایک ضرب شمشیر مین اوسکا کام تمام کیا اوس وقت کسی نے ایک تیر سینۂ وزیر پر ایسا جڑا
کہ پار ہوکر اسی قدم آگے جا پڑا عالم تہ و بالا ہوا کہ وزیر موا بادشاہ کو دہشت نے لیا حرم کی طرف فرار کیا مجکو
اوس حالت مین غش آیا پیادون نے کاروان سرا مین پہونچایا دیکھتا ہون جراح آیا ہے مرہم لگایا ہے
سودا گر خوف کھاکر دریا کے پار اتر آئے مجکو اوٹھالائے چالیس روز کے بعد مین نہایا مگر زخم عشق کو
بدستور پایا ملکہ کے ملک کا ارادہ کیا یارون نے جانے ندیا جب قافلہ اس سرزمین پر آیا عشق نے غلبہ
پایا نامچار سنگ تراشان نادرہ روزگار اور نقاشان مانی نگار ہر دیار سے طلب کیے اور مبلغ خطیر انعام دیے
اوسکی تصویر بنائی اندکے تسکین پائی اگرچہ بت پرستی دور از دانائی ہے مگر دل سودائی کو فی الجملہ
شکیبائی ہے نصف مال عیال کو دیا باقی مال غلام کو سپرد کیا کہ تجارت کرکے بسر لیجائے اور بقدر قوت
مجکو پہونچائے جو خدا اوسے دیتا ہے میری خبر لیتا ہے جب سے فقیر گوشہ گیر ہے اور باعث سرور
یہ تصویر ہے درویشو یہ سنکر مین نے سلطنت پر نظر نہ کی لباس درویشی پہنکر ملک فرنگ کی راہ لی بعد تمامی
ایام اوس شہر دل آرام مین پہونچا ایک برس گروش کھائی برامد کار نظر نہ آئی اتفاقاً ایک روز مرد گریزان
اور افتان و خیزان تھے مین حیران ہوا کہ الٰہی یہ کیا حشرات اور کیا واردات ہے دیکھا ایک جوان شیر توان
یوشان و خروشان مثل فیل مست شمشیر بدست نعرہ زن برخود و بر سر چلا آتا ہے اور پیچھے دو غلام نازک اندام اوسکے
سر پر تابوت بہ ترتیب تمام بازار مین تابوت اوتارا پھر غلامون نے سر پر لیا آگے کو قصد کیا جوان برسر جوش و
خروش اور غلام خاموش مین نے تعاقب کی جرات کی اوسنے طرح دی میرا دامن لوگ پکڑتے اور منع کرتے کہ دیوانہ ہو

اپنی جان نہ کھو مین زندگی سے تنگ آیا تھا کسی کا کہنا نہ مانا مرگ کو راحت جانا وہ جوان جاتے جاتے
ایک عمارت مین داخل ہوا مجکو طلب کیا تیغہ ہاتھ مین کیا کہا اے اجل گرفتہ خوف نہ کھایا میرے پیچھے کیون
آیا ایسا تیغہ مارتا ہون کہ سر قلم ہوتا ہے اور تو حشر تک پاؤن پھیلا کر گور مین سوتا ہے مین نے عرض کی اے جوان
دلاور میرے قتل مین دیر نکر تجکو ثواب ہوگا اور مجکو تخفیف عذاب اوسنے مجھسے یہ جواب سنکر جگر پر ناخن کھایا
فرمایا اے عزیز سچ کہہ تو گرفتار ہے کہ زندگی سے بیزار ہے راست گو کا مین یار اور دل سے مددگار ہون
مین نے احوال بت سنگ اور تعشق ملکہ فرنگ اور جو کچھ نعمان سیاح سے سنا تھا اور حسب و نسب بیتاب
بیان کیا ایک ساعت خاموش رہا پھر کہا تو نے بہت محنت اوٹھائی مگر اب آخر آئی سعی کام میرا ہے آگے
نصیب تیرا ہے پھر حمام کا حکم کیا لباس فاخرہ دیا کہا یہ تابوت مرصع بگوہر دیا قوت اوسی شاہزادہ بیگناہ کا ہے
اور بندہ بہزاد خان کو کہ اوس جنت آرام گاہ کا ہے وزیر میرے ہاتھون سے مواشہزادی کا بھی خون ہوا
ہر مہینے تابوت شہر مین لیجاتا ہون القصہ وقت شام ایک ستر تابوت غلام کو دیا اور دوسری طرف مجکو حکم کیا
کہا ملکہ کی خدمت مین تیرا احوال گذارش اور تابمقدور سفارش کرتا ہون خبردار مجکو دیدار بیہوش نہ ہونا ورنہ
زندگی سے ہاتھہ دھونا مین نے قبول کیا تابوت اوٹھا لیا چلتے چلتے ایک باغ مین داخل ہوئی سنگ مرمر کے
چبوترے پر فرش زربفتی بچھا تھا اور سائبان زردوزی کھڑا تھا تابوت کو رکھوایا اور مجکو زیر درخت چھپایا
بعد از لمحہ ملکہ خرامان خرامان آئی کرسی ناز پر استراحت فرمائی بہزاد خان نے زمین کو بوسہ دیا اور میرا حال
عرض کیا کہ بادشاہزادہ عجم اوصاف جمیلہ غائبانہ سنکر ایک سال سے اس شہر مین آوارہ کوچہ و بازار اور
آرزومند دیدار ہے مین نے قتل کا قصد کیا سر رکھہ دیا مجکو اس جرأت پر تعجب آیا عاشق صادق پایا اگر
عرض غلام درجہ پذیرائی پائے ملکہ اوسکو سرفراز فرمائے کہا تیرا کہنا عمل مین لاؤن دشمنون سے
امان کیونکر پاؤن کہا اس کا ذمہ غلام کا ہے اگر صلاح دولت ہو وہ جوان عالی خاندان نصف شب کے بعد
آئے ملکہ اوسکے ہمراہ تا غریب خانہ تشریف لائے اوسنے رضامندی اور برخاست کی بہزاد خان گھر مین آیا
مجھے گلے لگایا کہا تیرا اطالع یار ہوا اور بخت بیدار ہوا شب کو باغ جانا اور باختلاط تمام آنا

نظم

جو اس مژدہ دل کشا کو سنا ہوا مو بمو سے زبان ثنا ؛ بغل مین جو میرے تھا صد پارہ دل ؛ خوشی
سے گیا مثل غنچہ وہ کھل ؛ شرم سے باغ مین آیا آپ کو چھپایا ملکہ نے جس وقت فرصت پائی دروازے
سے باہر آئی مین نے دوڑ کر پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو نثار کیا ؛

نظم

مہکنے لگا اوسکی خوشبو سے باغ ؛

اور انکار کیا جو مبالغہ حد سے گذرا کہا بہتر مگر شب کو اولی وہی ماجرا رو بکار ہے اور عالم زار و نزار ہے ملکہ نے تجھے سر راہ اس حال سے تباہ دیکھا چند اشرفی دی اور اشارت کی ابھی اسے لیجاؤ مین نے کہا اے یارو یہ مال تمکو حلال ہے برائے خدا مجکو تماشا دکھاؤ وہ بارے تماشاگاہ مین آئے مجھے ساتھہ لائے وہ ایک باغ تھا نادر بادشاہ اور وزیر حاضر ملکہ خرامان خرامان آئی بادشاہ نے شفقت فرمائی پیشانی بوسہ دیا گود مین لیا شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکالا ایک طرف بٹھایا ملکہ بمجرد دیدار بیقرار اور مانند ابر اشکبار ہوئی

نظم

اوٹھی کھینچکر آہ بے اختیار ہوئی دوڑکر گرد اوسکے نثار کہا مین فدا تجھپہ اے میرے جان
خدا دے تجھے ظالموں سے امان بادشاہ غصے مین آیا وزیر سے فرمایا اے بے شعور تجھے یہی منظور تھا
کہ ملکہ میرے روبرو بیحیائی اور اولے رسوائی کرے اب جاتو ہی اس آگ کو بجھاو زیر سے یہ ضمیر کو
غیرت نے لیا ایک ضرب شمشیر مین اوسکا کام تمام کیا اوس وقت کسی نے ایک تیر سینۂ وزیر پر ایسا جڑا
کہ پار ہوکر اسی قدم آگے جا پڑا عالم تہ و بالا ہوا کہ وزیر موا بادشاہ کو دہشت نے لیا حرم کی طرف فرار کیا مجکو
اس حالت مین غش آیا بیاد دوست کاروان سرا مین پہونچایا کیا دیکھتا ہون جراح آیا ہے مرہم لگایا ہے
سودا گر خوف کھاکر دریا کے پار اتر آئے مجکو اوٹھالائے چالیس روز کے بعد مین نہایا مگر زخم عشق کو
بدستور پایا ملکہ کے ملک کا ارادہ کیا یارون نے جانے ندیا جب قافلہ اس سرزمین پر آیا عشق نے غلبہ
پایا نا چار سنگ تراشان نادرہ روزگار اور نقاشان مانی نگار ہر دیار سے طلب کیے اور مبلغ خطیر انعام دیے
اوسکی تصویر بنائی اندکے تسکین پائی اگرچہ بت پرستی دور از دانائی ہے مگر دل سودائی کو فی الجملہ
شکیبائی ہے نصف مال عیال کو دیا باقی مال غلام کو سپرد کیا کہ تجارت کرکے بسر لیجائے اور بقدر قوت
مجکو پہونچائے جو خدا اوسے دیتا ہے میری خبر لیتا ہے جب سے فقیر گوشہ گیر ہے اور باعث سرور
یہ تصویر ہے درویشو یہ سنکر مین نے سلطنت پر نظر نہ کی لباس درویشی پہنکر ملک فرنگ کی راہ لی بعد تمامی
ایام اوس شہر دل آرام مین پہونچا ایک برس گروش کھائی برامد کار نظر نہ آئی اتفاقاً ایک روز مرد گریزان
اور افتان و خیزان سامنے سے آتے تھے مین حیران ہوا کہ الٰہی یہ کیا حشرات اور کیا واردات ہے دیکھا ایک جوان شیر توان
جوشان و خروشان مثل فیل مست شمشیر بدست نیزہ در بر خود در برسر چلا آتا ہے اور پیچھے دو غلام نازک اندام اوسکے
سر پر تابوت بہ ترتیب تمام بازار مین تابوت اوتارا پھر غلامون نے سر پر لیا آگے کو قصد کیا جوان برسر جوش و
خروش اور غلام خاموش مین نے تعاقب کی جرات کی اوسنے طرح دی میرا دامن لوگ پکڑ کر منع کرتے کہ دیوانہ ہو

رنگون سے وام ۔ رہین فکر مین صید دل کے مدام ۔ برخاست کے بعد زر قیمت دیا اور استفسار کیا
کہ نفع تجارت ایک سال کس قدر ہے مین نے کہا یہ قسمت پر منحصر ہے فرمایا ہزار اشرفی دیتی ہون اور ایک کام
لیتی ہون اگر ہو سکے قبول کر نہین راہ پکڑی مین نے کہا بندہ فرمان بردار بلکہ جان اور مال سے نثار ہے
ایک بٹوا عجوبہ کار اوسمین رقعہ بخط گلزار مع رومال زر تار حوالے کیا اور اپنے ہاتھ سے ایک چھلا دیا
کہا دو کوس پر جہان آرا ایک باغ بخوبی تمام ہے اوسکا داروغہ کیخسرو نام ہے اوسکو دینا جواب لینا
مین رخصت ہو کے جب باغ کے نزدیک پہونچا کئی مرد مسلح شمشیر علم کئے آئے مجکو پکڑ لائے کیخسرو زرہ
داؤدی در بر خود آہنی بر سر کرسی مرصع پر بیٹھا تھا اور ہزار جوان کمر بند رو برو کھڑے تھے مین نے دروازہ مع
باز کیا اور تنہا آغاز خبب قابو پایا چھلا دکھایا وہ متحیر رہا آہستہ کہا اور کیا فرمایا مین رومال سامنے لایا کہا
باغ مین جا قیدی کو دے اور اپنی راہ لے وہ عزیز تھا یوسف ثانی اور آغاز جوانی پنجہ فولادی مین گرفتار
لاغر تر از بیمار نظم فقط جان اوسکے بدن مین تھی بس ۔ رگین تھین نمود از مثل قفس ۔ اوسے دیکھکر رونا
خونین باغ ۔ وہی دل یہ لالہ کے ہے ایک داغ ۔ مین نے نامہ دیا اوسنے مطالعہ کیا کہا اوس آرام جان سے
کہنا میرا کام تمام ہے تدبیر سے در گذر نامہ و پیغام نکر یہ گفتگو سنتے ہی حبشیون نے مجکو گھیر کر زخمی کیا پھر خبر
نر ہی کیا کیا رو دیا جب ہوش آیا آپ کو بیابان مین شخص لیے جاتے ہین اور افسوس کھاتے ہین کہ تماشا جب ہا
ایک نے کہا کہ اسے ڈال جائین اور آنکھ چورائین دوسرا بولا خدا سے ڈر ایسا نکر ملکہ اگر خبر پائی مجکو جیتا
گڑوائے یہ سنکر مین نے کہا یارو یہ کیا تماشا ہے اگر گرانی نہ لاؤ مجھے بھی بتلاؤ کہا سنے عزیز آفت تو لایا
کہ نامہ پہونچایا وہ جوان قیدی رشک ماہ برادر زادۂ بادشاہ ہے اوسکے باپ نے وقت رحلت بھائی کو
سلطنت دی اور وصیت کی کہ شاہزادہ ہنوز خرد تر اور تو بمنزلہ پدر ہے وقت بلوغ اپنی بیٹی دیجیو اور ملک کا
مالک کیجیو چچا نے دینا نہ لینا تہمت دیوانگی سے اوسکو قید کیا کئی بار زہر ہلاہل دیا بے اجل کام نکیا دونون
غمزدہ آپس مین منسوب اور باہم محبوب ہین ملکہ نے کیخسرو کو کچھ رشوت دی اور نامہ و پیغام کی راہ
جاری کی یہ حال کسی نے بادشاہ کو پہونچایا بادشاہ نے حبشیونکو فرمایا تجکو زخمی کر کے ڈال دیا کیخسرو کو
باندھ لیا شہر مین شہرت ہوئی ملکہ شاہزادی پر مرتی ہے اور عشق کا دم بھرتی ہے بادشاہ نے وزیر سے
فرمایا وہ تدبیر عمل مین آئے کہ یہ گمان خلق سے جائے وزیر نے صلاح دی ملکہ اسکو اپنی ہاتھ سے قتل کرے
تب یہ آتش فتنہ مرے پھر وزیر ملکہ کی خدمت مین آیا خوشامد سے سمجھایا اونگلی کو دانتون مین داب لیا

نظم صفائی وہ چہرے پہ دلخواہ تھی ۔ مگر چودھوین رات کی ماہ تھی ۔ غلط مین نے اوسکو کہا ماہتاب ۔
اوسے دیکھکر زرد ہوا آفتاب ۔ فقیر نے معلوم کیا کہ دل ہاتھ سے دیا نزدیک آیا سمجھا یہ کیا
سچ کہو پری ہے یا بشر فرمایا جا اوسی سے دریافت کرین مین نے دوڑکر سلام کیا جواب نہ دیا
قدم کو ہاتھ لگایا سنگ سخت پایا وہ بت تھی تراشیدہ سنگ تراشان دست کار نقاشان
مین نے پوچھا اے پیر یہ کسکی تصویر ہے کہ بیک دیدار مین بے اختیار اور تیر عشق سینے سے پار ہوا نظم
یہ تصویر ہے کس دل آرام کی ۔ کہ آفت ہوئی میرے آرام کی ۔ پڑی ہے مری جب سے اوسپر نظر
نہ دنیا کی مدہ ہے نہ دین کی خبر ۔ برائے خدا اوسکی اصل سے نشان دے ثواب عظیم لے کہ ابھی جاتا ہون
طالع آزماتا ہون کہا اس بات سے درگذر آپ کو ہلاک نکر مفت جان جائیگی وہ ہاتھ نہ آئیگی میری
خاطر مین نہ آیا ناچار آہ سرد لبو نیر لایا اوسنے کہا نعمان سیاح میرا نام ہے اور تجارت کام ہے شہر قلیم کو جانا
خرید فروخت کر آنا جو سیر و سفر بہت کیا لوگون نے سیاح خطاب دیا اتفاقاً قافلہ سوداگران وارد فرنگستان ہوا
ایک پیر زن بالباس فاخرہ ہمراہ خواجہ سرا تشریف لائی سرگروہ قافلہ سے پوچھتی پوچھتی میرے پاس آئی
کہا ملکہ جہانیان طلبگار ہے اور اجناس نفیسہ درکار ہے مین نے کہا اب شام ہے اور وقت آرام ہے
کل حاضر ہونگا علی الصباح اپنا اور بیگانہ مال لیکر پہونچا ملکہ نے روبرو طلب کیا مین نے کہا سبحان اللہ
عمارت و لکشا قابل تماشا فرش دیبا نہایت زیبا ملکہ مثال پری مسند آرای دلبری ہے نظم پری اوسکے
منہ پہ جو میری نگاہ پڑھی بس دو دو کہا واہ واہ ۔ نہ جانون پری زاد تھی یا کہ حور ۔ سراسر چمکتا تھا چہرے پہ نور
مین متحیر کھڑا رہا اوسنے ہنسکر کہا آگے آ اپنی متاع لا مین نے پہلے نقد دل پیشکش کیا اوسکے بعد اشیائے چند
اور جواہر بیش بہا خانسامان کو دیا فرمایا کل آنا قیمت لیجانا مین خوش ہوا کہ الحمد للہ ایک بار دولت دیدار
پھر میسر آئیگی نظم مین آیا وہان سے مگر بے حواس ۔ گئی میرے قالب سے بھوک اور پیاس ۔ نہ دل کو رہا
پاس ناموس و ننگ ۔ ہوا مین گرفتار قید فرنگ ۔ اوس روز کھانا نہ کھایا یاد نہ سمجھا یا کہ دل ہاتھ سے
گیا سر پہ آفت نہ لے مین نے کسی کی بات نہ مانی شب حیرانی مین گذرانی جب صبح نمودار اور خلق خدا
بیدار ہوئی کمر باندھ کر گیا اوس وقت بار عام اور مجرا سلام تھا اندر درآیا آداب بجالایا مجلس تھی تازہ بہار رنگین ترازگلزار
ملکہ بالباس سیاہ مانند ماہ تخت نشین اور امیرزادیان او سکے گرد مثال پروین لونڈیان دور دور دست بستہ
مرصع دلہائے خستہ نظم ہر اک اپنے پایہ کے اوپر کھڑی ۔ جواہر مین سر سے قدم تک جڑی ۔ لیے خال سے دانہ

ملکہ ہنوز زندہ ہے اور اوسکا اختر تا بندہ ہی شہر روم کی طرف جامد عابر آئیگا تین فقیر اور کہ ہر ایک کو
مہم عظیم درپیش ہے متصل شہر اول روز تجسے واصل اور تقریباً مجلس بادشاہ مین داخل ہوئے بادشاہ بھی
ایک بات کا دردمند اور جناب الہی مین مستمند ہے اغلب کہ پہلے بادشاہ اپنی مراد پائے بعد ازان
ہر ایک کی امید بر آئے الحمد للہ اوس فقیر کا فرمودہ راست آیا کہ تم بزرگون کو یکجا پایا آیندہ دیکھیے پردۂ غیب سے
کیا ظہور مین آئے اور چرخ شعبدہ باز کیا بازی دکھائے اس خانمان برباد کی روداد یہ ہے اب اپنا
اپنا احوال کہو اور فضل الہی کے امیدوار رہو **قصہ دوم** دوسرا فقیر بولا کہ بندہ شاہزادہ عجم اور
صاحب جاہ وحشم مالک خزانہ مختار کارخانہ ہے باپ کا یہی بندہ ایک فرزند ارجمند جان کا پیوند **نظم**
مرا بوے دولت سے تر تھا دماغ ۔ شب و روز کرتا تھا گلگشت باغ ۔ مرے گرد رہتے تھے لیل و نہار ۔
ہزارون پیادے ہزارون سوار ۔ ایک روز مین بارادۂ شکار سوار ہوا صحن صحرا فرش زمردین سے
آراستہ اور رستہ خس و خار سے پیراستہ تھا **نظم** زمین سبز تھی اور ہوا خوشگوار ۔ درختون پہ قدرت
خدا کی بہار ۔ نمایان سراسر وہ سبزی کی موج ۔ زمین دور اوڑے جیسے طوطی کی فوج ۔ ناگاہ ایک آہو
مشکین مو بازیور طلائی بصد زیبائی نظر آیا مین نے یارون سے فرمایا کوئی میرا تعاقب نکرے مین خود جاتا ہون
زندہ اسیر کرلاتا ہون بس گھوڑا خیز کیا اور آہو نے گریز مین جب اوسکے سر پر گیا وہ صحرا کو ایک
چوکڑی بھر گیا فرد خدا جانے آہو تھا یا برق تھا ۔ تڑپ ایسی ہے شکل مین فرق تھا ۔ تا دوپہر ہاتھ نہ آیا
گھوڑا تین عرق لایا ناچار ایک تیر اوس نخچیر کے ران مین زور بازو سے تراز کیا اوسنے پہاڑ
کا رستہ لیا مین نے گھوڑا چھوڑا پیادہ دوڑا وہان ایک چشمہ ملا پر از آب زلال خنک بدرجۂ کمال
مین نے پانی پیا وضو کیا متصل ایک گنبد تھا نادرہ کار اوسکے گرد درخت سایہ دار وہان سے آواز آئی
کہ اے مونس تنہائی جسنے تجھے مارا ہو وہ خانمان آوارا ہو مین نے جاکر دیکھا کہ ایک پیر مرد
صاحب درد کلاہ درویشی سر پر دیے اور آہو کو گود مین لیے بے اختیار روتا ہے عرض کی اے پیر
یہ تقصیر مجھسے ہوئی معاف کر فی الحال آہو کے ران سے تیر نکال کر مین نے مرہم بنایا خم پر لگایا
دن تمام اور وقت شام ہوا فقیر ماحضر لایا باتفاق کھایا گوشہ لیا آرام کیا نصف شب کو آواز گریہ آئی
چادر اوٹھائی کیا دیکھتا ہون کہ ایک نازنین بلباس فرنگ غارتگر ناموس و ننگ کرسی مرصع پر
بیٹھی ہے وہ مغرور حسن و ناز اور فقیر بر سر عجز و نیاز مین دیکھکر بیہوش اور از خود فراموش ہوا

خرید لاؤن مین نے اوسکی خاطر کی قیمت دی حقیقت مین کنیز نغمہ و سرود مین نادرہ روزگار اور کامل عیار
تھی ایک شب مین نقب کی راہ سے حویلی مین اکیلی گئی وہ نہ تھا غلام بچہ سے معلوم ہوا سیر باغ کرتا ہے
اور بوندی پر مرتا ہے مین آتش غیرت سے جلی تنہا باغ کو چلی گرتے پڑتے آپکو وہان پہنچایا دونون کو
ایک جا پایا بوندی پیچ و تاب کھاکر گھبرائی جانا آفت آئی کہا اے عزیز مین نہ کہتی تھی دیوانہ نہو اپنی جان
نکھو مین نے بوندی کو پچھاڑا گریبان پھاڑا اوس نمکحرام نے قدرت پائی میرے پیش قبض لگائی مین بیہوش
ہوکر گری پھر خدا جانے کیا گذری اوسنے اپنی دانست مین میرا کام تمام کیا اور صندوق مین بند کرکے
نیچے پھینک دیا میری حیات باقی تھی خدا مجھے لایا تو نے اوٹھایا اے فلانے وہ سوداگر کہ اس قدر زر
تیرے ساتھ کر دیا اور غدر نہ کیا وہی کوتاہ فروش تھا کہ میری بدولت یہ عمدگی پائی اور عمارت بنائی
اور وہ جوان کہ تیرا مہمان ہوا وہی مسخرا تھا کہ یہ امتیاز پایا اور سوداگر بچہ کہلایا میرے ساتھ وہ سلوک
کیا مین نے یہ بدلا لیا اے درویش شاہزادی یہ حکایت کہکر دو گھڑی تک روتی رہی ہنوز اوسکے دل مین
زخم کاری اور آنکھون سے خون جاری تھا پھر اوسکے بعد فرمایا اے فلانے جب سے مجکو تیری حضوری
میسر آئی تو نے راحت نپائی اب تجکو دغا دینا گردن پر خون لینا ہے فی الحال زیر دیوار خواجہ سرا رہ اور کسی سے
کچھ نہ کہ جب فرصت پاؤن گی تیرے پاس آؤن گی مین اوسکے گرد نثار ہوا اور شکر گذار ہوا **نظم**
جو اوس ماہ رو نے کیا یہ کلام ؛ مین خوش ہو گیا صورت شاہ شام ؛ خوشی سے کھلے میرے دل کے کوار ؛
اسا پھر وہ گھر جو ہوا تھا اوجاڑ ؛ اوسنے محلسرا کی طرف قدم رنجہ فرمایا مین نے مرگ چھالا بچھایا شب کو تنہا
آتی تسلی کر جاتی ایک بار آدھی رات کو آئی دو گھوڑے طیار ساتھ لائی ایک آپ لیا دوسرا مجھے دیا قلعہ سے
باہر آئی جس طرف راہ پائی جلو ریزی فرمائی مین نے رات دن راہ دراز کو طے کیا کہین دم نہ لیا اتفاقاً
ایک دریاے عظیم پیش آیا بے کشتی گذر نہ پایا بلکہ ایک درخت کے نیچے فرود آئی آسایش فرمائی مین
کشتی کی تلاش کے واسطے چند قدم چلا سراغ نہ ملا دل مین گذرا ملکہ تنہا ہے خبر لاؤن پھر اوسطرف
جاؤن وہان جو آیا اوسے نپایا معلوم کیا قضاے حاجت انسانی کے واسطے گئی جو دیر ہوئی سر زمین پر مارا
ہر طرف اوسے پکارا جنگل منجھایا پتا نہ پایا بیقرار اور بے اختیار ہوا **نظم** تڑپ کر گرا آخرش خاک پر ؛
پڑا مین رہا رات دن بیخبر ؛ جو چیتا چلا دشت کو نعرہ زن ؛ ہوا پیرہن پھٹے کے شکل کفن ؛
زندگی وبال اور کوفت کمال ہوئی چاہا پہاڑ سے گرون اور مرون ایک فقیر نظر آیا احوال سنکر فرمایا

وہ نادرہ روزگار نقط میری صحبت کی نہین طلبگار حرص نفسانی غالب ہی اور کچھ اور بات کی بھی طالب ہے
مین نے کہا اے ماہ دل افروز اوس روز دوپہر مین وہ سب اسباب کہان پایا جو تھے روز کچھ نظر نہ آیا
یہ کیا طلسمات تھا کہا اے عزیز مین شاہزادی ہون مجکو اوس طرف خصمت کیا آپ برقع سر پر لیا مان کے پاس آئی
سب اسباب لائی مین نے کہا آسرا پاناز و نیبائی احوال جدائی کس طرح بیان کیا کہا میرا باپ شکار کھیلنے کے
طریق پر تین مہینے سے باہر ہے اور مان قلعے کے اندر ہے بیخبر متی جانکر کسی سے نہ کہتی خفیہ تلاش مین رہتی
مین جو آئی اوسنے جان پائی مجھے گود مین لیا تفحص حال کیا مین نے کہا اے مادر مہربان تین روز اور مجھ سے گذر
بالفعل حکم کر کہ کارپرداز جمیع کارخانہ سب اسباب ضیافت ملوکانہ آج ہی اوس مکان مین پہونچائین اور چوتھے
روز چلے آئین چنانچہ سب آئی خدمت بجالائے مین نے کہا اے معشوقہ دلپذیر سود اگر بچے کی کیا تقصیر فرمایا مین
دائم الخمر اور گردش زمانہ سے بیخبر تھی ایک ایام مین شراب سے پرہیز تھا اور مسکرات سے گریز مجکو خمار نے لیا
اور خواجہ سرا نے التماس کیا اگر ملکہ جرعہ کو کنارنوش فرمائے مزاج فرحت پائے مین نے کبھی اوسکو نہ پیا تھا
جواب نہ دیا خواجہ سرا ایک ساعت کے بعد باہر سے آیا گھڑا بھر کے چھوکری کے سر پر لایا مین نے پیا اور اوسکو دیا
خاطر مسرور اور کلفت دور ہوئی وہ چھوکرا مسخرا تھا عجائب بولیان بولتا دل کی گرہین کھولتا اوسکا کوزہ
زر سفید سی بھر دیا اور ہر روز آنے کا حکم کیا مین اوسکی باتین سنتی اور ہنستی مدوک چھ مہینے تک ہر روز آتا
سیم سفید اور زر سرخ سے کوزہ بھر لیجاتا مگر اوسکا لباس وہی رہا ایک روز مینے کہا تو نے اس قدر زر پایا کچھ لباس نہ بنایا
کہا مین غریب یتیم ہون سب مال و کاندار لیتا ہے مجکو روٹی دیتا ہے مین نے رحم کیا لباس فاخرہ دیا آغاز
جوانی تھا جمال نے جلوہ اور حسن نے بلوا کیا میرا دل طالب ہوا اور عشق غالب ہوا اس قدر رفیقہ ہوئی اگر ایک روز
ملاقات نہ ہوتی شب کو نہ سوتی آخر راز فاش ہوا اور ہر ایک در پے تلاش ہوا ایا نے کہا اسکا آنا خوب نہین بادشاہ
بادشاہ سنے کہین وہ بھی خوف سے نہ آیا دل تاب نہ لایا خواجہ سرا میرا ہمراز تھا اوسکے واسطے
دکان علحدہ لی اور کئی ہزار دینار کی تھیلی دی دولت سے معمور اور تجارت مین مشہور ہوا مین نے اپنی خواب گاہ کے
نزدیک حویلی طیار کی اور نقب ترتیب دی رات کو آتا صبح رخصت ہو جاتا چند روز کے بعد عرض کی کہ ایک باغ بکتا ہے
خریدار اور اوسکی قیمت دو ہزار لینا منظور مگر بیمقدور مین نے اوسکی خاطر سے زر دیا اور خود جاکے ملاحظہ کیا
فی الواقع باغ دلکشا اور جانفزا تھا ایک روز پھر اختلاط سے باز رہا مین نے کہا کیا حال ہے
عرض کی ایک کنیز طنبورہ نواز خوب گاتی ہے اور مان سے دیا کو ہاتھ آتی ہے اگر

عالم آشنائی مین کسی طرح کی جدائی نہین اگر تکلف درمیان نہ لائیے اپنی معشوقہ کو بلائیے جو اوسکو وہ یار غمگسار
تھی اور بے اوسکے زندگی ناگوار تھی وہ بھی میانہ پر سوار ہو کر آئی جوان نے بشاشت کمال پائی تین رات دن
وہ صحبت رہی کہ زمانے نے واہ واہ کہی چوتھے روز عین سو گیا جب آفتاب نے گرمی کی جاگا اوس انبوہ سے
ایک آدمی نظر نہ آیا خوف کھایا کہ طلسمات تھا یا عالم جنات تھا نظم نہ پایا کسی آدمی کا نشان ؛ ہوا خانۂ عیش
ہو کا مکان ؛ نہ وہ گھر مین مالک نہ وہ شور و شر ؛ مگر ایک مدت سے خالی تھا گھر ؛ سراسیمہ اوٹھا دیکھا
کہ ایک کوٹھری مین سودا گر بچہ مع معشوقہ تیغ ستم سے کشتہ اور خاک و خون مین آغشتہ ہے نظم جو دیکھا پڑا
وہ جوان سرنگون ؛ بہا میری آنکھون سے دریاے خون ؛ بھٹا درد اور غم سے سینہ میرا ؛ گرا سنگ آبگینہ مرا ؛
مین تہمت خون سے ڈرا وہان سے پھرا ایک خدمتگار اوس نادرۂ روزگار کا نظر آیا مین نے بلایا ہر چند
پوچھا جواب نہ دیا مگر مجھے ساتھ لیا متصل حصار ایک مسجد کنگرہ دار تھی کہا اس مکان سے باہر نجانا اور
جانا تو پھر نہ آنا شام کو خواجہ سرا آئیگا تجھے لیجائیگا مین نے شکر خدا کیا اور گوشے مین چھپ رہا شام کو خواجہ سرا
آیا مجھکو آہستہ بلایا مین اوسکے ساتھ دست بدعا ایک باغ مین داخل ہوا وہ باغ اگر رضوان پاتا بہشت کو بھلاتا
ایک لمحے کے بعد وہ سرو گلستان رعنائی خرامان خرامان آئی خواجہ سرا سے فرمایا دو توڑے اشرفیون کے
اسے دے اور کہہ اپنی راہ لے مین نے کہا اے جان جہان خدا سے ڈر اوس وقت کو یاد کر
اگر بندے کو اشرفیون کی آرزو ہوتی تو جان اور مال سے فدا نہ ہوتا یہی آرزو ہے کہ اب مجکو اپنی
خدمتگاری مین لے یا جہان تیری گذرگاہ ہو وہان مار کر گاڑ دے یہ سنکر ہنسی اور برخاست کی مین روتا
مسجد مین آیا زندگی سے ہاتھ اوٹھایا ہر دم آہ سرد بھرتا اور نالہ گرم کرتا نہ دن کو کھانا نہ رات کو سونا نظم
گیا بھول سب کھانا پینا مجھے ؛ ہوا سخت دشوار جینا مجھے ؛ کباب اپنے لخت جگر سے کیا ؛ پیا سا ہوا
خون دل کا پیا ؛ رفتہ رفتہ بیمار اور درد مین گرفتار ہوا نہ اوٹھنے کی طاقت نہ بیٹھنے کی قوت جو کوئی پاس
آتا افسوس کھاتا اتفاقاً وہ خواجہ سرا چالیس روز کے بعد مسجد مین آیا جان بلب پایا خدا نے اوسی رحم دیا
میرا ذکر حرم مین کیا اوس پیر حرم کو بھی رحم آیا فرمایا وقت شام فلانے مقام پر لانا اور دوا کھلانا خواجہ سرا
صاحب درد بلکہ جوان مرد تھا مجھے باغ مین لایا شربت مقوی پلایا پھر رات گئے وہ نازنین آئی مین نے
عمر دوبارا پائی اگر سچ پوچھو تو میری خاطر اس قدر مسرور ہوئی کہ اوسی دم نصف بیماری دور ہوئی مجھی تسلی دی
اور تشفی کی اوسی طرح ہر شب آتی دلداری کر جاتی ایک شب تنہا آئی نہایت مہربانی فرمائی معلوم کیا

کہ پانی چلنے سے اور پرند اوڑنے سے رہا تین رات دن وہ مزار ہا کہ ہر ایک مست و مدہوش اور میں آنکھ
فراموش چوستے رہے دل مین گذرا کہ اسے نادان وہ گرمجوشی اور یہ فراموشی ایک ساعت اوسکی جدائی
اور مفارقت دشوار تھی اب کیا عذر لائیگا کہ شرمندگی سے سر نہ اوٹھائیگا اوس عزیز سے رخصت طلب کی
اجازت ندی کہا خدمت مین کیا کوتاہی پائی کہ خاطر پریگدورت آئی مین نے کہا یہ کیا بات ہے تم تو موصوف
بجمیع صفات ہو پھر رخصت ہوا اوس جان جہان کے پاس آیا شرمندگی سے سر نہ اوٹھایا متبسم ہوکر فرمایا
کہو دعوت کی کیا حلاوت پائی مین نے اوسکا حسن اخلاق اور معشوقہ کا وفاق سب بیان کیا کہا ای فلانی
صاحب غیرت جو کہ من کہاتے ہین آپ بھی کھلاتے ہین مین نے کہا وہ اہل معاش ہین ہم صاحب افلاس
کہا بیسامانی سے نذر تو بھی ضیافت کرین مین نے حیلہ لیا پذیرائی کیا جو مبالغہ حد سے گذرا ہو چند در یا فکر مین
غوطہ کھایا بھید کا کنارہ نپایا ناچار دو سرے روز گیا اوسنے تپاک سے بلالیا اخلاص برادرانہ کیا حاضری
منگوائی باتفاق کھائی تمام روز اختلاط رہا شام کو مین نے کہا آج اگر غریب خانے کی طرف قدم رنجہ فرمائیے
اور نان نمک ایک جا کھائیے عالم محبت مین گنجایش رکھتا ہے ہنس دیا اور قبول کیا باتفاق روانہ ہوئے اوسکو
میرا پاس خاطر کمال اور مجھے بیسامانی کے سبب سے یہ خیال کہ تھوڑی رات اور گذرے اسے فریب دین اور
راہ گریز لون فرصت نہ پائی جو ایلی نزدیک آئی دیکھا صحن خانہ کے دروازے پر جاروب دی اور آب پاشی کی
دور دیہ جھاڑ روشن کیے کار پرداز کار فرما بر پا ہین مین نے جانا شراب بہت پی راہ غلط کی جو خوب ملاحظہ کیا
وہی در اور وہی گھر ہے خرامان خرامان دیوان خانے مین آیا بخوبی آراستہ پایا چاندنی کے فرش پر مسند سرخ ناچیز
پر مسی پیکر شمع ہای بلورین روشن ارباب نادرہ فن گلاب کے شیشے دھرے قرابے شراب سے بھرے مہمان کو
صدر مجلس مین جگہ دی اور ارباب نشاط کو اجازت کی خدمتگار شربت خوشگوار لایا مین نے اپنے ہاتھ سے پلایا
بعد ازان مین اوٹھا کر دیکھون وہ جان جہان اس مکان مین کہان ہے دیکھا تو ایک پال کے اندر چار پر سفید سر پر
سامان دعوت کرتی ہے مین دوڑ کے نثار اور حیرت زدہ روزگار ہوا کہ الہی یہ کیا نقش غریب اور طلسم عجیب ہے
میری طرف آنکھ اوٹھائی اور غصے مین آئی کہ اے بیخبر نادانی نکر مجلس مین جا مہمان داری بجا لا نظم
توقف نکر جلد جا اوسکے پاس ؛ مبادا اترا میہمان ہوا و اس ؛ جو کھائے خوشی سے کھلانا اوسے ؛ مے پیگانی
پلانا اوسے ؛ سب کو انعام دے ہر ایک سے کام لے خدمت سے منہ نہ موڑ تین رات دن نہ چھوڑ اور
اگر ہو سکے اوسکی معشوقہ بھی آئے کہ مہمان حظ تمام پائے غرض مجلس مین رنگ خوب ہا مین نے کہا

اور کچھ تفحص نہ کیا الٰہی یہ نادرہ روزگار کس خاندان بزرگ سے ہے پھر مہربانی سے کہا اے فلان تو نے میری
خدمت بہت کی اور اپنی دولت برباد دی یہ شصت زر لے خرچ کر مین بازار سے طعام لذیذ لایا اونسے تناول کیا
کہا ایک حویلی خرید کر کہ گور گھا اپنا علیحدہ بہتر ہے مین نے تمام روز گردش کھائی ایک عمارت بہم پہونچائی گئی ہزار
اشرفی قیمت دے کر خرید کی جب عمارت مین آئی اشارت فرمائی کہ بازار کی طرف جا پوشاک طیار لا مینے کہا
اے جان جہان پوشاک طیار کہان فرمایا قلعہ بادشاہی کے متصل یوسف نامے سوداگر مالدار ہے اوسکی
دکان پر طرح طرح کا اسباب طیار ہے مین گیا دیکھا ایک جوان خوشرو چار ابرو بالا مسند ناز بالشیار بیٹھا ہے نظم
بہت نازک اندام و خوش قد جوان ۔ چمن مین نزاکت کے سرو روان ۔ نہایت حسین اور صاحب جمال
گلستان خوبی کا تازہ نہال ۔ مین نے کہا ایک بزرگ زادی صاحب اقتدار ہے اوسکی واسطے
پوشاک درکار ہے کہا کرم کیجیے لیجیے پوچھا وطن عرض کی یمن پھر پوشاک بے بہائی اور قیمت بے تکرار دی
وہ عزیز محبت سے پیش آیا حرف دعوت درمیان لایا مین نے عذر کیا کہ بندہ اس شہر مین بیگانہ ہے
اور ساتھ صاحب خانہ ہے اوسکی تنہائی ناگوار اور جدائی دشوار ہے ہر چند مین نے منہ موڑا اوسنے
دامن نچھوڑا ناچار قسم یاد کی کہ اب جاؤن شام کو آؤن اس اقرار سے اوس نے بیانگار کے نزدیک رخصت لایا
پسند آیا پوچھا دیر کیون ہوئی مین نے اوسکی مہربانی کا حال سب بیان کیا کہا بہتر وعدہ وفا کر مجلس اوس سے آیا
نزدیکی کی جدائی منظور نہ تھی مین نے حیلہ کیا اوسنے غصہ کیا ناچار رضا دکار شام کو گیا وہ عزیز دکان بند کر کے
منتظر تھا اوسکی خاطر اس قدر بشاشت لائی گویا گئی ہوئی چیز ہاتھ آئی ایک باغ مین نشست کی اور مجلس ترتیب دی
نظم کردن کیا مین اوس باغ کی اب بہشت برین کا نمونہ بنا ۔ درخت اوس مین جتنے تھے سب میوہ دار
چمن در چمن کھل رہی تھی بہار ۔ اوسمین ایک حوض آب شیرین سے لبریز خواہ گھر رہنے مکان خوب اور فرش مرغوب
شب مہتاب بزم شراب گروہ مطرب آیا اس مزے سے گایا اگر زہرہ سنتی تنکے چنتی جب دماغ گرم اور دل
نرم ہوا اوسکی آنکھون سے دریائے اشک بہا مجھسے کہا دوست دمساز سے پردہ بعید از روی وفاق بلکہ علامت نفاق
ہے اگر یہ عیاز اجازت پاؤن اپنی معشوقہ کو بلائے کہ وہ میری آرام جان اور درد دل کی درمان ہے مین نے کہا
اے دوست دار تیری خوشی درکار ہے جلد بلوا کہنے کے بموجب بلوائی ایک عورت خوبصورت پردے سے
باہر آئی قدرت خدا نظر آئی نظم نگاہ اوسکی ہوتی تھی جسدم دو چار نگذر جاتی تھی تیسری
دل کے پار کہا اے یار دلنواز تو بھی اپنا ساز منگا اور کچھ گا اوسنے ساز منگایا اس خیال سے ترانہ گایا

کہتی ہے کہ اے بیدرد مین نے کیا تیری تقصیر کی کہ تونے میری جان لی نظم جو مین دیکھا اوس
نازنین کا جمال ۔ ہوئی زلف اوسکی محبت کا جال ۔ اوسے دیکھ گھائل مرا دل ہوا ۔ یہ تڑپا
یہ تڑپا کہ بسمل ہوا ۔ مین نے کہا اے جان جہان تیرا گھر کہان ہے کس ظالم نے بیرحمی سے تیرا
تن نازک زخمی کیا اور یہ وبال سر لیا اگر مین اوسے پاؤن قیمہ بناؤن میری آواز جان گداز
سُنکر آنکھہ کھولی اور بولی اے عزیز کیا فائدہ کام تمام ہے اگر مجکو زمین کھود کے گاڑ دی تو ثواب عظیم ہے
مین نے دل ہاتھہ سے دیا تامل نکیا جوانی دیوانی ہوتی ہے اوسکا صندوق اوٹھایا کاروان سرا
مین لایا جرّاح کو طلب کیا مگر خوف نے کیا مبادا کشف راز اور قصہ دراز ہو القصہ جرّاح نے اوسکا منہ
کھولا تند ہوکر بولا کہ اے بے معنی یہ کیا نادانی ہے میری زبان سے نکلا بندہ بے تقصیر ہے
اور یہ میری ہمشیر ہے قافلہ مین سے آتا تھا رات کو چورون نے لوٹ لیا اور اسکو زخمی کیا شہر نزدیک
پایا اوٹھا لایا بارے جرّاح نے رحم کیا زخمون کو سیا اور کہا امید ہے خدا فضل کرے یہ نہ مرے
جو سوداگر داخل شہر ہوئے مین نے اپنا مال لیا سب اوسی پر خرچ کیا آرام مجھپر حرام ہوا جو وہ کھاتی تو مین
کھاتا جو وہ سوتی تو مین سوتا نظم نہ آرام جیکو نہ تن کی خبر ۔ اوسی پر مری رات دن تھی نظر ۔ جو کرتی
تھی میری طرف وہ نگاہ ۔ تو میرے جگر سے نکلتی تھی آہ ۔ قدرت خدا سے صحت پائی چالیس روز کے بعد
نہائی اسے درویشو جس وقت وہ نہائی اور مسند ناز پر آئی کیا عرض کرون نظم وہ چہرے پر
اوس نازپرور کے نور ۔ مگر آسمان پر سے اوتری تھی حور ۔ خدا جانے انسان تھی یا پری ۔ وہ خوشنما دلبری
زہرہ و مشتری ۔ وہ نازنین ہمیشہ چپ رہتی اپنا احوال کچھہ نہ کہتی مین بھی بے اجازت بات نہ کہتا
اوسکی رضا مین رہتا آخر میرے پاس خرچ نہ رہا ملول بیٹھا تھا فرمایا کہ مین نے جانا جو تیرے پاس تھا
سب خرچ کیا لکھنے کا سامان حاضر کر اوسکے کہنے کے موافق حاضر کیا اوسنے لکھہ دیا اور کہا
فلانی طرف ایک سوداگر صاحب اقتدار ہے اوسکا نام سیدی بہار ہے یہ رقعہ لیجا اوسے دے
مین نے رقعہ پہونچایا وہ آداب بجالایا فوراً ایک خوان سر بمہر مجلس سے لاکر غلام کو دیا اور حکم کیا
کہ جس مکان سے یہ جوان رخصت کرے تو وہان سے پھرے مین نے سر دروازہ کاروان سرا
خوان لیا اوسے رخصت کیا خوان بھاری تھا بدشواری حجرے مین لایا اوس جان جہان نے
فرمایا دیکھہ گیدی نے کیا بھیجا سر پوش اوٹھایا پر از طلا پایا مجکو حیرت آئی کہ اوس عزیز نے اس قدر دیا

دو فرزند رکھتا تھا ایک یہ فقیر دوسرا ہمشیر لیکن کار خیر ہمشیر سے اپنے مین حیات مین فراغت کی اور میری پرورش ناز و نعمت کی جو مین بلوغت کو پہونچا میرے باپ نے بیمانۂ اجل پیا اور میری ماں نے خانۂ گور کو آباد کیا تین روز تک میری وہ حالت رہی کہ نہ کسی کی سُنی اور نہ اپنی کہی چوتھے روز خویش و اقربا آئے حرف نصیحت درمیان لائے کہ گریۂ وزاری سے درگذر اور صبر اختیار کر نظم جسے دی ہے خلاق عالم نے جان ۔ وہ اک دم کا دنیا مین ہے مہمان ۔ جہان مین کسی کو نہین ہے قرار ۔ سراسر زمین گور ہے اور مزار ۔ ناچار دل کو تسلی دی اور گھر کی خبر لی نقد و جنس باپ کا پایا مال فراوان ہاتھ آیا آغاز جوانی اور موسم نادانی تھا چند اوباش طعام تلاش یار اور دخیل کار ہوئے طبیعت عیاشی پر آئی اور عالم بے پروائی ہر وقت راگ و رنگ اور طبلہ و مرونگ تھا نظم شب و روز رہتا تھا دور شراب کہ ہوتا تھا دل و تنمنو کا کباب ۔ وہ دلچسپ مجلس شگفت بہار ۔ کہ باغ ارم کہیے اوسپر نثار ۔ تھوڑی مدت مین یارون نے ہزارون کو برباد دیا اور کنارہ کیا نہ آشنا رفیق نہ بیگانہ شفیق اپنا احوال باین نوبت پونہچا کہ نہ سر پر تاج اور روٹی کا محتاج جو کسی طرف راہ نہ پائی ہمشیرہ یاد آئی دست تاسف ملا تن تنہا چلا نہ زاد راحلہ نہ یار قافلہ غم و غصہ کھایا آپ کو وہان پونہچایا ہمشیر صورت فقیر دیکھکر رونی کھالے بھائی دولت مفت کھوئی پھر غذاے لطیف لائی پوشاک فاخرہ پہنائی کئی مہینے ہا ایک دن ہمشیر نے کہا بھائی بیکاری باعث بیقدری ہے اور دلیل بے ہنری ہے سوداگر شام کو جاتے ہین تو بھی متاع تجارت خرید لا اونکے ساتھ جا پریشانی دور اور فراغت بدستور ہوگی مین بیدست و پا کچھ نہ بولا اوسنے صندوقچہ کھولا دو سو اشرفی دی اور تشفی کی مین نے متاع کفایت سے لی اور ایک معتمد کو سپرد کی قافلے نے کوچ کیا مین نے رہ کر گھوڑا لیا چند روز کے بعد باساز خوب اور لباس مرغوب چلا دو منزلہ طے کر کے جا ملا سوداگرون کو استراحت اور رات کو سیاحت کرتے ہر روز باتفاق دعوت کھاتے منزل بمنزل خوش جاتے جب قافلہ شام کے نزدیک پونہچا مین سر شام سوار ہوا کہ پیشتر شہر کو جاؤن کاروان سرا مین فرود آؤن گھوڑا خیز کر کے آیا دروازۂ شہر پناہ بند پایا ناچار زیر دیوار منزل کی جب کہ زلف شب کمر تک پہونچی اوس وقت کسی نے ایک صندوق دیوار سے نیچے چھوڑا مینے ادھر بگ کو موڑا کہ یہ مال لیجیے اور خرچ کیجیے دیکھا تو ایک نازنین چاردہ سالہ آتش کا پرکالہ کہ آفتاب اوس سے شرمندہ اور مہتاب اوسکا بندہ زخمی صندوق مین تڑپتی ہے اور آہستہ آہستہ

جوان و جوان بخت و روشن جبین	گرامی منش راجہ رام دین	ہوئی اوسکی خواہش کہ یہ داستان
عبارات رنگین سے ہو گلستان	نبا کر یہ گلدستۂ روزگار	لکھی اسکی تاریخ باغ و بہار ۱۲۱۷
جو کوئی کرے سیر یہ گل زمین	اوسے دے دعا اور مجھے آفرین	

سرزمین ولایت روم مین ایک بادشاہ عادل دریادل صاحب تاج و تخت نام آزاد بخت اوسکی عمر پچاس کے قریب مگر اولاد سے بے نصیب ایک روز آئینہ روبرو تھا بال سفید نظر آیا فرمایا بے اولاد زندگی بے مزہ ہے اور دنیا دو روزہ ہے گوشہ لیجیے اور عبادت کیجیے ابیات نکلنے لگے بال میرے سفید ۔ رہی اب کسے زندگی کی امید ۔ اگر سو برس تک رہین جان و تن ۔ پھر آخر وہی گور ہے اور کفن ۔ پس گوشہ لیا اور حکم کیا کہ جب تک اجازت نپائی اپنا اور بیگانہ کوئی نآئے امیر اور وزیر سب حیران ہر ایک کو اور ہی گمان کوئی کہتا موا کوئی کہتا فقیر ہوا تیسرے روز مخبر دمند نام وزیر صاحب تدبیر نے جاکر عرض کی کہ بے جمال عالم آرا جہان تاریک ہے اور غلام رنج و راحت کا شریک ہے جو پیر و مرشد فرمائین سب عمل مین لائین کہا میرا تخت و جانشین اور بانگشتری نگین ہے خدا نے مجھے ملک کا مالک کیا مگر فرزند نہ دیا اب دنیا سے نفرت اور فکر آخرت ہے نظم

یہ لازم ہے جو آدمی پیر ہو	اوسے زاد عقبے کی تدبیر ہو	مرے حق مین اکسیر ہے بندگی
کہ بے بندگی ہیچ ہے زندگی		

وزیر نے عرض کی کہ صدقہ دافع ہر مرض ہے اور خیرات کفیل ہر غرض ہے طلسمانی تخت سلطانی پر جلوس فرمائین اور خدمت فقیر بجا لائین یقین ہے کہ گوہر مراد ملے اور دل مقصد کھلے بارے التماس وزیر نے حسن اجابت پایا بارعام فرمایا کہ تمام روز عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا اور شب کو تنہا گور بزرگان پر فاتحہ خوانی کرتا ایک روز باد تند تھی شہر سے باہر ایک چراغ نظر آیا فرمایا اس شدت ہوا مین چراغ روشن کرشمۂ کرامات ہے یا کسی بزرگ کی کرامات ہے قدم آگے رکھا دیکھا ایک مقبرے مین چار فقیر پوشیدہ خاموش بیٹھے ہین پوشیدہ کہ مبادا ہوا تا دریافت کرے انسان ہین یا شیطان ناگاہ ایک فقیر بولا کہ ہم تم ہر ایک نے بہت سا رنج اٹھایا اور ہرچ آب و دانہ یہان لایا کل دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ہر آوے اور یہ چرخ شعبدہ باز کیا بازی لائے شب دراز ہے اور درد دل جان گداز ہے اپنی اپنی سرگذشت کہو تا روز روشن ہو کہنا بہتر ہے اول آپ ہی آغاز اور ہم غریبون کو سرفراز کیجیے **قصہ اول** درویش اول بولا کہ یہ آوارۂ وطن باشندۂ یمن ہے اس بندۂ بیمقدار کا والد بزرگوار ملک التجار اور صاحب اقتدار تھا دولت مند اس سے قرض لاتے اور فقیر روز روز نہ پاتے

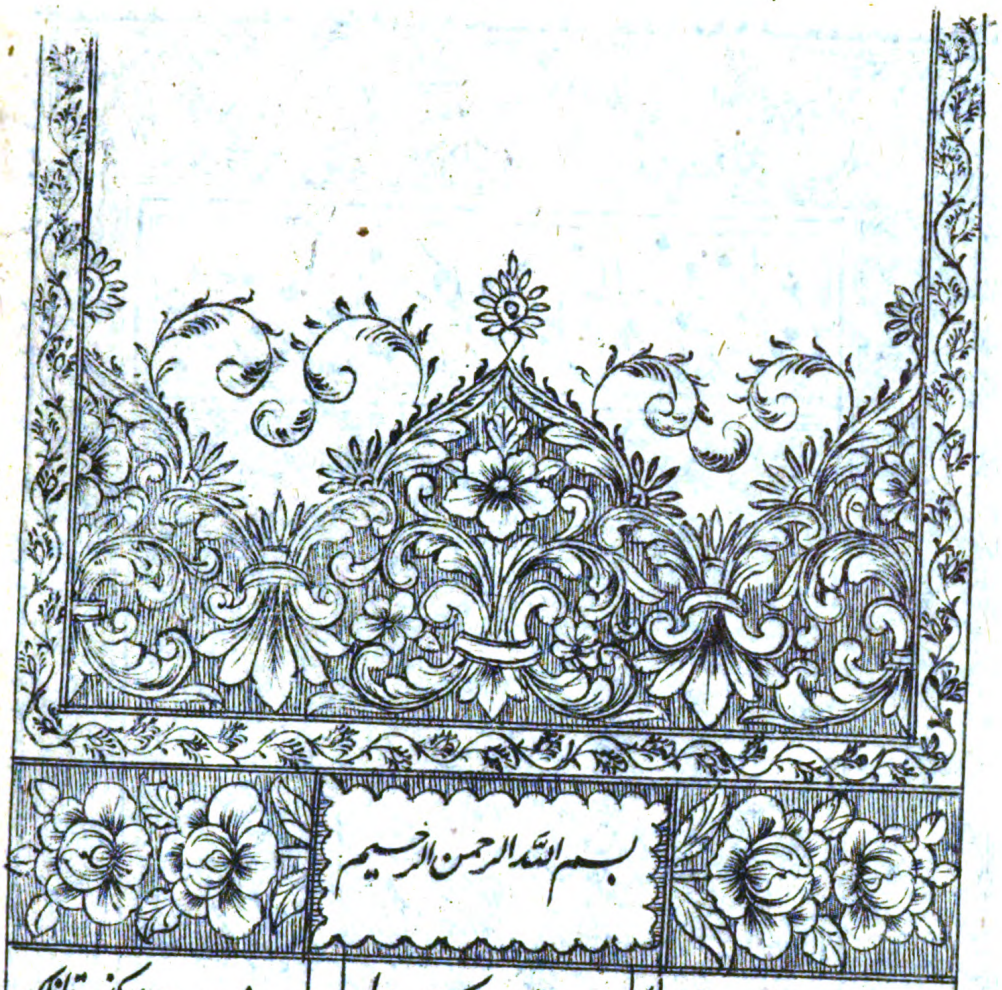

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم کہان تاب و طاقت کہ میری زبان
کرے حق تعالے کی قدرت بیان
وہ صنعت ہے اوسکی نہین تا فلک

کہ حیرت مین ہین جملہ جن و ملک
زبان سو بسو ہو اگر تن مرا
سرمو نہ ہو حمد اوسکی ادا

مگر اس گدا کی یہی ہے صدا
مین ہون اوسکا بندہ وہ میرا خدا
پھر اوسکے سوا اور جو ہے کلام

نبی و علی پر درود و سلام
پوشیدہ نہ رہے کہ سوائے تذکرۂ الٰہی سب گفتگو واہی ہے مگر حکایات

عشق انگیز اور روایات درد آمیز رسیدگان عالم امکان کو نیرنگی روزگار سے گوش گذار اور صنایع بدایع
قادر برحق سے خبردار کرتے ہین اس لیے اس خاکپاے درویشان حق بین محمد عوض رزین نے قصہ
چہار درویش زبان فارسی مین ترتیب دیا اور عبارت شگفتہ سے گلدستہ مجالس کیا راجہ صاحب سرپرا جلیم و حکیم راجہ رام دین
کہ اوس عالی منش کے برادر بزرگ خداوند عدلم دادر راجہ سیتل پرشاد اور برادر میانہ فیاض زمانہ راجہ بھوانی پرشاد
ادام اللہ اقبالہم مین اس نحیف کی تصنیف مطالعہ فرماتے و حظ اوٹھاتے ایک روز فرمایا اگر کلام زبان ہندی
مین انتظام پاے مسامع کو بسہولت سرور آئے مینے خوشنودی آقا کو بہبودی دنیا و عقبے جان کر سررشتہ ادب کو
ہاتھ سے نہ دیا اور زبان اردو مین قلم بند کیا اشعار الٰہی رہے وہ سدا کامیاب کہ جسکی بدولت بنی یہ کتاب

Nawlkeshore Mooruda

INDIAN INSTITUTE

Manṭarz-ē-murassa‘.

D
15. E21

Indian Institute, Oxford.
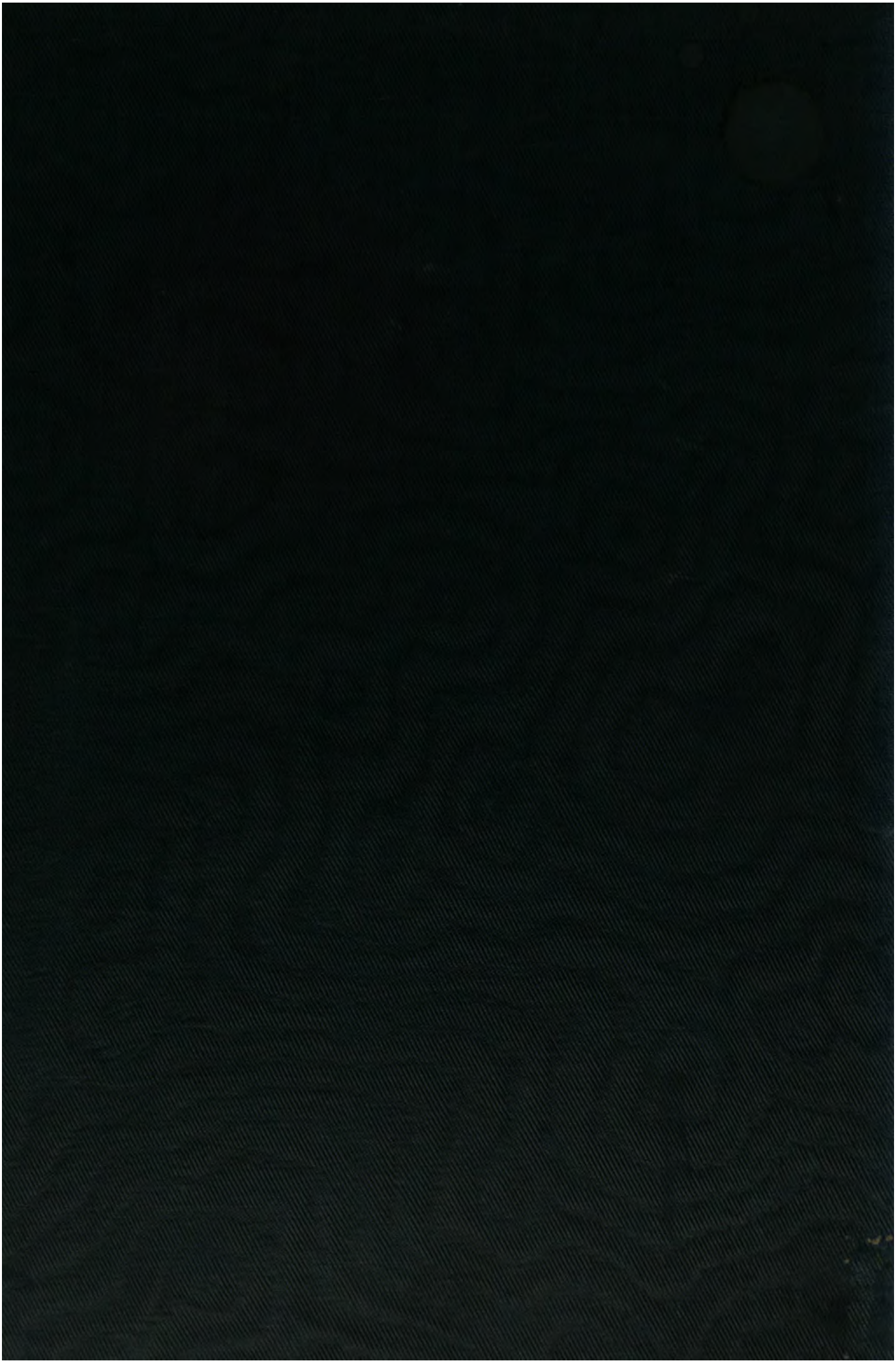
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.